

CHECKED

مکی یونس الحکیمہ فقد اوتی خیرا کثیرا

اصول منطق

یعنی علم منطق پر پیش اردو زبان میں ایک نئی طرز کا لکھا
مع کثیر التعداد و امثلہ مشقی کے
جسکو
حکیم مولوی شاہ محمد ابوصالح حمصی کانپوری
سابق پروفیسر البرٹ ایلمی لکھنؤ نے تالیف کیا

دوسری مرتبہ ۱۹۰۳ء میں

حسب ریش منشی عبدالحکیم صاحب کتب

مال بازار امرتسر
مطبعہ کتب خانہ کبیر لکھنؤ

Checked

1997

جلد بندی

کارخانہ ہدایں جلد بندی کا کام بھی نہایت صفائی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ متوسط درجہ کی جلد جس کا پشتہ۔ کونے چمڑے کے اور جلد پر ولایتی کپڑا ہو۔ تختی خورد ۸ اور تختی کلاں ۱۰

اور

ہماری معرفت ہر ایک قسم کی لکھائی چھپائی واجبی نسخ پر ہو سکتی ہے۔ اور نئی تصنیف یا تالیف کو بشرط پسند کارخانہ ہذا اپنی طرف سے بھی چھاپ سکتا ہے۔ اور مصنف یا مؤلف کو اُس کے صلہ میں حق تصنیف بھی دیا جائے گا۔ ❖

المشہر تھر

منشی عجب کبیر جگر تب ان بازار امرت

اصول منطق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي فضّل الإنسان بالنطق الصحيح وعظم باللسان
الفصيح - وحسنه بالنوع المليح - وبلغ علم العلماء بالحيد سيد
الاولياء سند الاصفياء احمد المجتبی محمد المصطفی امین
اولاد الذیہم صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وازواجہ واصحابہ جمعین
برئیتاً من کلام القلیلہ وسئلہ بتلیماً کثیراً الی یوم السیطر -
اما بعد اس عاصی راجی الرحۃ شاہ محمد ابو صالح مقصطر کا پیوری تنفی
تقشیدی نے یہ کتاب سبھی بہ اصول منطق اردو زبان میں اس غرض سے
تحریر کی کہ طلباء کو تصور ہی مدت میں یہ علم منطق بخوبی آجائے اور صحیح سمجھنے کا فن
معلوم ہو جائے اور جو لوگ منطق انگریزی سے اپنا دماغ ناقص بنا لیتے ہیں وہ بہت
اس عربی کی منطق کامل سے صحیح سمجھنے اور پونے کی طاقت حاصل کر لیں - کیونکہ
انسان میں جو ہر بھی نطق ہے - اس کی قدر لازم ہے -

پہلی بار یہ کتاب صرف اردو ہی میں شائع ہوئی اور بہت فائدہ
ہوئی تھی کہ جسے دیکھا تو رالیا اب برقرار زمانہ بیس سال اس کی انگریزی ہی
کردی - اب قدر دانی اس کی اہل علم کے ماتھے میں ہے اور اجر حق تعالیٰ کی نافرمانی
واللہ المستعان وہو الموفق وعلیہ التکلیل

آغاز

ہر انسان کو اپنی فکر کی صحت و غلطی معلوم کرنے کی ضرورت پڑتی ہے مگر جب تک کہ کوئی قانون نہ ہو غلطی معلوم نہیں ہو سکتی ایسے چند قوانین ایسے ضبط کئے گئے ہیں جن سے انسان فکر کے وقت اپنی صحت و غلطی کو معلوم کر لے بسزا نہیں قوانین کو جو صحت و غلطی کی تمیز فکر کے وقت بتا دیں منطقی کہتے ہیں۔

فصل اول

جب انسان کسی دیدنی یا نا دیدنی شے کی نسبت خیال کرتا ہے تو خواہ مخواہ ایک نقشہ اس شو کا ذہن میں آ جاتا ہے اسی نقشہ کو علم کہتے ہیں۔
 ذہن میں نقشہ بندہ جانے کی وجہ سے کذب میں پھنسنے والا آئینہ ہے۔ لیکن آئینے میں تو صرف اونہیں چیزوں کا نقشہ یا عکس نظر آتا ہے جن کو آنکھوں سے دیکھ سکیں (یعنی صرف مرئیات کی صورتیں آئینہ میں عکس ہوتی ہیں) اور ذہن انسانی میں مرئیات و غیر مرئیات سب کی صورتیں آ جاتی ہیں جیسے روشنی و آواز و ہوا و موزے و گرمی و سردی۔ نرمی و سختی و روح کی صورتیں {

اگر اوس صورت حاصل ہو جو ذہن میں آچکی ہے یعنی علم پر کوئی حکم ثبات یا نفی کا آسکے تو وہ علم تصدیق ہے ورنہ قصور ہے۔

{ حکم عائد ہونے سے بیکھر غرض ہے کہ اس کی خبر اس طرح تسلیم باور کر لیا جائے کہ شک و الجھار باقی نہ رہے مثلاً جب صورت روح یا روشنی کی ذہن میں آگئی تو اس کی نسبت یہ مان لیا جائے کہ وہ ہے یا یہ تسلیم ہو جائے کہ نہیں ہے۔ یعنی یہ کہہ سکیں کہ روشنی ہے یا روشنی نہیں ہے۔ اور اگر اثبات یا نفی کچھ نہ

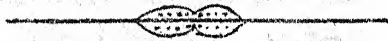
لے غیر مرئیات یعنی مسموئات و مسموئات و مسموئات و مسموئات یعنی وہ چیزیں جن کا اور کس شے پر موقوف یا متوقف یا چھپنے یا چھپنے پر موقوف یا متوقف آن تو توں کے صرف عقل سے ۱۲ م

کہ جسکی جیسے علم روشنی کا صرف تو وہ علم تصور ہے۔
 حکم و تصدیق کو اذعان و اعتقاد بھی کہتے ہیں۔ اور ہر حکم کے لئے محکوم علیہ و
 محکوم بہ و نسبت حکمیہ کا تصور لازم ہے۔
 (روشنی موجود ہے میں تصور روشنی کا محکوم علیہ ہے اور تصور موجود کا محکوم بہ اور تصور ہے کا
 نسبت حکمیہ)

اگر تصدیق یا تصور بغیر فکر کے حاصل ہو جائے تو اس کو ضروری یا بدیہی کہتے ہیں
 در نہ نظری یا کسبی۔
 (جیسے تصور گرمی و سردی کا اور تصدیق آتش گرم ہے برف سرد ہے۔ یا شب کو سوچ
 نہیں ہے کی ضروری و بدیہی ہے اور تصور روح یا روشنی کی ماہیت کا اور تصدیق عالم کا صانع
 ہے یا دنیا کو نبات نہیں ہے کی نظری و کسبی ہے)

فصل دوم

اکثر معلوم شے کے علم سے غیر معلوم شے کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔ پس اگر
 معلوم تصدیقی سے کوئی مجھول تصدیقی حاصل ہو جائے تو اس معلوم تصدیقی کو حجت
 یا دلیل یا برہان کہتے ہیں اور اگر کسی معلوم تصور سے کوئی لا معلوم تصور ذہن میں
 آجائے تو اس معلوم تصور کو معرف یا قول شارح کہتے ہیں۔
 موضوع منطق ہی معرف و حجت ہیں۔ اس لئے میں اب یہاں سے
 باب باب کر کے تحریر کرتا ہوں۔



حصہ اول در تصورات

باب اول

لامعلوم شے کے دریافت کرنے میں انسان اگر اپنی ہی معلومات ذہنی میں غور کرتا ہے اور اُس وقت الفاظ سے اوس کو قطع نظر ہے صرف معانی سے بحث (اس لئے منطقی کو لفظی مباحث سے تعلق نہیں ہوتا) مگر معانی چونکہ الفاظ ہی کے ہوتے ہیں اس لئے دلالت الفاظ پر یعنی الفاظ کی اودن نسبتوں پر جن کے لئے وہ بولے گئے ہیں غور کرنا لازم ہے۔

فصل اول دلالت

(۱) اگر ایک شے کے علم سے دوسری شے کا علم لازمی ہو تو اول شے کو جس سے مجبوس شے کا علم لازم ہوتا ہے دال اور شے ثانی کو یعنی اوس شے کو جس کا علم لازم ہو جاتا ہے مدلول اور درمیان کی اوس نسبت کو جس سے لامعلوم شے کا علم حاصل ہو جاتا ہے دلالت کہتے ہیں۔

جیسے بوندوں کے پڑنے سے بادل کا ہونا لازمی سمجھا جاتا ہے۔ تو بوندوں کو دال اور بادل کو مدلول اور بوندوں کے پڑنے کی کیفیت کو جو بوند و بادل کے درمیان کی نسبت ہے دلالت کہتے ہیں۔

(۲) دال اگر لفظ ہے تو دلالت لفظی ہوگی ورنہ غیبی لفظی ہے۔

ان میں سے ہر ایک کی تین تین قسمیں ہیں۔ (۱) وضعی۔ (۲) طبعی۔ (۳) عقلی۔

(۱) دلالت جنسی اُس وقت ہوتی ہے جب کہ مدلول کے لئے دال معین ہو یعنی دلالت بالوضع ہو۔

(جیسے لفظ فتح کی دلالت اپنے معنی پر اور نقش فتح کی دلالت لفظ فتح پر)

(۲) دلالت طبعی اُس وقت ہوتی ہے جب کہ مدلول طبیعت کو عارض ہوتے ہی وہ دال طبیعت کو حادث ہو جائے۔

(جیسے تیزی بھن کی دلالت حرارت پر۔ یا واہ واہ کی دلالت خوشی پر۔ اس کا تعلق صرف طبع سے ہوتا ہے)

(۳) دلالت عقلی اُس وقت ہوگی جبکہ وہ صرف عقل کے ذریعہ سے دریافت ہو۔
(جیسے دود کی دلالت آتش پر)

اب اگرچہ اس حساب سے دلالت کی چھ قسمیں ہوتی ہیں۔ تین لفظی کی اور تین غیر لفظی کی۔ مگر تعلیم و تعلم میں صرف دلالت لفظی وضعی ہی کارآمد ہے اس لئے لمنطقی کو اُسی دلالت سے تعلق ہے۔

فصل دوم

دلالت لفظی وضعی کی بھی تین قسمیں ہیں۔ مطابق تضمینی۔ التزامی۔

(۱) اگر لفظ کی دلالت معنی موضوع لہ پر یعنی اُس معنی پر جس کے لئے وہ لفظ

بنایا گیا ہو پوری پوری ہو تو اسے مطابق کہتے ہیں۔

(۲) اگر جزو موضوع لہ پر ہو اسے تضییعی کہتے ہیں۔

(۳) اور اگر موضوع لہ سے خارج شے پر لفظ کی دلالت ہو مگر نہ میں آنا موضوع علم

کے ساتھ لازم ہو تو اسے التزامی کہتے ہیں۔

(جیسے لفظ شیر کی دلالت اُس کے جسم کامل پر تضییعی ہے اور جزو پر یعنی اس کے بالوں پر التزامی ہے)

اور بہادر پر التزامی ہے)

قاعدہ۔ دلالت مطابقی بغیر دلالت تفضنی و التزامی کے پائی جاتی ہے مگر دلالت تفضنی بغیر مطابقی کے پائی نہیں جاسکتی۔ اور علیٰ ہذا دلالت التزامی بھی بغیر مطابقی کے ممکن نہیں۔ کیونکہ مطابقی بتوہ ہے اور تفضنی و التزامی تلبیع۔ اور تابع یا فرع کا بغیر اپنے متبوع یا اصل کے پایا جانا محال ہے اور متبوع یا اصل کا بغیر تابع یا فرع کے پایا جانا ممکن

فصل سوم مسمیٰ لفظ

لفظ موضوع کی دو حالتیں ہیں ایک تو یہ کہ اوس کے جزو کی دلالت معنی مقصود کے جزو پر ہو۔ دوسرے یہ کہ نہ ہو۔ اگر ہے تو وہ لفظ موضوع مرکب ہے ورنہ مفرد مفرد کی چار صورتیں ہیں:-

- (۱) لفظ مفرد کا جزو ہی نہ ہو جیسے ^{مقطع} ^{۱۲} اور
- (۲) لفظ مفرد کا جزو تو ہو سکے مگر اوس کے معنی کا جزو نہ ہو جیسے اللہ۔

مرتب

- (۳) اوس لفظ کے جزو ہوں مگر اپنے معنی مقصود کے جزو پر دلالت نہ کریں

جیسے عبد الصمد جب کہ علم ہو

- (۴) لفظ مفرد کے جزو سے معنی مقصود کے جزو پر دلالت مقصود نہ ہو جیسے

حیوان نا طیق جبکہ کسی انسان کا علم ہو

فصل چہارم

لفظ مرکب کی بھی دو قسمیں ہیں۔ مفید اور غیر مفید

کیونکہ یا تو مرکب یا مفید ہو گا یا نہ

مفید کو تاہ اور غیر مفید کو ناقص کہتے ہیں +

تاہ اگر جملہ خبریہ ہے یعنی فی نفسہ صدق و کذب کا احتمال رکھتا ہے تو اسکو
خبر یا قضیہ کہتے ہیں +

اور اگر تاہ جملہ انشائیہ ہے یعنی فی نفسہ صدق و کذب کے احتمال سے بری ہو
تو اسے انشاء کہتے ہیں +

یہ انشاء گیارہ قسم کا ہوتا ہے۔ امر۔ نہی۔ استفہام۔ تمنی۔ ترجی۔ عرض۔ نداء
وہما۔ عقود۔ قسم۔ تعجب +

ناقص کی بھی دو حالتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس کا ایک جز و دوسرا جز و کا
مفید ہو۔ دوسرے یہ کہ مفید نہ ہو۔

اگر جز و مفید ہے تو اسے تقیدی کہتے ہیں ورنہ غیر تقیدی +
جیسے کتاب زید یعنی زید کی کتاب اور فرس ابیض یعنی سفید اسب کو تقیدی کہتے ہیں
اور احد عشر یعنی گیارہ وغیرہ کو غیر تقیدی۔

فصل پنجم

لفظ مفرد اگر معنی مستقل رکھتا ہو اور ازمنہ ثلاثہ سے کسی پر حال بھی ہو
تو وہ کلمہ ہو اور اگر صرف معنی مستقل رکھتا ہو بغیر دلالت زمانہ تو اسم ہے
اور اگر نہ تو معنی مستقل رکھتا ہے اور نہ کسی زمانہ پر دلالت کرتا تو اسے احوال
کہتے ہیں

اسم کی تین قسمیں ہیں علم۔ متواطی۔ مشکک۔ علم وہ اسم ہے جو
خاص شے کے لئے موضوع ہو (جیسے کانپور علی)۔

اس اصطلاح میں اس کو فعل کہتے ہیں۔ لہٰذا وہ اس میں حرف کہتے ہیں۔

متواظی وہ اسم ہے جو ایک قسم کے تمام افراد کے لئے برابر بولا جاسکے یعنی مفہوم کلی کیلئے موضوع ہو اور اس کے تمام افراد برابر ہوں۔ (جیسے فرس۔ انسان) تشکک وہ اسم ہے جو ایک قسم کے تمام افراد کے لئے برابر نہ بولا جاسکے یعنی مفہوم کلی کے لئے موضوع ہو مگر اس مفہوم میں اس کے تمام افراد برابر نہ ہوں (جیسے سپیدی۔ سیاہی۔ برتنی۔ بلندی)۔

فصل ششم

لفظ مفرد یا اعتباراً بعد معنی چار قسم پر منقسم ہے۔ مشترک۔ حقیقت۔ مجاز۔ منقول۔

مشترک وہ لفظ مفرد ہے جو متعدد المعنی ہو اور واضح نے ابتداءً دقت وضع سے ہر معنی کے لئے وضع کیا ہو (جیسے عین (چشمہ چشم۔ ران (چال (عرف ر (نر (سونا (خضت۔ زر) چاندی (سیم۔ تارک (سرا)۔

حقیقت وہ ہے جو ابتداءً ایک ہی معنی کے لئے موضوع ہو۔ مگر چہ بعد ان دیگر معنی میں بھی استعمال کیا گیا ہو۔ مگر استعمال میں مفرد کا اسی معنی میں ہوا ہو جس کے لئے وہ موضوع ہوا تھا۔ (جیسے شیر بمعنی دندہ جانور)۔

مجاز وہ ہے جو معنی موضوع کی مناسبت دیگر معنی میں مستعمل ہوا ہو (جیسے شیر بمعنی بہادر)۔

منقول وہ ہے جو معنی ثانی میں اس قدر مشہور ہو گیا ہو کہ اول کے لئے استعمال میں قرینہ درکار ہو۔ (جیسے صلوٰۃ صوم فعل)۔

منقول یا اعتباراً نقل میں طرح کا ہوتا ہے۔ شرعی۔ عرفی۔ اصطلاحی۔ شریعی وہ ہے جس کا نقل شایع ہو۔ (جیسے صلوٰۃ و صوم کہ صلوٰۃ بمعنی نماز منقول شریعی)

ہے کیونکہ اس کے حقیقی معنی دُعا کے ہیں۔ اور موصوم معنی روزِ مَنقُول شرعی ہے کیونکہ اس کے اہلی معنی زوک رکھنے کے ہیں ۱۱

عربی وہ ہے جس کے ناقل عام لوگ ہوں (جیسے کو فتہ۔ مالیدہ) ۱۲
اصطلاحی وہ ہے جس کے ناقل خاص لوگ ہوں (جیسے لیلِ ضرب کہ فعل کے اہلی معنی کام کے ہیں مگر نخیوں نے اسی لفظ مفرد کو کہا جس کے معنی مستقل ہوں اور ازمنہ ثانیہ سے کسی پر دال ہو۔ پھر ضرب کے اصلی معنی مار و چوٹ کے ہیں مگر یا صبی میں اہلِ حساب نے ایک خاص عملِ حسابی کا نام رکھا جس میں تکرار جمع کی سہولت حاصل ہوئی)

فائدہ مشترک و مجاز میں ایسے قرینے کا ہونا ضرور ہے جس سے سماع خاص مراد قائل کی سمجھ جائے ۱۳

(۲) منقول بھی اول معنی کے اعتبار سے مجاز ہے ۱۴

(۳) دو مفرد اگر متحد المعنی ہوں تو مترادف کہلاتے ہیں (جیسے چرہ و چہرہ)

(۴) دو مفرد اگر مختلف المعنی ہوں تو متباین کہلاتے ہیں (جیسے کاغذ و شیشہ)

باب دوم در بیان کلی و جزئی

فصل اول

تصورات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ جزئی و کلی۔

وہ تصور جس میں تعدد و شرکت کو عقل جائز نہیں رکھ سکتی اسے یہ تجویز نہیں کر سکتی کہ یہ ایک ذات سے زیادہ پر صادق آسکتا ہے، جزئی کہلاتا ہے (غالبہ و ولیدہ۔ اس کا غلہ اس تعلیم کی صورت میں)

وہ تصور جس میں نقد و مشترک کو عقل جائز رکھ سکتی ہے دینے میں بجز
 کر سکتی ہے کہ یہ نہایت سی ذاتوں پر صادق آسکتا ہے گو واقعہ میں کوئی ایسی ذات نہو
 جس پر وہ صادق آوے (کلی کہلاتا ہے اور ان ذاتوں کو کلی کے افراد و جزئیات
 و مصداقات کہتے ہیں۔ رطلق آدمی۔ گھوڑا۔ قلم۔ کاغذ۔ کی صورتیں)۔

جزئیات میں سوچ و فکر جاری نہیں ہوتی۔ یعنی ایک یا چند جزئیات کا
 تصور دوسری جزئی یا کلی کے تصور میں مدد دے سکتا۔ بخلاف کلیات
 کے کہ ان کے ضمن میں ہزاروں لاکھوں جزئیات داخل ہیں۔
 ایک کلی کے جان لینے سے اس کے سارے جزئیات کا اجمالی علم
 حاصل ہو جاتا ہے۔ اور ایک کلی کا حکم جان لینے سے اس کے تمام جزئیات
 کا حکم استنباط ہو سکتا ہے اور آدمی اس سے بڑا کام نکال سکتا ہے۔
 اس لئے منطق کے قاعدے صرف کلیات کے لئے منضبط کئے گئے۔ نہ

جزئیات کے لئے۔ اور یہی وجہ ہے کہ منطق میں جزئیات سے بحث نہیں
 کی جاسکتی۔

کلی کی افراد کے وجود و عدم کے اعتبار سے (چھ قسمیں ہیں)۔

(۱) جس کی کوئی فرد نہیں پائی جاسکتی (مثلاً اللہ تعالیٰ)۔ (۲) جس کی کوئی فرد نہیں پائی جاسکتی (مثلاً انسان)۔ (۳) جس کی کوئی فرد نہیں پائی جاسکتی (مثلاً انسان)۔ (۴) جس کی کوئی فرد نہیں پائی جاسکتی (مثلاً انسان)۔ (۵) جس کی کوئی فرد نہیں پائی جاسکتی (مثلاً انسان)۔ (۶) جس کی کوئی فرد نہیں پائی جاسکتی (مثلاً انسان)۔

(۷) جس کی کوئی فرد نہیں پائی جاسکتی (مثلاً انسان)۔ (۸) جس کی کوئی فرد نہیں پائی جاسکتی (مثلاً انسان)۔ (۹) جس کی کوئی فرد نہیں پائی جاسکتی (مثلاً انسان)۔ (۱۰) جس کی کوئی فرد نہیں پائی جاسکتی (مثلاً انسان)۔

یعنی ایک ہی چیز کا وجود و عدم ایک ساتھ پایا جائے تو ایک ہی آن ایک چیز کا ہست و نیست دونوں ہونا
 یعنی ایک چیز کے وجود و عدم میں سے کسی کا نہ پایا جانا نیز ایک ہی آن میں نہ ہست ہونا نہ نیست ہونا

- (۴) جس کی ایک ہی فرد پائی جاتی ہے اور دوسری کا پایا جانا ممکن نہ ہو کہ (۴)
- (۵) جس کی کئی فردیں پائی جاتی ہیں لیکن گنتی کی (آستان
حرف جار۔ حرف جارم۔)
- (۶) جس کی فردیں شمار پائی جاتی ہیں (آدمی۔ فرس۔ کتاب)

فصل دوم التبعین الحکایات

تہر دو کلیوں میں چار نسبتوں میں سے کوئی ایک نسبت ضرور پائی جاتی ہے
۱ مساوی ۲ متضاد ۳ عموم و خصوص مطلق ۴ عموم و خصوص من وجه۔
نشان دہی یہ ہے کہ دو کلیوں کے افراد متحد ہوں (آدمی۔ دشت مند جاندار)
تباہی یہ ہے کہ دو کلیوں کے افراد متضاد ہوں (درخت۔ خجری۔ فیل۔
فرس۔ بشت و سنور)
یعنی جدا جدا اور علیحدہ علیحدہ ہوں ۱۲

ملہ صرف سات ہیں ۱۲ ملہ صرف شتر ہیں ۱۳ ملہ کہ صرف پنج ہیں ۱۴ ملہ کہ صرف ہندوستان میں پایا جاتا ہے ۱۵
ملہ کہ زید۔ خالد۔ ولید وغیرہ ہی آدمی کو بھی۔ افراد میں۔ اور دشت مند جاندار کو بھی کوئی فرد ایسا نہ پاؤں کہ جو آدمی و صادق۔ اسکو اور
دشت مند جاندار صادق نہ اسکو اور نہ بالکس اور نہ شتر کو بھی شبہ ہو گا کہ دنیا میں نہ آدمی ایسا ہے جس میں آدمی تو ہے اور نہ جاندار چھوڑ کر
مگر دشت مند جاندار نہیں ہیں بلکہ جو ایسا ہے کہ یہاں دشت مندی و درہ کا لہشت مندی مراد نہیں جاننے کی خاص خاص افراد میں پائی جاتی ہے
آدمی کیا ہی آدمی ہو تو گناہ میں سے سنیہ جانور سے زیادہ عقل کہتا ہو گا جانور غیر بھی بعض جانور ایسے ہیں جن کو انسان
دشت مندی پر حمل کی جاتی ہے جو حیوان کی عمارت ہو گا کہ شتر و درہ کے ساتھ ظاہر کرتا ہو انسان تعلیم کر کے جانور کے اور عمارت کی جاتی ہے
سکھا ہو کر تو جانور نہ کہہ سکتا کام دیتا ہے جس طرح آدمی کی بولی نقل کرتے گئے ہیں تاہم آدمی شتر و درہ کو چھوڑ کر
اکہ طوطا کو پٹیا پڑھتا ہے چلوں ہی راہ کی اس کھانی پڑائی سے کوئی جانور بھی عقل حاصل کر سکتا ہے جو خداوند علیہ السلام کی آدم کو عقل بخشی
الغرض دشت مند جاندار آدمی دشت مندی مراد ہو سکتا افراد انسان اور مخلوقات کو نہ کہ گنتی کی بات پیدا کرنا حکیمانہ صحیح و نیک ہے ۱۶

عموم و خصوص مطلق یکہ ہے کہ دو کلیوں میں سے ایک کے تمام افراد دوسرے کے فقط بعض افراد ہوں (الذو و مٹھائی - مفرد و اسم)

عموم و خصوص من وجہ یہ ہے کہ دو کلیوں میں سے ہر ایک کے فقط بعض افراد دوسرے کے فقط بعض افراد ہوں (آم و مٹھا - معرب و معرف)

تساوی میں صرف مادہ اجتماع - اور تباین میں فقط مادہ افتراق ہوتا ہے اور عموم مطلق میں ایک مادہ اجتماع اور ایک مادہ افتراق ہوتا ہے۔ اور عموم من وجہ میں ایک مادہ اجتماع اور دو مادے افتراق کے ہوتے ہیں۔

فصل سوم النبتہ بین نقایض الکلیات

ہر کلی کا کوئی نہ کوئی نقیض بھی ضرور ہوتا ہے کلی کا نقیض اس کلی کو کہتے ہیں جو اہل کلی کا رفع یا مرفوع ہو (انسان کا نقیض - لائن - انسان کا نقیض - انسانی) (نقی ۱۲، منقی ۱۲)

جب کلیات کی نقایض بھی کلیات ہیں تو ان نقایض میں بھی کلیات کی طرح چار نسبتوں میں سے ایک نسبت ضرور ہوگی۔

متساویین کے نقیضوں میں بھی تساوی ہی کی نسبت ضرور ہوتی ہے۔ (لائن - لا عاقل -)

اگر متساویین کے نقیضوں میں تساوی کی نسبت نہ ہوگی تو باقی تین نسبتوں میں سے کوئی نسبت ضرور ہوگی۔ اور جب باقی تین نسبتوں میں سے کوئی نسبت ضرور ہوگی تو نقیضوں کا افتراق لازم آئے گا۔ (کیونکہ باقی تین

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱ - اور اسی دانشمندی کو عقل اور عقل اور ادراک کلیات اور لفظ کو تعبیر کیا جاتا،

نسبتوں میں مادہ افتراق ضروری ہوتا ہے

اور نقیضوں کا افتراق اصل کلیوں کی تساوی کا مطلق ہے۔

متباین کے نقیضوں میں متباین جزئی (یعنی کبھی متباین کی کلی اور کبھی عموم من وجہ) کی نسبت ہوتی ہے۔

جب متباینین متناقضین ہوں گی تو ان نقیضوں میں متباین کلی ہوگی (لا وجود نامعوم)

اور جب غیر متناقضین ہوگی تو ان کے نقیضوں میں عموم من وجہ ہوگی (لا شجر لا حجر)

اعم و خاص مطلق کے نقیضوں میں بھی عموم و خصوص مطلق ہی کی نسبت ہوتی ہے مگر بحکس عینین یعنی اعم کا نقیض خاص اور خاص کا نقیض اعم ہوتا ہے (لا حیوان لا عاقل)

۱۔ کیونکہ نقیضوں کے افتراق کے تو یہی معنی ہیں کہ جہاں ایک کلی کا نقیض صادق ہو وہاں دوسری کلی کا نقیض صادق نہ آوے اور جب دوسری کا نقیض صادق نہ آیا تو اصل کلی صادق آوے گی کیونکہ ایسا ممکن نہیں کہ دونوں اصل و نقیض صادق نہ آویں اور کوئی چیز نہ ہست ہو اور نہ نیست ہو اور جب دوسری کلی صادق نہ آئی تو نسبت تساوی جو دونوں اصل کلیوں میں بھی مستلزم ہبات کی ہو کہ ضرور پہلی کلی اصل بھی صادق آوے اور فرض کیا گیا ہے کہ پہلی کلی کا نقیض صادق ہو تو اصل کلی اور اس کا نقیض دونوں صادق آئیں گے ایک چیز ہست بھی ہوئی اور نیست بھی ہوئی اور یہ محال ہو تو ثابت ہوا کہ متباینین کے نقیضوں میں تساوی کی نسبت ہونگی تو اصل کلیوں میں تساوی کی نسبت باطل ہو جائے گا حالانکہ اصل کلیوں میں تساوی کی نسبت پائی جا چکی ہے تو ضرور یہ کہ متباینین کے نقیضوں میں تساوی کی ہی نسبت ہو

۲۔ اس کے نسبت مزاد ہوتی ہے جس صورت مادہ افتراق ہوتا ہے یعنی نسبت دم جو سا بھ مذکور ہوئی اور جب متباین جزئی ہوں تو ہر اس صورت نسبت مزاد ہوتی ہے جو متباینین کے نقیضوں میں ہوتی ہے جو متباین کلی اور عموم من وجہ دونوں کو شامل ہے ۳

کرتے ہیں کیونکہ یہاں سلسلہ ہڈیوں سے تشکیل پائی ہے۔

مرکب جسم۔ اگر چاروں عنصر سے ملکر بنا ہوتا نام ہے۔ ورنہ ناقص (بھاپ۔

دھواں)

مرکب نام۔ اگر ذی جنس ہو تو نامی ہے ورنہ غیر نامی۔

سینج نامی کو جادو کہتے ہیں (لوہا، شیشہ)

نامی اگر ذی روح نہ ہو تو نبات ہے (گہاس، درخت)

ادری روح ہو تو حیوان ہے۔

حیوان۔ اگر ناطق (عقل) ہو تو انسان ہے اور صائل ہو تو گھوڑا ہے اور ناقص ہو تو گدھا ہے۔ و علیٰ ہذا القیاس۔

پھر انسان اگر مفرق بشخص ہو تو شخص (جزئی حقیقی) ہے (دیدہ بکر)

سلسلہ مذکورہ بالا میں سب کو پرزہ موجود ہے اوس سے کوئی زیادہ تر عام نہیں اور سب سے نیچے شخص ہے اوس سے کوئی زیادہ تر خاص نہیں۔ اور توسطات اپنے

ناطق و مائل ہو ہی دشمن کہتے مزا میں جسکا بیان صفحہ ۱۱ کا حاشیہ پر گزر چکا یہاں سے سمجھ جاوے کہ انسان کی ماہیت حیوان ناطق ہو اور حیوان کی ماہیت جسم نامی روح اور جسم کی ماہیت جوہر کی قابل ایجاد ثلثہ اور جوہر جسم نامی و ذی روح

حیوان کے جزو ہیں اور حیوان انسان کا جزو اور شے کے جزو کا جزو حقیقت میں اوس شے کا جزو ہوتا ہے

تو جسم نامی و ذی روح انسان کو ہی جزو ہو کر اس طرح جوہر قابل ایجاد ثلثہ جسم کو جزو ہیں اور جسم حیوان کا جزو تو جسم و ذی روح حیوان کو ہی جزو ہو کر اور جسم حیوان کو جزو ہو کر انسان کو بھی جزو ہو کر

وہ شخص جو ہر انسان کی خصوصیت معتبر نہیں ہو سکتی جو شخص کے ساتھ مفرق ہو شخص یعنی جزئی حقیقی ہے ۱۲۔ جسے

چیز کے واسطے سے کوئی شے اپنے تمام اعدائے ممتاز ہو جائے یعنی پہچانی جائے وہی چیز اوس شے کا جزو ہے

مثلاً زید و خالد اور ولید میں جو چیز اس طرح کی پائی جاتی ہے جس کو ایک اپنے ماسوا تمام دوسری چیزوں کے ساتھ میں نیچو

پہچانے جاتے ہیں خواہ وہ چیز ذرا بڑا ہو یا قدر و قامت یا رنگ یا اور کچھ اور یہی چیز ہر چیز کا شخص ہے ۱۳

اوپر کی نسبت خاص اور اپنے بچے کی نسبت عام ہیں +
سلسلہ موجودات کا بقدر ضرورت بیان ہو چکا +

باب سوم

فصل اول کلیات کی میں

اب اقسام کلی کا بیان سنو۔

کلی کی رائے افراد کی عین ماہیت یا جزو ماہیت یا خارج از ماہیت ہونے کے اعتبار سے (پانچ قسمیں ہیں +
نوع - جنس - فصل - خاصہ - عرض عظام۔

(۱) وہ کلی جو اپنے افراد کی پوری ماہیت ہو نوع ہے۔ (انسان - فرس - فہنہ طلا۔)

(۲) اور جو اپنے افراد کی جزو ماہیت اور تمام شے ترک ہو جنس ہے۔

۱۰ شخص کو جب اوس کے شخص سے یعنی اوس چیز سے جس سے وہ اپنے ماسواء تمام دوسری چیزوں سے ممتاز ہے، علیحدہ کر لیں تو بعد کو جو کچھ بچے رہے وہی اوس شخص کی ماہیت ہے مثلاً زید ایک شخص ہے جو اپنے شخص پر مشتمل ہے جس کو وہ تمام اپنے ماسواء سے ممتاز ہے اوس کو اس کے اس شخص سے مجزؤ کر لو تو وہ بڑا انسان رہ جائے گا یہی انسان زید کی ماہیت ہے ۱۱

۱۲ تمام مشترک وہ جزو ماہیت ہے جو اوس ماہیت اور دوسری ماہیت میں مشترک اور اس

(جیوان - جسم نامی جسم - جہر انسان کی نسبت)
 (۳) اور جو اپنے افراد کی جزو ماہیت اور عین کی مَحْضُص ہو فصل ہے
 (ناطق - ذی روح - نامی - قابل الجا و ثلثہ - انسان کی نسبت)
 (۴) اور جو اپنے انسان کی ماہیت سے خارج اور ایک ہی ماہیت کیسا کہ
 مَحْضُص ہو خاصہ ہے - پھر اگر اس ماہیت کے تمام افراد کو شامل ہو تو
 خاصہ شاملہ ہے - ورنہ غیر شاملہ (کاتب - شاعر - بالفعل و بالقوہ)
 (۵) اور جو اپنے افراد کی ماہیت سے خارج اور ایک ماہیت سے زائد
 کے افراد کو شامل ہو عرض عام ہے (ماشی - آکل - شارب - انسان کی نسبت)

فصل دہم

جنس و فصل کو (اور کبھی نوع کو بھی) اگلی ذاتی کہتے ہیں -

لبقہ ۱۱۱ حاشیہ ۱۱۱ صفحہ ۱۱۱ مسا بقہ ۱۱۱ ماہیت میں اس جزو سے خارج کوئی دوسرا جزو ایسا نہیں جو
 دو نواں ماہیتوں میں مشترک ہو جیسے حیوان کہ جزو ماہیت انسان ہے اور ماہیت انسان اور ماہیت فرس میں مشترک ہے
 اور ماہیت انسان میں اس جزو کو خارج کوئی دوسرا جزو نہیں ہے جو ماہیت انسان اور ماہیت اسپ میں مشترک ہو تو حیوان
 انسان کا جنس ہوا - اور اس کی نسبت اور ماہیت انسان کی نسبت ہو کیونکہ حیطہ حیوان تمام مشترک ہے ماہیت انسان اور
 ماہیت اسپ میں اسپ میں تمام مشترک ہے ماہیت انسان اور ماہیات دیگر حیوانات (چند پرندہ برتری و کبریٰ) میں اسپ طرح
 جنم نامی کہ جزو ماہیت انسان ہے اور ماہیت انسان اور ماہیت عام و دیگر انواع نباتات میں مشترک ہے اور ماہیت انسان میں
 اس جزو کو خارج کوئی ایسا دوسرا جزو نہیں ہے جو ماہیت انسان اور ماہیت عام و دیگر انواع نباتات میں مشترک ہو تو جنم نامی
 انسان کا جنس ہوا ہم کی نسبت و نیز تقیید انواع نباتات کی نسبت لیکن جنم نامی انسان کا جنس انسان کی نسبت ہے کیونکہ ماہیت
 انسان میں جنم نامی کو خارج بھی ایک جزو ذی روح ہے جو انسان اور انواع حیوان میں مشترک ہے جنم نامی انسان اور انواع حیوان

اور خاصہ درجہ عام کو کلی عرضی ساور ذاتی مقید بقید عرضی کو صنف
انسان کا تہ حیوان نامی

جب ایک ماہیت کی کئی جنسیں ہوں تو جو جنس بلا واسطہ ہو جنس قریب ہے
(حیوان) کی نسبت ۱۲

اور جو بلا واسطہ ہو جنس بعید (جسم نامی جسم جوہر)
فاصلہ بقدر کم و بیش ہوگا۔ بقدر کم مرتبہ بھی اوس قدر کم و بیش
ہوگا۔ ^{۱۲} ^{انسان کی نسبت}

اعظم الاجناس کو جنس عالی و جنس الاجناس کہتے ہیں (جوہر) اور
اخص الاجناس کو جنس سافل (حیوان) اور ^{انسان کی نسبت} ^{۱۱} ^{یعنی سب سے نیچے والی جنس کو}

بقیہ صنف ^{۱۱} ^{یعنی سب سے نیچے والی جنس کو} تمام مشترک نہ تو انسان کا جنس بھی اور انواع کی نسبت نہ ہوگا۔ ^{۱۱} ^{یعنی سب سے نیچے والی جنس کو}
انسان کا جنس ہے انواع جماد کی نسبت۔ نہ انواع حیوان و انواع نبات کی نسبت۔ کیونکہ تمام مشترک ہے۔

ماہیت انسان و انواع جمادیں۔ نہ ماہیت انسان و انواع حیوان و نبات میں و علی التلخیص جوہر انسان کا جنس ہے
انواع جماد کی نسبت نہ انواع حیوان و انواع نبات و انواع جماد کی نسبت ۱۳

۱۱ یعنی اوس جنس میں اور ماہیت میں کوئی جنس فاضل نہ ہو جیسے حیوان انسان کی نسبت کہ اسی اور انسان میں
کوئی جنس فاضل نہیں ہے۔ ۱۲

۱۲ یعنی اوس جنس میں اور ماہیت میں کوئی جنس فاضل نہ ہو اگر ایک جنس فاضل ہو جیسے جسم نامی
انسان کی نسبت کہ اس میں اور انسان میں صرف ایک جنس (حیوان) فاضل ہے تو بعید بیک مرتبہ ہے

اور اگر دو جنسین فاضل ہوں (جیسے جسم انسان کی نسبت۔ کہ ان میں اور انسان میں دو جنسین حیوان و
جسم نامی فاضل ہیں) تو بعید بدو مرتبہ ہے اور اگر تین جنسین فاضل ہوں (جیسے جوہر انسان کی نسبت

کہ ان میں اور انسان میں تین جنسین حیوان و جسم نامی و جسم فاضل ہیں تو بعید سہ مرتبہ ہے۔ و علی التلخیص یہی مطلب ہے
اس قیاس فاضل بقدر کم و بیش ہوگا۔ بقدر کم مرتبہ بھی اوس قدر کم و بیش ہوگا۔ جو کہ مذکور ہے ۱۲

جسم جسم نامی (..... انسان کی نسبت) ۱
 جو فصل جنس قریب کی مخصوص ہو فصل قریب (..... مطلق) اور جو جنس بعید
 کی مخصوص ہو فصل بعید ۲ ذی روح - مافی قابل بجا و ثلثہ

فصل سوم

غرض فصل ۱
 صر کلی ذاتی جو کسی جنس کی ماتحت ہو اس جنس کی نوع اضافی ہے۔

(انسان حیوان جسم نامی جسم)

اور نوع مذکورہ بالا کا نام نوع حقیقی ہے۔

نوع اضافی نوع حقیقی سے اتم مطلق ہے +

انواع اضافی میں سے جن کو نوع ساقل و نوع الا انواع
 کہتے ہیں ان میں سے ایک اور قسم ہے جو نوع عالی (جسم) اور بیچ

۱ انسان ان چاروں (حیوان جسم نامی و جسم وجود ہر) کا ماتحت ہے تو ان ہر ایک کی نوع
 اضافی ہے اور حیوان ان تینوں (جسم نامی و جسم وجود ہر) کا ماتحت ہے تو ان ہر ایک کی نوع
 اضافی ہے اور جسم نامی ان دو جسم وجود ہر کا ماتحت ہے۔ تو ان دونوں کی نوع اضافی ہے اور جسم صرف
 جوہر کا ماتحت ہے۔ صرف اسی (جوہر) کی نوع اضافی ہے ۲

۳ یعنی ہر نوع حقیقی کے لئے نوع اضافی ضرور ہو گی کیونکہ ہر نوع حقیقی کو کسی جنس کا ماتحت ہونا
 لازم ہے تو اس کو اس جنس کی نوع اضافی ہونا بھی لازم ہے کیونکہ اضافی تو اسی کی ذاتی کا نام ہے
 جو کسی جنس کی ماتحت ہو اور اس کا عکس نہیں یعنی ہر نوع اضافی کو نوع حقیقی ہونا لازم نہیں ہے۔
 کیونکہ ہو سکتا ہے کہ نوع اضافی جنس ہو تو وہ اپنے افراد کی پوری ماہیت نہو گی تو نوع حقیقی ہی
 نہو گی۔ کیونکہ نوع حقیقی تو اسی کی نام ہے جو اپنے افراد کی پوری ماہیت ہو ۱۱۔

والی نوعوں کو انواع متوسطہ۔ (حیوان جسم نامی)
 ہر فصل کو مقوم نوع و مقسم جنس کہتے ہیں۔ ہر فصل جو مقوم نوع عالی ہو
 مقوم نوع سافل ہے۔ نہ بالعکس۔ اور ہر فصل جو مقسم جنس سافل ہے
 مقسم جنس عالی ہے۔ نہ بالعکس۔

۱۱۔ اس لئے کہ مقوم اس جزو و ماہیت کا نام ہے جو اس ماہیت کا اس کے مشارکات جنسیہ سے تمیز ہو
 ورنہ سب سب ایسی ہی ہوتی ہیں جیسے اپنے نوع کی جزو اور اس کے مشارکات جنسیہ سے تمیز دینے
 والے ہوتے ہیں جیسے ناطق کہ جزو انسان ہے اور انسان کو اس کے مشارکات جنس سے تمیز دیتا ہے
 علیٰ ہذا التیاس فی النوع۔ نامی قابل ابداع ثلثہ کہ ہر ایک اپنی اپنی نوع کے جزو اور ان کو ان کے مشارکات
 جنس سے تمیز دینے والے ہیں ۱۲۔

۱۳۔ اس لئے کہ مقسم سے مخصوص ہے اور ہر ایک فصل اپنے جنس کی تخصیص ہوتی ہے جیسا کہ بقا
 فصل کی تعریف سے معلوم ہو چکا ہے۔ ۱۴۔

۱۵۔ جیسے قابل ابداع ثلثہ کہ حبیباً کہ مقوم نوع عالی (جسم) ہے مقوم نوع سافل (جسم نامی و حیوان و
 انسان) یہی ہے اس طرح نامی کہ حبیباً کہ مقوم نوع عالی (جسم نامی) ہے مقوم نوع سافل (حیوان و انسان) یہی ہے
 اس طرح ذی روح کہ حبیباً کہ مقوم نوع عالی (حیوان) ہے مقوم نوع سافل (انسان) یہی ہے یہاں عالی
 اور سافل اضافی و علی و سافل مراد ہے نہ بالخصوص بلکہ حقیقی جو اپنی انواع و تضافہ کے بیان میں مذکور ہوئی جیسے وہ
 نوع مراد ہے جو کسی نوع سے اوپر ہو خواہ سب نوعوں سے اوپر ہو یا کسی نوع سے نیچے بھی نہ ہو بالخصوص
 وہ نوع جو سب نوعوں سے اوپر ہی ہو اس طرح سافل سے وہ نوع مراد ہے جو کسی نوع سے نیچے ہو خواہ سب نوعوں
 سے نیچے ہو یا کسی نوع سے اوپر بھی نہ ہو بالخصوص وہ نوع جو سب نوعوں سے نیچے ہی ہو بالخصوص یہاں
 عالی سے وہ نوع مراد ہے جو نوع عالی حقیقی اور انواع متوسطہ دونوں کو شامل ہے۔ اس طرح سافل سے وہ
 نوع مراد ہے جو نوع سافل حقیقی اور انواع متوسطہ دونوں کو شامل ہو۔

۱۶۔ جیسے یہ نہیں ہے کہ ہر ایک فصل جو مقوم نوع سافل ہو مقوم نوع عالی ہے چنانچہ ناطق کہ مقوم نوع سافل

فصل چہارم

کلی عرضی کی دو قسمیں ہیں۔ لازم۔ جو اپنے معبر و منہ سے
مقتنع الا لفکاک ہو (یعنی جدا نہ ہو سکے) مفارّق۔ جو جائز الا لفکاک ہو

بقیہ صنف گذشتہ (انسان) ہے اور مقوم نوع عالی حیوان جسم نامی جسم
نہیں ہے۔ اس طرح ذی روح کہ مقوم نوع سافل حیوان (انسان) ہے اور مقوم نوع عالی جسم
نامی جسم نہیں ہے۔ اس طرح نامی کہ مقوم نوع سافل جسم نامی حیوان (انسان) ہے اور مقوم
نوع عالی جسم نہیں ہے ۱۲

۱۵ سے ناطق کہ حیوان کہ مقسم جنس سافل حیوان (انسان) ہے مقسم جنس عالی جسم نامی جسم جو ہر بھی ہے
اسی طرح ذی روح کہ حیوان کہ مقسم جنس سافل جسم نامی ہے مقسم جنس عالی جسم جو ہر بھی ہے۔ اس طرح
نامی کہ حیوان کہ مقسم جنس سافل جسم (انسان) ہے مقسم جنس عالی جسم جو ہر بھی ہے یہاں بھی سافل و عالی
سے اعلیٰ سافل و عالی مراد ہے نہ بالخصوص تحقیق جو محقر یا تناس کے بیان میں مذکور ہوئی یعنی
یہاں سافل سے وہ جنس مراد ہے جو کسی جنس سے نیچے ہو خواہ سب جنسوں سے نیچے ہو یا کسی جنس سے
اوپر بھی ہو۔ نہ بالخصوص وہ جنس جو سب جنسوں سے نیچے ہو۔ اسی طرح عالی سے وہ جنس مراد ہے جو کسی
جنس سے اوپر ہو خواہ سب جنسوں سے اوپر ہو یا کسی جنس سے نیچے بھی ہو نہ بالخصوص وہ جنس جو
سب اوپر ہو۔ الغرض یہاں سافل و عالی سے وہ جنس مراد ہے جو جناس متوسط کو بھی شامل ہو ۱۲

۱۶ یعنی یہ تین ہر ایک کے ایک فصل جو مقسم جنس عالی ہے مقسم جنس سافل ہے چنانچہ قابل ایسا و ثلثہ کہ
مقسم جنس عالی (جو ہر) ہے اور مقسم جنس سافل جسم و جسم نامی حیوان (انسان) نہیں ہے۔ اس طرح
نامی کہ مقسم جنس عالی جسم جو ہر ہے اور مقسم جنس سافل جسم نامی حیوان (انسان) نہیں ہے۔ اس طرح
ذی روح کہ مقسم جنس عالی (جو ہر جسم و جسم نامی) ہے اور مقسم جنس سافل (حیوان) نہیں ہے ۱۱

یعنی جدا ہو سکے خواہ وہ جدا بھی ہو جائے (جدا خواہ دیر میں) یا کبھی
 جدا نہ ہو (پھولوں کی تازگی چسپندوں کا پختہ رنگ۔ سیاروں کی گردش)
 لازم کی بھی دو قسمیں ہیں۔ لازم الماہیت۔ جو اپنے ملزوم کی ماہیت
 سے جدا نہ ہو سکے (چار کی زوجیت۔ پانچ کی فردیت)
 لازم الوجود جو اپنے ملزوم کے وجود و قیاس (خارجی یا ذہنی) سے جدا
 نہ ہو سکے (جستی کا سواد۔ مفہوم ان کی کلیت)
 پھر لازم کی دو قسمیں ہیں۔ بین۔ جس کا تصور ملزوم کے تصور سے متمنع
 الانفکاک ہو (ہر کل کے لئے جزو کا ہونا۔ و بالعکس۔ ہر اوپر کے لئے نیچے کا ہونا۔
 و بالعکس) یا لازم ملزوم دونوں کے تصور سے لازم کے لزوم کا جزم
 متمنع الانفکاک ہو (ہر ایک کل کا اپنے جزو سے بڑا ہونا۔ ہر ایک جزو کا اپنے
 کل سے چھوٹا ہونا)

اول کا نام لازم بین بالمعنی الاخص ہے اور دوسرے کا نام
 بین بالمعنی الاعم۔
 غیر بین وہ ہے جو ایسا نہ ہو (چار کی زوجیت۔ عالم کا حدوث)

فصل پنجم

کلی کے مفہوم کو کلی منطقی کہتے ہیں۔ اور کلی منطقی کے معنی روشن کو
 ۱۵ یعنی لازم غیر بین بالمعنی الاخص وہ لازم ہے جس کا تصور ملزوم کے تصور سے
 متمنع الانفکاک نہ ہو اور لازم غیر بین بالمعنی الاعم وہ لازم ہے جس کے اور اس کو ملزوم دونوں کے
 تصور سے لازم کر لزوم کا جزم متمنع الانفکاک ہو اول کی مثال چار کی زوجیت ثانی کی مثال عالم کا حدوث ۱۲
 ۱۵ یعنی میں تصور جس میں تعدد و شرکت کو عقل جائز کہہ سکتی ہے ۱۲

رنگہی کلی طبعی۔ کلی طبعی بھی بالاستقلال خارج میں نہیں پائی جاسکتی۔
 اور آیا اپنے افراد کے ضمن میں ہو کر خارج میں پائی جاسکتی ہے یا
 نہیں۔ تو حق یہ ہے کہ پائی جاسکتی ہے۔ بلکہ جس کلی طبعی کے افراد
 خارج میں پائے جاتے ہیں ان میں کلی طبعی ہی پائی جاتی ہے +

تنبیہ

چونکہ منطق کا موضوع معرف اور حجت سے بنتا ہے اور جو شے جس
 علم کی موضوع ہوتی ہے اس علم میں بالاصالۃ اوسی شے کے
 احوال و احکام سے بحث مقصود ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ معرف کلیات
 سے بنتا ہے اور حجت قضایا سے اس لئے کلیات اور قضایا
 سے بھی بالنتیجہ بحث لازم آگئی +

کلیات کا بیان بقدر ضرورت ہو چکا۔ اب معرف کی بحث
 شروع ہوتی ہے۔ اس کے بعد قضایا کا بیان ہو گا۔ پھر حجت کا
 انشاء اللہ تعالیٰ +

باب چہارم

فصل اول

معرف

معرف سے جو غرض ہے تم اد پر معلوم کر چکے ہو کہ طالب اپنے

مطلوب کو اس کے ذریعے سے معلوم کر لے۔ مثلاً ایک شخص
مثلت کی حقیقت نہیں جانتا اس نے تم سے پوچھا کہ مثلث کیا
چیز ہے تم نے اسے بتا دیا کہ مثلث وہ شکل ہے جو تین سیدھے
خطوں سے گھری ہو۔ اس کے ذریعے سے مثلث کی حقیقت
اسے معلوم ہو گئی۔ یہی مثلث کا معرفت ہوا۔
تعریف کی دو قسمیں ہیں حقیقی و لفظی حقیقی جس سے معرفت کی
ایسی صورت کا ذہن میں آ جانا مقصود ہو جو پہلے سے حاصل نہ تھی۔
پھر اگر معرفت کا وجود خارج میں معلوم ہو تو تعریف حقیقی بحسب الحقیقہ
ہے ورنہ تعریف حقیقی بحسب الاسم +

یہاں سے سمجھ سکتے ہو کہ ایک ہی تعریف ایک وقت میں
بحسب الاسم اور دو کے وقت میں بحسب الحقیقہ ہو سکتی ہے
(۲) لفظی جس سے صرف کسی لفظ کے معنی (جس کی صورت پہلے
سے ذہن میں مائل نہ تھی) کا بتا دینا مقصود ہو (قرنفل۔ لونگ۔
تافلہ۔ الہیجی۔ کریرہ دھنیاں۔)

فصل دوم

تعریف حقیقی کی چار قسمیں ہیں۔ حد تام۔ حد ناقص۔ رسم تام۔

۱۱ یعنی وہ شکل جو تین سیدھے خطوں سے گھری ہو۔ ۱۱

۱۲ یعنی جب معرفت کا وجود خارج میں معلوم ہو ۱۲

۱۳ یعنی جب معرفت کا وجود خارج میں معلوم ہو جائے ۱۳

رسم ناقص (۱) جو جنس قریب و فضل قریب سے مرکب ہو (جوان ناطق) (۲) حد ناقص جو جنس بعید و فضل قریب سے مرکب ہو یا نرمی فضل قریب ہو (جسم ناطق ناطق) (۳) رسم تام جو جنس قریب و خاص سے مرکب ہو (جوان ضاحک) (۴) رسم ناقص جو جنس بعید و خاص سے مرکب ہو یا نرمی خاص ہو (جسم ضاحک) +
چونکہ جنس قریب و فضل قریب سے ملکر شے کی پوری ماہیت حاصل ہو جاتی ہے، جملہ اقسام تشریف میں حد تام اعلیٰ و فضل و شرف و اکمل ہے +

تنبیہ

آدمی کا علم اشیا کی ذاتیات میں نہایت قاصر ہے۔ کیونکہ جنس عرض عام کے ساتھ اور فضل خاصہ کے ساتھ سخت ملتبس ہے۔
۱۔ معرفت کے ذریعے سے نامعلوم شے کو معلوم کرنے کی کوشش گویا ایک شخص ایسے مقام کو جانا چاہتا ہے کہ جسکی ذراوس کو سمت معلوم ہے، ذراہ کا پتہ جانتا ہے، نہ فاصلے سے آگاہ ہے، نہ اوس مقام کو کبھی دیکھا ہے۔ وہ دو کے شخص سے جو اس مقام سے واقف ہے یہ باتیں پوچھتا ہے، اب راہ بتائیوالا حبقدر ٹھیک پتہ دیکھا اوستقدر چلنے والے کو سہولت ہوگی پس حد تام تو بمنزلے اس کے ہے کہ کوئی شخص آشنائے منزل خود ساک کو ساتھ لیجا کر منزل مقصود پر پہنچا آئے اور ایک حد ناقص بمنزلے اسکے ہے کہ شخص واقف کسی بیمانہ معین پر ایک نقشہ ساک کو کھینچ کر حوالے کرے جس میں اس کی علامتیں، بارغ، دشت، پل، چوکی، گاؤں، غیرہ جو کچھ راہ میں واقع ہوتی ہیں سب یا بقدر ضرورت اپنی اپنی مقام پر پر عایت فاصلہ بنی ہوں اور رسم تام ایسا ہے کہ شخص واقف نے ساک کو نقشہ بھی ندیا ہو لیکن آبادی سے باہر لیجا کر عین راہ پر

نواب اشیاء کی حدود و رسوم میں تمیز نہایت مشکل بلکہ متعذر ہے
یہاں سے جان سکتے ہو کہ اشیاء کی ماہیات کا معلوم کرنا
کیس قدر مشکل یا متعذر ہے +

الفاظ

بعض منطقیوں نے باب تعریف میں (۱) کلمات کو یعنی زنی جنس جنس
بعید فضل بعید کیا تھے۔ فضل قریب فضل بعید کیا تھے۔ عرض عام
مطلقاً۔ فضل خاص کے ساتھ کو اعتبار نہیں کیا بلکہ تعریف حقیقی کو
مذکورہ بالا چار قسموں میں مختصر کر دیا۔ حالانکہ باب تعریف ایک
بڑا وسیع باب ہے۔ اس میں اس قدر تنگی مناسب نہیں اور جو عذر
کیا جاتا ہے وہ صرف تعریف تام میں ماتا جاسکتا ہے نہ مطلق تعریف
میں۔ اس وجہ سے ہشام دواؤدہ گانہ ذیل (مرکب از جنس بعید و
فضل بعید۔ مرکب از فضل قریب و فضل بعید۔ زنی جنس قریب۔
زنی جنس بعید۔ زنی فضل بعید۔ مرکب از جنس بعید و عرض عام
مرکب از فضل قریب و خاصہ۔ مرکب از فضل بعید و خاصہ۔
مرکب از فضل قریب و عرض عام۔ مرکب از فضل بعید و عرض عام

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اس کو کھڑا کر دیا۔ اور پورا پستہ
حزب واضح اہم نہیں بنا دیا۔ اور رسم ناقص کو الیا خیال کرو کہ پستہ تو دیا لیکن الیا کہ سا کہ
کو اٹھیں وقت واقع ہونے کا احتمال ہو مگر بہر کیف متل مقصود تک پہنچ جاسکتا ہے ۱۲

۱۵ یعنی خواہ ترا عرض عام ہو یا جنس قریب یا بعید یا فضل قریب یا بعید کے ساتھ ہو ۱۲

۱۶ مدنا مہ ناقص۔ رسم تام۔ رسم ناقص ۱۲

مترکب از خاصہ و عرض عام۔ نیز عرض عام کو تعریف ناقص میں داخل مانکر
پانچ اول الذکر کو حد ناقص اور سات آخر الذکر کو رسم ناقص میں
بیان کرنا لازم ہے +

فصل عام تعریف کی ضروری شرطیں

- (۱) تعریف معرف کی مبیہ نہ ہو (جیسے انسان کی تعریف میں گھوڑا بتانا۔)
- (۲) تعریف معرف سے اخفی نہ ہو (بیک۔ طوطے کی تعریف میں سیطرح ہر
جنس انم کی تعریف میں۔)
- (۳) تعریف معرف کی (معرفت و جہالت میں) ہم رنگ نہ ہو (جیسے گل کی یہ
تعریف کرنی کہ جزو سے بنا ہوا درجہ کی یہ تعریف کہ جس سے گل بنا ہوا)
- (۴) دوری نہ ہو یعنی ایسی چیز پر مشتمل نہ ہو جس کا جاننا خود معرف
کے جاننے پر موقوف ہے (حیوان بشری۔ انسان کی تعریف میں)
- (۵) ایسے الفاظ پر مشتمل نہ ہو جو اپنے معانی پر دلالت کرنے میں
قاصر ہوں۔ (الفاظ مشترکہ یا الفاظ مجازیہ بلا تحقیق قرینہ)

یعنی معرف و معرف میں تقاضی کا علاقہ نہ ہو کہ ایک دوسرے کے بغیر سمجھ میں
نہ آسکے۔ باپ اور بیٹا ہونا بہائی اور بہن ہونا استاد و شاگردی وغیرہ تمام قرینہ
اور کلیت و جزئییت (یعنی کل و جز ہونا)۔ فوقیت و تحتیت اور وہ کل نسبتیں جو وقت یا
مکان یا کسی اور چیز کے اعتبار سے پیدا ہو جاتی ہیں سب از قبیل تقاضی

فصل تعریف تمام کی ضروری شرط

تعریف معرف کی مسئلہ وی ہوا جیسے کلمے کی تعریف یوں کی جائے کہ وہ لفظ
موضوع مفرد ہے)

العرض تعریف ایسی ہونی چاہئے جو جامع و مانع ہو۔ جامع یہ کہ
معرف کے تمام افراد کو شامل ہو کوئی چھوٹ نہ جائے۔ اور مانع
یہ کہ غیر معرف کے کسی فرد کو معرف میں داخل نہ کرنے دے
اور یوں بھی کہتے ہیں کہ تعریف مَطْرُودٌ وَمُنْعَكِسٌ ہو مَطْرُودٌ بمعنی
مانع اور مُنْعَكِسٌ بمعنی جامع +

یہاں تک بیان تصورات کا ہو چکا۔ اب تصدیقات کا بیان سنو +

۱۷ یعنی نہ اسم ہو نہ شخص مطلق نہ من وجہ نہ مبالغہ ۱۲

حکم و قضیہ

باب پنجم

فصل اول قسام قضیہ

پہلے معلوم ہو چکا کہ جملہ خبریہ کو خبر و قضیہ کہتے ہیں۔ قضیہ کا نام ^{بلیہ} بھی ہے۔ قضیہ کی دو قسمیں ہیں۔ حملیہ و شرطیہ۔
 اگر قضیہ میں حکم ایسا ہو کہ ایک چیز سے ایک چیز ثابت ہو جائے یا ایک چیز سے ایک چیز منسوخ ہو تو حملیہ ہے ورنہ شرطیہ +
 (اگرچہ حملیہ۔ جملہ اسمیہ و جملہ فعلیہ دونوں صورتوں میں ہوتا ہے۔ لیکن حجت میں ہمیشہ اسمیہ ہی کے پیرایے میں استعمال کیا جاتا ہے)

حملیہ میں محکوم علیہ کو موضوع اور محکوم بہ کو محمول اور نسبت حکم کو رابطہ کہتے ہیں اور شرطیہ میں اوّل کا نام مقدم اور ثانی کا نام تالی ہے۔

پھر اگر جملہ حملیہ و شرطیہ میں حکم ایجابی ہے تو موجبہ ہے اور اگر حکم سلبی ہے تو سالبہ ہے (جیسے موجبہ کی یہ مثال کہ ولید اقبال مند ہے۔
 خالد اگر ذی علم ہوگا تو مسخوف اگر ارام ہوگا۔ ذی سخی ہوگا یا بخیل اور سالبہ کی یہ مثال ہے کہ ذی بد چلن نہیں ہے ایسا نہیں ہے کہ خالد اگر ذی علم ہوگا تو لائق امانت ہوگا)

ایسا نہیں ہے کہ زید آدمی ہو گا یا ذی علم

فصل دوم تقسیم حملیہ

(۱) حملیہ کے دونوں طرف اگر وجودی ہوں تو محصلہ ہے (ہر علم مدوح ہے کوئی عدم مدوح مذموم نہیں) اگر کوئی طرف عدمی ہو تو معدولہ (ہر بے علم مذموم ہے۔ ہر مذموم نالائق ہے۔ ہر بے علم نالائق ہے) اول کا نام معدولہ الموضوع ہے اور ثانی کا نام معدولہ المحمول اور ثالث

کا نام معدولہ الطرفین۔
(۲) حملیہ کا موضوع اگر شخص حقیقی ہے تو شخصیت و مخصوصہ ہے اور اگر کلی ہے تو دو حال سے خالی نہیں۔ ایک تو یہ کہ حکم اس کلی کے مفہوم پر ہو دوسرے یہ کہ اس کے افراد پر ہو اگر مفہوم پر ہے تو اگر مفہوم بشرط عموم پر ہے تو طبیعہ ہے (انسان نوع ہے حیوان صنف ہے) اور اگر مطلق مفہوم پر ہے تو حملہ قدما ہتہ ہے (انسان کاتب

۱ وجودی جبکہ مفہوم میں سلب یعنی عدم مستبر ہو ۱۲

۲ عدمی۔ جبکہ مفہوم میں سلب معتبر ہو ۱۳

۳ زید اچھا آدمی ہے۔ خالد اچھا آدمی نہیں ہے ۱۴

۴ طبیعہ کے موضوع میں عموم کی قید صرف لحاظ میں معتبر ہے۔ ۱۵

۵ حملہ قدما ہتہ کے موضوع میں عموم یہ خصوص میں کوئی قید معتبر نہیں دونوں سو قطع نظر ہے نہ

لحاظ میں معتبر نہ نہ ملحوظ میں ہو جو اس کے موضوع پر حکام عموم خصوص دونوں کو جاری ہوتے ہیں (انسان کلی ہے

ہے انسان نوع ہے، اور اگر حکم افراد پر ہے تو بھی دو سال سے
خالی نہیں کر اوس میں یا تو اس بات کی تصریح ہے کہ کتنے فردوں
پر حکم ہے۔ یا اوس سے سکوت ہے۔ اول محصورہ و سورہ ہے
اور ثانی مہملہ متاخرین (انسان کاتب ہے)

پھر محصورہ میں اگر حکم تمام افراد پر واجباً ہو تو موجبہ کلیہ ہے
(ہر ذی سلم قابل قدر ہے) اور سلباً ہو تو سالبہ کلیہ (کوئی جاہل قابل
قدر نہیں) اور اگر حکم بعض افراد پر ایجاباً ہو تو موجبہ جزئیہ ہے (بعض
جاہل انسان ہیں) اور سلباً ہو تو سالبہ جزئیہ (بعض جاہل انسان نہیں)
اداة تصریح کا نام سورہ ہے۔ موجبہ کلیہ کا سورہ۔ کل۔ سب۔
سارے۔ تمام۔ ہر۔ ہر ایک۔ اور جو لفظ ان کے معنی میں ہو۔
سالبہ کلیہ کا سورہ۔ ایک بھی نہیں۔ کوئی نہیں۔ کوئی بھی نہیں۔ کچھ
نہیں۔ کچھ بھی نہیں اور جو ان کے ہم معنی ہو۔ موجبہ جزئیہ کا سورہ۔
بعض۔ کچھ۔ کوئی اور جو ان کے مثل ہو سالبہ جزئیہ کا سورہ۔
بعض نہیں۔ کل نہیں۔ سب نہیں۔ سارے نہیں۔ تمام نہیں۔
ہر ایک نہیں اور جو ان کے مانند ہو۔

جب موضوع و محمول میں تساوی ہوتی ہے تو اس سے دو
موجبہ کلیے بنتے ہیں۔ اور تب ان سے دو سالبہ کلیے اور عموم
مطلق سے ایک موجبہ کلیہ (جبکہ موضوع خاص ہوتا ہے) اور ایک سالبہ جزئیہ

بقیہ الامثال شیعہ صفحہ ۸۸ سابقہ انسان نوع ہے جو انسان کاتب ہے

انسان شاعر ہے جو ان شاعر کے

ان میں سے اس بات کی تصریح کی جاوے کہ یہ افراد کچھ ہیں کئی ان میں ہیں

جسکا موضوع اعم ہوتا ہے اور عموم من وجہ سے ایک موجب جزئیہ اور دو
سالبہ جزئیے بنتے ہیں۔

حجت میں اس تقسیم کے اقسام سے صرف محصورات اربعہ
معتبر ہیں۔ اور ہمہ متاخرین ^{موجوبہ موعداہ سالبہ ۱۲} محصورہ جزئیہ میں داخل ہے
اور ہمہ قدما بھی ایک صورت میں۔

(۳) محصورات میں اگر موضوع کی اونٹیں افراد پر حکم ہو جو بافعل
خارج میں موجود ہیں تو اس محصورہ کا نام خارجیہ ہے۔
آدمی ایک سر کے ہیں اور اگر ایسی افراد پر حکم ہو جو خارج میں ممکن الوجود

۱۔ موجب کلیہ سالبہ کلیہ۔ موجبہ جزئیہ۔ سالبہ جزئیہ۔ ۱۲۔

۲۔ ہمہ متاخرین اس لئے محصورہ جزئیہ میں داخل ہے کہ اس میں حکم افراد پر ہوتا ہے
اور حکم افراد پر خواہ کل افراد پر ہو یا بعض پر دونوں صورتوں میں حکم بعض افراد پر
مقرر ہوتا ہے اور جب حکم بعض افراد پر ہو تو حسیہ صادق آیا ہے اگر حکم اکیلا
ہو تو موجبہ جزئیہ صادق آیا اور سلبی ہو تو سالبہ جزئیہ۔ ۱۲۔

۳۔ یعنی جس صورت میں کہ موضوع ہمہ قدما جو مطلق مفہوم ہے مفہوم بشرط
خصوص کے ضمن میں صادق ہو (آدمی جاندار ہے) نہ جس صورت میں کہ مفہوم بشرط
عموم کے ضمن میں صادق ہو (انسان نوع ہے) صورت مذکورہ میں ہمہ قدما اس لئے
محمورہ جزئیہ میں داخل ہے کہ حکم صورت مذکورہ میں حقیقتہً مفہوم موضوع بشرط خصوص ہے
اور مفہوم بشرط عموم نہیں ہوتا۔ اس صورت میں فرد پر ہوا۔ تو اسی دلیل سے جو ہمہ متاخرین میں
ابھی مذکور ہوئی یہی حسیہ جزئیہ میں داخل ہوا۔ ۱۲۔

۴۔ اعم اس سے کہ بافعل بھی خارج میں موجود ہوں یا نہ ہوں ۱۲۔

تو حقیقہ خارجیت (ہر آدمی جاندار ہے) اور اگر اوغضیں افراد پر حکم ہو
جواب الفعل ذہن میں موجود ہیں تو ذہن سے ہی (ہر ایک نوع اپنی جنس
سے اخذ ہوتا ہے) اور اگر ایسی بات پر حکم ہو جو ذہن میں ممکن الوجود
ہیں تو حقیقہ ذہنیہ ہے (ہر ایک نوع اپنی جنس سے اخذ ہوتا ہے) اور
اگر مطلق افراد پر حکم ہو تو حقیقہ سے (ہر خارجیت ہے)

۴ محصورات میں جو نسبت حکمیہ ہوتی ہے نفس الامر میں اسکی
کوئی نہ کوئی کیفیت ضروری ہے ^{یجابہ ہو یا سلبہ} دوام - غیبت - امکان - غیر ذالک
بھی ضرور ہوتی ہے۔ اور کبھی کبھی اس کیفیت کا بیان بھی قضیہ
میں ہو جاتا ہے اس نفس الامر کی کیفیت کو مادہ کہتے ہیں۔
اور جس لفظ کے وسیلے سے اس کیفیت کا بیان ہو اس کا
نام جہت ہے۔ اور جس محصورہ میں جہت مذکور جائے اس کو
موجہ و باطن کہتے ہیں اور جس میں جہت مذکور نہ ہو
اس کو مطلق کہتے ہیں (مذکور سب آدمی جاندار ہیں۔ ممکن ہے کہ سارے
آدمی ذہنی علم ہوں) ان دونوں مثالوں میں جو نسبت حکمیہ یجابیہ

۱۰ یہ مثال اس تقدیر پر ہے کہ افراد نوع سے وہ افراد ہوں جو ذہن میں بالفعل
موجود ہوں ۱۲۔

۱۱ اعم اس سے کہ بالفعل بھی ذہن میں موجود ہوں یا نہ ہوں ۱۲
۱۳ یہ مثال اس تقدیر پر ہے کہ افراد نوع سے وہ افراد ہوں جو ذہن میں یجابیہ ہوں ہم اس کے پانچ
۱۴ یعنی ہم اس کے بالفعل خارج میں موجود ہوں یا ممکن الوجود فی الخارج ہوں اعم اس سے کہ بالفعل ذہن میں
موجود ہوں یا ممکن الوجود فی الذہن ہوں ۱۳

۱۵ مزوت یہ کہ نسبت حکمیہ موضوع کو لازم یعنی متمنع الازف کا سہاوردوام یہ ہے کہ نسبت حکمیہ کلیہ

کی نفس الامر کی کیفیت ہے تو وہ مادہ ہے۔ اور الفاظ ضرورت اور
ممکن ہے جن سے اس کیفیت کا بیان ہوا ہے جہت میں
اور یہ دونوں محضوے جن میں یہ جہتیں مذکور ہیں موجب ہیں
اوجہ ان میں سے یہ جہتیں حذف کرو تو مطلقہ میں +

فصل سو اقسام شرطیہ

شرطیہ میں اگر حکم بالا اتصال ہو تو مستند ہے۔ اور حکم بالا انفصال
ہو تو منفصلہ۔

حکم بالا اتصال اس طرح ہوتا ہے کہ تالی کو مقدم کے ساتھ
وابستہ کر دیں۔ یا دونوں میں وابستگی کی نفی کر دیں۔ اول کا
نام موجب ہے۔ اور ثانی کا نام سالبہ ہے اگر آفتاب نکلا ہو گا تو
دن ہو گا۔ ایسا نہیں ہے کہ اگر آفتاب نکلا ہو گا تو رات ہو گی

بقیہ حالات میں صنفی اختلاف گشتہ بالا پائی جائے یعنی موضوع سے کہی
جلا نہ ہو خواہ متعلق الانفکاک ہی ہو یا نہ ہو اور فعلیت یہ ہو کہ نسبت حکمیہ کسی کی سیوت پائی جائے خواہ
متعلق الانفکاک ہی ہو یا نہ ہو اور خواہ کہ بھی تھا بھی ہو یا نہ ہو اور امکان یہ ہے کہ نسبت
حکمیہ پائی جا سکتی ہو۔ خواہ متعلق الانفکاک ہی ہو یا نہ ہو اور خواہ کہ بھی جبکہ ہی ہو یا نہ ہو اور خواہ
کسی کی سیوت پائی ہی جائے یا نہیں اصل امکان فعلیت ہو اعم ہے اور فعلیت دوم ہو اور دوم لڑتے
تو امکان سب سے اعم تھا اور ضرورت سب سے اخص اور ہر ایک فعلیت اور دوم پنچا تحت اعم اور پنچا فوقی ہو خاص
اس میں نہ کہ ہو تو آفتاب کے نکلنے کیسا تہہ وابستہ کر دیا۔

۱۲۔ ایسا کہ ہو اور آفتاب کے نکلنے میں وابستگی کی نفی کر دی ۱۲۔

علم بالانفصال اس طرح ہوتا ہے کہ مقدم اور تالی میں منافاة کا حکم لگا دیں۔ یا دونوں میں منافاة کی نفی کر دیں۔ اول موجبہ ہے۔ ثانی سالبہ۔ منافاة تین طرح پر ہوتی ہے (۱) منافاة دو چیزوں کے اجتماع میں یعنی دو چیزوں کا ایک ساتھ صادق نہ ہو سکتا (۲) منافاة دو چیزوں کے ارتفاع میں یعنی دو چیزوں کا ایک ساتھ کاذب نہ ہو سکتا (۳) منافاة دو چیزوں کے اجتماع و ارتفاع دونوں میں یعنی دو چیزوں کا نہ ایک ساتھ صادق ہو سکتا نہ کاذب ہو سکتا۔

پس اگر منفصلہ میں منافاة فی الاجتماع یا اوس کی نفی کا حکم ہو تو منفصلہ بالترتیب صحیح ہے (۱) چیز یا کذاب ہوگی۔ یا کرسی ہوگی۔ ایسا نہیں ہے کہ یہ چیز لاکتاب ہوگی یا لاکرسی ہوگی اور اگر منافاة فی الارتفاع یا اوس کی نفی کا حکم ہو تو منفصلہ بالترتیب صحیح ہے (۲) چیز یا لاکتاب ہوگی یا لاکرسی ہوگی ایسا نہیں ہے کہ یہ چیز یا کذاب ہوگی یا کرسی ہوگی اور اگر منافاة فی الاجتماع و الارتفاع معاً یا اوس کی نفی کا حکم ہو تو منفصلہ حقیقہ ہے (۳) دیا طاق ہوگا یا حفت ہوگا۔ ایسا نہیں ہے کہ چیز آدمی ہوگی یا بشر ہوگی

فائدہ منفصلہ میں کوئی شرط مفہوم نہیں ہوتی۔ لیکن مطلب میں شرطیت ضرور ہے کیونکہ اوپر لکھی ہوئی مثالوں کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ چیز کذاب ہوگی تو کرسی ہے تو کذاب نہیں یا اگر یہ مد و طاق ہے تو حفت نہیں اور حفت ہے تو طاق نہیں

۱ منافاة کے معنی دو چیزوں میں سے ہر ایک کا دوسرے کی نفی کرنا تالی

اور طاق نہیں تو جفت ہے۔ اور جفت نہیں تو طاق ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ پس منقطع
بہی شرط میں معدود ہوا۔

پھر متصلہ میں کہی تالی مقدم کو لازم ہوتی ہے اور کہی نہیں۔ تو
اگر متصلہ میں لزوم کی تصریح کر دیجائے تو متصلہ لزوم ہے
دجب آفات نکلتا ہے تو ضرور دن ہوتا ہے اور اگر عدم لزوم کی تصریح
کر دیجائے تو متصلہ اتفاقیہ ہے جب خالد باتین کرنے لگتا ہے تو اتفاقاً
گد ہے ہی رنگنے لگتے ہیں اور اگر کسی کی تصریح نہ کی جائے مطلق رہے
دیا جائے تو متصلہ مطلقہ ہے (ادپر کی دونوں مثالوں سے ضرور اور اتفاقاً کا
لفظ حذف کردہ متصلہ مطلقہ کی مثالیں بن جائیں گی)۔

جب دو چیزوں میں لزوم ہوتا ہے تو اون دونوں دلایم و لازم کے
درمیان اوس لزوم کا کوئی علاقہ بھی ضرور ہوتا ہے۔ لزوم کے
علاقے چار طرح پر سوتے ہیں +

۱۔ مقدم کی تالی کی علت ہونا۔ (اگر آفتاب نکلا ہو گا تو ضرور دن ہو گا)
۲۔ تالی کا مقدم کی علت ہونا (اگر دن ہو گا تو ضرور آفتاب نکلا ہو گا)
۳۔ کسی تیسری چیز کا مقدم اور تالی دونوں کی علت ہونا (اگر دن
نکلا ہو گا تو ضرور جہان روشن ہو گا) ۴۔ مقدم اور تالی کا متضایفین ہونا
یعنی ان میں تضایف کی نسبت کا ہونا (اگر زید عمرو سے بڑا ہو گا تو ضرور
عمرو زید سے چھوٹا ہو گا)۔

منفصلہ میں (خواہ حقیقہ ہو یا مانعہ المحج یا مانعہ الخلو) ستانی کہی ذاتی

۱۔ یعنی نہ لزوم کی تصریح کی جائے نہ عدم لزوم کی بلکہ دونوں کی تصریح ہو سکوت کیا جاوے مطلق نہ دیا جائے

۲۔ دیکھو حاشیہ صفحہ ۳۶

ہوتی ہے اور کبھی اتفاقی۔ ذاتی تنافی یہ ہے کہ مقدم اور
تالی کے مفہوموں میں تنافی ہو (یعنی اگر منفصلہ حقیقہ ہو تو مقدم اور تالی
میں سے ہر ایک کا مفہوم دوسرے کے مفہوم کا نقیض یا مساوی نقیض ہو اور بالنتہ
الجمع ہو تو ہر ایک کا مفہوم دوسرے کے مفہوم نقیض ہو اور بالنتہ الخلو ہو تو ہر ایک
کا مفہوم دوسرے کے مفہوم کے نقیض اعم ہو۔) اور اتفاقی تنافی یہ ہے کہ
مقدم اور تالی میں بحسب الاتفاق تنافی ہو اور ان کے مفہوموں
میں تنافی نہ ہو۔ اگر منفصلہ میں تنافی ذاتی کی تصریح کر دی جائے
تو منفصلہ غنا دیہ ہے (ضروریہ عدد یا طاق ہو گا یا حجت ہو گا۔ ضروریہ غنا دیہ
درخت ہو گی یا پتھر ہو گی۔ ضروریہ چیز یا لکتاب ہو گی یا لاکرسی ہو گی) اور اگر تنافی
اتفاقی کی تصریح کر دی جائے تو منفصلہ اتفاق ہے (کسی آدمی کی نسبت
جو گور اور جاہل ہو یہ کہا جائے کہ اتفاقاً یہ آدمی یا کالے یا جاہل ہے۔ اتفاقاً
یہ آدمی کالے یا غلام ہے۔ اتفاقاً یہ آدمی گور ہے یا جاہل ہے) اور اگر
ان میں سے کسی کی تصریح نہ کی جائے مطلق رہنے دیا جائے تو
منفصلہ مطلق ہے۔ (اوپر کی مثالوں سے ضرور اور اتفاقاً کا لفظ حذف کر دو
منفصلہ اتفاقہ کی مثالیں بن جائیں گی) حجت میں مقصلہ کے اقسام سے
صرف لزومیہ اور منفصلہ کے اقسام سے صرف غنا دیہ معتبر ہے۔
متصلہ مطلق جس میں تالی مقدم کو لازم ہو لزومیہ میں داخل ہو
اور منفصلہ مطلق جس میں تنافی ذاتی ہو غنا دیہ میں داخل ہے

یعنی ذاتی تنافی کی تصریح کی جائے اتفاقی تنافی کی بلکہ دونوں کی تصریح ہو سکتی ہے ضروریہ غنا دیہ

۱۱ اگرچہ اس لزوم کی تصریح نہ کی گئی ہو ۱۲

۱۳ اگرچہ اس تصریح ذاتی کی تصریح نہ کی گئی ہو ۱۴

حملیہ کی طرح شش طبعی بھی شخصیت مخصوص و مہملہ ہوتا ہے۔
لیکن شش طبعیہ۔ حملہ قدر مائے و طبیعت نہیں ہوتا۔

حملیہ میں اس تقسیم کا مدار موضوع پر تھا۔ شش طبعیہ میں تقسیم کے حالات پر ہے۔ یعنی اگر تقدم کی خاص حالت پر حکم لزومی یا عینائی ہے تو شخصیت و مخصوصہ اگر زیادہ ہے جب دیگر تین ضروریات کو افسام دوں گا اور اگر کسی خاص حالت پر حکم نہیں ہے تو دو حال سے خالی نہیں۔ یا اوس میں اس بات کی تصریح ہے کہ کیسے حالات پر حکم ہے یا اوس سے سکوت۔ اول مخصوصہ و مرسومہ ہے اور ثانی مہملہ (پورا ہوا چلتی ہے تو پانی بہتا ہے) چیز یا درخت ہوگی یا پتھر ہوگی) پتھر مخصوصہ میں اگر حکم کل حالات پر ایجابا ہے تو موجب کلیہ ہے (جب آفتاب ٹھیک ٹھیک اودن ہوگا۔ ہمیشہ عدد یا طاق ہوگا جفت ہوگا) اور سلبا ہے تو سالیہ کلیہ (ایسا کہی نہیں ہے کہ اگر آفتاب ٹھیک ٹھیک اودن ہوگا یا جفت ہوگا یا زوج ہوگا) اور اگر حکم معتمد کے بعض حالات پر ایجابا ہے تو موجب جزئیہ ہے (کہی ایسا ہی ہوتا ہے کہ کوئی پہل جو بصورت ہو تو میٹھا ہی ہو) اور سلبا ہے تو سالیہ جزئیہ (کہی ایسا نہیں ہی ہوتا کہ کوئی پہل جو بصورت ہو تو میٹھا ہی ہو)

۱۱۔ مفصل لزومیہ میں ۱۱۔

۱۲۔ مفصلہ غناد میں ۱۲۔

۱۳۔ اس مثال میں افسام دینا دیکھ کے ملنے پر مضمون لیکن زعام نہیں ملتا کہ اس کا کیا ہے

۱۴۔ اس مثال میں یہ صراحت نہیں کہ ہمیشہ اور حالات میں پورا ہوا کے ساتھ ملتا ہے یا نہیں ہے یا کہی کہی ۱۲۔

مقدم کے حالات کا نام تقدیرات و اوضاع ہے۔
فصل (۱۱) مصلہ موجب کلیہ کا سور۔ جب جس حالت میں ہو۔
 پر جس وضع پر اور جو لفظ ان کے معنی میں ہو۔ (۲) منفصلہ
 موجبہ کا سور۔ ہمیشہ ہر حالت میں۔ ہر وقت ہر کس۔ ہر وضع پر۔
 اور جو ان کے ہم معنی ہو۔ (۳) سلبہ کلیہ کا سور۔ ایسا
 کہی نہیں۔ ایسا کر کے نہیں۔ اور جو ان کے مثل ہو۔ (۴)
 جزئیہ کا سور۔ کہی کسی حالت میں۔ بعض حالت میں۔ کسی تقدیر پر۔
 بعض تقدیر پر۔ کسی۔ اور جو ان کے مانند
 ہو۔ (۵) سلبہ جزئیہ کا سور۔ کہی کسی حالت میں۔ کسی
 ایسا نہیں بھی۔ کسی تقدیر پر۔ ایسا نہیں۔ اور جو ان کے مراد
 ہو۔

تعیین

(۱) مقدم اور تالی اصل میں دو قضیے تھے جن پر شرطیہ ہو جانے
 سے مرکب نام لایا گیا ہے۔ اب افضالیہ کے فقرے سے ان کا
 نام خارج ہو گیا۔

(۲) شرطیہ کا سور۔ یا شرطیہ کہ جس میں قی و کذب کا مناسط
 مقدم یا تالی کا صدق و کذب ہے۔ اور اس کا مناسط حکم
 افضالی یا انفصالی کا و افقی یا غیر و افقی ہوتا ہے۔ یعنی اگر حکم افضالی
 انفصالی افقی ہے تو شرطیہ صادق ہے۔ ورنہ کاذب مقدم
 مصلہ ہو یا منفصلہ۔

اور تالی کیسے ہی ہوں۔
 قضایا کے اقسام کا بیان ہو چکا اب قضایا کے احکام بیان ہوں گے۔
 کیونکہ محبت میں ان کی ضرورت پڑے گی۔

احکام قضایا

۱۱۔ کُل چار ہیں

۱۱۔ تنقض (۲) عکس ستوی (۳) عکس نقیض (۴) تلازم
 شرطیات۔

فصل تناقض۔ جب دو مختلف یا یکجا ب سلب قضیوں میں
 انفصال حقیقی بخدادی ہو تو البتہ دو قضیوں کو ایک دوسرے کا
 نقیض کہتے ہیں اور ان کی نسبت کو تناقض۔
 تناقض کی یہ تین ضروری شرطیں ہیں۔

(۱) دونوں قضیے کیفیت (ایجاب سلب) میں مختلف ہوں (یعنی
 ایک موجب و سلبیہ ہو۔ اگر دونوں موجب یا دو سلبیہ ہوں تو تناقض ہوگا)
 (۲) دونوں قضیے کیفیت (کلیت و جزویت) میں مختلف ہوں (یعنی ایک
 کلیہ ہو دوسرا جزویہ ہو۔ اگر دونوں کلیے ہوں یا دونوں جزویے ہوں تو تناقض
 نہیں)

۱۲۔ یعنی صادق ہوں یا کاذب ۱۲

۱۳۔ یعنی تنافی ذاتی صدق و کذب دونوں میں ہو۔ یعنی دونوں قضیوں کے مفہوموں میں
 تنافی ہو اور دونوں نہ ایک ساتھ صادق ہو سکیں کاذب ۱۳

۱۴۔ یعنی دو مختلف ایجاب سلب قضیوں میں انفصال حقیقی بخدادی ہو تو تناقض کہتے ہیں ۱۴

ہوگا "ساری پہل میٹھے ہوتے ہیں کوئی پہل بیٹھا نہیں ہوتا" دونوں کہیے کا ذب ہیں۔
 "بعض پہل میٹھے ہوتے ہیں۔ بعض پہل میٹھے نہیں ہوتے" یہ دونوں حسرتیہ
 صادق ہیں (صلیہ ہوں یا شریعہ)

(۳) دونوں قضیے کیفیت و کمیت کے علاوہ (اور موجبات میں ہمت کے
 علاوہ) اور تمامی امور میں متحد ہوں (یعنی اگر دونوں قضیے حلئے ہوں تو
 موضوع محمول میں اور موضوع و محمول کی ساری قیود میں) خواہ وہ قیود از
 قبیل زبان ہوں یا مکان یا شرط یا صفت یا قوت و فعل یا اس کے شواہب ہیں
 دونوں متحد ہوں اگر موضوع یا محمول یا ادوں کی کوئی قید دونوں قضیوں میں مختلف

۱۔ اگر ان میں تناقض ہو تا تو دونوں ایک ساتھ کا ذب نہ ہوتے ۱۲
 ۲۔ اگر ان میں تناقض ہو تا تو دونوں ایک ساتھ ہمدرد نہ ہوتے ۱۲
 ۳۔ مثلاً مفعول بہ مفعول مطلق مفعول لہ حال تمیز وغیرہ ۱۲
 ۴۔ یعنی ایک قضیے میں جو موضوع ہے بعینہ اور کجیج قیود دوسرے قضیے میں بھی ہی موضوع
 ہو اور ایک قضیے میں جو محمول ہے بعینہ اور کجیج قیود دوسرے قضیے میں بھی ہی محمول ہو ۱۳
 ۵۔ مثلاً آب آدمی جاندار ہے۔ بعض جسم دار نہیں۔ یہ دو قضیے ہیں ایک کا موضوع آدمی ہے
 اور دوسرے کا موضوع جسم۔ ان میں اختلاف کیفیت و کمیت کا موجود ہے اور پہر ہی تناقض
 نہیں کیونکہ دونوں کا موضوع ایک نہیں ہے ۱۴

۶۔ مثلاً آب آدمی جاندار ہے۔ بعض آدمی پتھر نہیں۔ یہ دونوں قضیے تناقض نہیں
 کیونکہ دونوں کا محمول ایک نہیں ۱۵

۷۔ مثلاً "کوئی چراگہا ڈردن کو نہیں دیکھتا" بعض چراگہا ڈردن کو دیکھتے ہیں۔ یہ دونوں تناقض
 نہیں کیونکہ دونوں متحد الزام نہیں اور کوئی چراگہا کی میں نہیں رہتی بعض چمیلیاں بانی میں رہتی ہیں یہ دونوں

ہوں گے

اتلام

بیس
کایعنی
شہوگاخاک
تقاضی

میں

ہو جائے تو تناقض نہ ہوگا اور اگر دونوں قضیے شرطیہ ہوں تو انفصال و انفصال اور لزوم و عین و
 میں ہی دونوں متحد ہوں یعنی اگر ایک متصلہ لزومیہ ہو تو دوسرا ہی متصلہ لزومیہ
 ہو اور ایک منفصلہ عنادیہ ہو تو دوسرا ہی منفصلہ عنادیہ ہو۔

ان شرائط مذکورہ بالا سے تم نے سمجھا ہوگا کہ ہر وجوبہ کلیہ کا انقیض
 سالیہ جزئیہ ہی ہوتا ہے۔ ^{حکم یہ ہے کہ} وبالعکس (تسب آدمی جائدار میں بعض آدمی جائدار نہیں)
 اور ہر کسب کلیہ کا انقیض موجب جزئیہ ہی ہوتا ہے وبالعکس (کوئی
 آدمی جائدار نہیں بعض آدمی جائدار میں) اسی طرح ہر متصلہ لزومیہ کا انقیض متصلہ
 لزومیہ ہی ہوتا ہے۔ اور ہر منفصلہ عنادیہ کا منفصلہ عنادیہ۔

بقیہ خاصیت یہ کہ صفحہ ۱۱۱ کے بقول بھی تناقض نہیں کیونکہ متحمل مکان نہیں اور
 تسب جائدار آدمی میں بسبب طیکہ ناطق ہوں اور بعض جائدار آدمی نہیں بسبب طیکہ لانا طلق ہوں۔
 یہ دونوں بھی تناقض نہیں کیونکہ متحمل شرط نہیں اور سب آدمی حضرت آدم کی اولاد میں سب
 آدمی حضرت ابراہیم کی اولاد نہیں ان دونوں میں بھی تناقض نہیں کیونکہ دونوں متحد الاصلہ
 نہیں اور سب آدمی بالقوہ عالم میں بعض آدمی بالفعل عالم نہیں ان میں بھی تناقض نہیں۔
 کیونکہ قوت و فعل میں متحد نہیں۔ ایک میں قوت کی قید ہے دوسرے میں فعل کی اور سب آدمی
 سب آدمی یعنی آدمی آدم ہونے کے اعتبار سے ملحق ہیں بعض آدمی خلقت کے لئے چال و چلن
 کے اعتبار سے ملحق نہیں ان میں بھی تناقض نہیں کیونکہ تین میں متحد نہیں وہ علیہ القیاس
 اگر اور بھی کوئی قید موضوع یا محمول کی بدل جائے گی تو تناقض نہ ہوگا ۱۲

۱ یعنی متصلہ لزومیہ وجوبہ کلیہ کا انقیض متصلہ لزومیہ سالیہ جزئیہ ہوتا ہے۔ وبالعکس اور متصلہ لزومیہ
 کلیہ کا انقیض متصلہ لزومیہ وجوبہ جزئیہ ہوتا ہے وبالعکس ۱۳

۲ یعنی منفصلہ عنادیہ وجوبہ کلیہ کا انقیض منفصلہ عنادیہ سالیہ جزئیہ ہوتا ہے وبالعکس اور منفصلہ عنادیہ
 سالیہ کلیہ کا انقیض منفصلہ عنادیہ وجوبہ جزئیہ ہوتا ہے۔ وبالعکس۔ بقیہ خاصیت صفحہ ۱۱۱ پر دیکھو

شخصیات کے تناقض کی بھی باستثناء شرط دوم ہی سب شرطیں ہیں)

عکسِ ستوی

فصل جب قضیے کے دونوں طرفوں (موضوع و محمول یا مقدم و ثالی) کی ترتیب بدل دو (یعنی پہلے جزو کو دوسرے کی جگہ اور دوسرے کو پہلے کی جگہ رکھو) تو اس تبدیلی سے جو نیا قضیہ حاصل ہو اصل قضیہ کا عکس مستوی کہلاتا ہے بشرطیکہ یہ نیا قضیہ اصل کو لازم ہو اور لازم بھی کیسیا کہ خصل لازم۔ اس عکس کا دوسرا نام عکس متقیم ہے عکس مستوی کی جیسے دو چیزوری شرطیں ہیں۔

(۱) دونوں قضیے کیف میں متفق ہوں (یعنی اگر اصل موضوعہ ہو تو عکس ہی ہوگا۔)

بقیہ الحاشیہ صفحہ سابقہ قایل بہ متصلہ اتفاقیہ کا نفیض ہی متصلہ اتفاقیہ
اور منفصلہ اتفاقیہ کا نفیض منفصلہ اتفاقیہ ہی ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ اتفاقیہ حجت میں مشتبہ نہیں
اس کے ذکر سے قطع نظر کہا گیا ۱۳

۱۷ شرط دوم کا استثناء سئلے کیا گیا کہ شرط دوم یہی ہے کہ دونوں قضیے کلیت یعنی کلیت و جزئیات میں مختلف ہوں اور قضایا انحصاریہ کلیت و جزئیات ہونی نہیں ۱۲

۱۔ لازم کی قیاس سے لے لگا لی گئی کہ اگر نیا قضیہ اصل کو لازم نہ ہو د یعنی اصل کے سچا ہونے سے
اوسکا سچا ہونا یا اصل کے سچا ماننے سے اوسکا سچا ماننا لازم نہ آتا ہو) تو وہ نیا قضیہ اصل کا
عکس نہیں کہہ لائے گا پس عطف کلیہ موجب کلیہ کا عکس نہ ہو گا۔ کیونکہ موجب کلیہ کو اوس کی تبدیل
کے بعد موجب کلیہ لازم نہیں ہے مثلاً ہر آدمی جاندار نہیں ہے۔ صادق ہو اور اس کی تبدیل
کے بعد ہر جاندار آدمی ہے۔ صادق نہیں اور سال جزیرہ کا کچھ بھی عکس نہ ہو گا یعنی نہ سال جزیرہ
نہ سال جزیرہ کیونکہ سال جزیرہ کو اس کی تبدیل کے بعد کوئی نیا قضیہ لازم نہیں ہے نہ سال جزیرہ

اور اصل سالہ ہو تو عکس ہی سالہ ہو

(۲) دونوں قضے صدق میں متفق ہوں (یعنی اگر اصل سچا ہو یا سچا مانا گیا ہو تو عکس ہی سچا ہو یا اور کا سچا مانا جائے) ان دونوں شرطوں کو اعتبار سے ہر موجبہ (کلیہ ہو یا جزئیہ حلیہ ہو یا شرطیہ) کا عکس موجبہ جزئیہ ہی آتا ہے اور سالہ کلیہ کیف سے ہر منعکس ہوتا ہے نقشہ ذیل سے یہ ظاہر ہو جائے گا۔

نام اصل	اصل	نام عکس	عکس
موجبہ کلیہ حلیہ	سب آدمی جاندار ہیں	موجبہ جزئیہ حلیہ	بعض آدمی جاندار ہیں
موجبہ جزئیہ حلیہ	بعض آدمی جاندار ہیں	"	"
سالہ کلیہ حلیہ	کوئی آدمی پتھر نہیں	سالہ کلیہ حلیہ	کوئی پتھر آدمی نہیں
سالہ کلیہ شرطیہ	جب آفتاب نکلے گا تو دن ہوگا	موجبہ جزئیہ شرطیہ	جبھی یوں کہ اگر دن ہوگا تو آفتاب نکلے گا
موجبہ جزئیہ شرطیہ	جبھی یوں کہ اگر آفتاب نکلے گا تو دن ہوگا	"	"
سالہ کلیہ شرطیہ	جبھی یوں کہ اگر آفتاب نکلے گا تو رات ہوگی	سالہ کلیہ شرطیہ	جبھی یوں کہ اگر رات ہوگی تو آفتاب نکلے گا

بقیہ احادیث و صفحہ گذشتہ کے مطابق اصل و عکس میں عکس کی تبدیل کے بعد

کوئی آدمی جاندار نہیں یا بعض آدمی جاندار نہیں صادق نہیں و علیٰ ہذا القیاس ۱۳

۱۴ اصل نام کی قیاس لگائی گئی کہ کوئی اصل کو اس کی تبدیل کے بعد کسی نئے قضے لازم ہے وہ اصل کے عکس نہیں آتا بلکہ جزئیں سے اخذ ہو وہی اصل کا عکس کہلاتا ہے اعم کے عکس نہیں کہلاتا مثلاً سالہ کلیہ کو اس کی تبدیل کے بعد سالہ کلیہ اور سالہ جزئیہ دونوں لازم ہیں اور سالہ کلیہ کی جزئیہ سے جنس ہے

تو سالہ کلیہ ہی سالہ کلیہ ہوگا سالہ جزئیہ جزئیہ ہوگی آدمی پتھر نہیں ہوگا عکس کوئی پتھر آدمی نہیں ہوگا تبصرہ پر آدمی جزئیہ لازم ۱۵ یعنی اصل و عکس ۱۶ ہم کا حاشیہ ۱۷ یعنی سالہ کلیہ کا عکس سالہ کلیہ ہی آئے گا ۱۲

اب ثبوت یہ ہے کہ اگر موجبہ (کلیہ ہو یا جزئیہ) کا عکس موجبہ جزئیہ صادق نہ
آئیگا تو اس کا نقیض (سالہ کلیہ) ضرور صادق آئیگا اور جب اوس نقیض کو
اصل کے ساتھ ملاؤ گے تو نتیجہ محال یعنی سلب الشئ عن نفسه نکلیگا۔
اس طرح اگر سالہ کلیہ کا عکس سالہ کلیہ صادق نہ آئے گا تو اس
کے نقیض کو اصل کے ساتھ ملانے سے سلب الشئ عن نفسه
لازم آئے گا۔

مثلاً "ب آدمی یا بعض آدمی جاندار ہیں" صادق ہے اگر اس کا عکس "بعض جاندار
آدمی ہیں" صادق نہ آئیگا تو اس کا نقیض (کوئی جاندار آدمی نہیں) ضرور صادق آئیگا
اب اس نقیض کو اصل سے ملا کر یوں کہو۔

"سب آدمی یا بعض آدمی جاندار ہیں" اور کوئی جاندار آدمی نہیں" تو نتیجہ یہ نکلیگا کہ کوئی آدمی
یا بعض آدمی آدمی ہیں اور یہی سلب الشئ عن نفسه ہے و علی ہذا تیس

(۲) اگر موجبہ جزئیہ کا عکس موجبہ جزئیہ صادق نہ آئے گا تو اس کا نقیض
(سالہ کلیہ) ضرور صادق آئے گا اور جب اوس کا نقیض صادق
آئے گا تو اس کا نقیض کا عکس بھی ضرور

صحیح کیونکہ اگر سالہ کلیہ کا عکس سالہ کلیہ صادق نہ آئے گا تو اس کا نقیض
جزئیہ ضرور صادق آئیگا اور جب اوس نقیض کو اصل کیساتھ ملاؤ گے تو نتیجہ سلب الشئ
عن نفسه نکلیگا۔ مثلاً "کوئی آدمی بہتر نہیں" صادق ہے اگر اس کا عکس "کوئی بہتر آدمی
نہیں" صادق نہ آئے گا تو اس کا نقیض "بعض بہتر آدمی ہیں" ضرور صادق آئے گا۔

اب اس نقیض کو اصل کے ساتھ ملا کر یوں کہو "بعض بہتر آدمی ہیں اور کوئی آدمی بہتر نہیں"
تو نتیجہ یہ نکلیگا "بعض بہتر بہتر نہیں" اور یہی سلب الشئ عن نفسه ہے۔

صادق آئے گا اور جب اس نقیض کا عکس صادق آئے گا تو اصل ضرور جھوٹا ہو جائے گا (کیونکہ یہ عکس اصل کا منافی ہوگا) لیکن اصل تو سچا مانا جا چکا ہے تو بالضرور نقیض ہی جھوٹا ہوگا تو عکس مطلوب سچا ہوگا وہوالمطلب۔

اس طرح اگر سالہ کلیہ کا عکس سالہ کلیہ صادق نہ آئے گا تو اصل کا جھوٹا ہونا لازم آجائے گا پہلے ثبوت کا نام خلف۔ اور دوسرے کا نام طریق العکس ہے (موجبات حملیہ کے عکس کا ایک تیسرے ثبوت یہ بھی ہے کہ اس کا نام اقراض ہے چونکہ اس میں کیفیت پیچیدگی ہے۔ اور خلف اور طریق العکس کے بعد اس کی چند ان ضرورت باقی نہیں رہتی اس رسالہ میں اس سے بیان نہیں کیا گیا۔

۱۱ کیونکہ عکس اصل کو لازم ہوتا ہے کہ امر و وجوب یعنی نقیض صادق مانا گیا تو تو اس کے عکس کو بھی صادق ماننا پڑے گا

۱۲ کیونکہ اگر سالہ کلیہ کا عکس سالہ کلیہ صادق نہ آئے گا تو اس کا نقیض (موجب جزئیہ) ضرور صادق آئے گا اور جب اس کا نقیض (موجب جزئیہ) صادق آئے گا تو اس نقیض کا عکس بھی ضرور صادق آئے گا کیونکہ عکس کو لازم ہوتا ہے اور جب اس نقیض کا اصل صادق آئے گا تو اصل جھوٹا ہو جائے گا کیونکہ یہ عکس صدق میں اصل کا منافی ہوگا۔ لیکن اصل تو سچا مانا جا چکا ہے تو بالضرور نقیض ہی جھوٹا ہوگا تو عکس خلاف سچا ہوگا۔ اور یہی ثابت کرنا تھا ۱۱۔

۱۳ موجبات حملیہ کی تیسرا اس لئے ہے کہ یہ تیسرا ثبوت جس کا نام اقراض ہے اس سے سوال حملیہ کا عکس ثابت نہیں ہوتا۔ یہی طرح شرطیات کا ہی عکس اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ خاصہ شرطیات موجب ہوں یا سلب اور سالہ جزئیہ خاصہ کا عکس جو اس سے ثابت ہوتا ہے تو جو حقیقت اسباب و جہات و غیر ذلک اور اشارہ ظل ہو ثابت ہوتا ہے نہ حقیقت سلب اور کمالی حقیقت کی بحث میں لیا گیا ۱۲

موجبیہ کلیہ کا عکس موجبہ کلیہ نہیں آتا

(کیونکہ عکس اصل کو لازم ہوتا ہے۔ حالانکہ ”سب آدمی جاندار ہیں“ صادق ہے اور اگر اس کو لوٹ کر یوں کہیں ”سب جاندار ہیں“ تو صریح جھوٹ ہو گا۔ اسی طرح ”جب کوئی چیز آدمی ہوگی تو ضرور جاندار ہوگی“ صادق ہے۔ اور اگر اس کو الٹ لکھیں کہو ”جب کوئی چیز جاندار ہوگی تو ضرور آدمی ہوگی“ تو صریح غلط ہو گا۔)

سالہ جزئیہ کا کچھ بھی عکس نہیں آتا

(یعنی نہ سالہ کلیہ نہ سالہ جزئیہ)

کیونکہ بعض جاندار آدمی نہیں ”صادق ہے۔ اور“ کوئی آدمی یا بعض آدمی جاندار نہیں“ محض غلطی اسی طرح ”ایسا نہیں ہے کہ جب کوئی چیز جاندار ہوگی تو آدمی ہوگی“ صادق ہے اور ”ایسا نہیں ہے کہ جب کوئی چیز آدمی ہو یا ہرگز ایسا نہیں ہے کہ اگر کوئی چیز آدمی ہو تو جاندار ہو“ محض غلطی

اس لئے کہ منفصلات کے عکس سر اصل مطلب میں کچھ فرق نہیں آتا اصل اور عکس دونوں کا مطلب ایک ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ منفصلات میں اسی طرح حکم ہوتا ہے کہ مقدم اور تاالی ایک دوسرے کے منافی ہیں۔ اگر اس کا عکس کرو تو عکس کا بھی یہی مطلب ہو گا کہ مقدم اور تاالی ایک دوسرے کے منافی ہیں کیونکہ منافاة طرفین سے ہوتی ہے جب ایک چیز دوسرے چیز کی منافی ہوتی ہے تو دوسری بھی پہلی کی منافی ہوتی ہے بخلاف تضافات کے کہ ان کے عکس سر اصل مطلب میں فرق آ جاتا ہے اصل و عکس دونوں کا دو مطلب ہو جاتا ہے پہلے کہ منقولات میں حکم اسی طرح ہوتا ہے کہ تاالی مقدم کو لازم اور مقدم لزوم ہے اور لزوم کو ضرور نہیں کہ طرفین سے ہو صرف یکطرف سے ہی ہو سکتا ہے بلکہ ایسا بہت ہوتا ہے تو منقولات میں اصل و صرف ہدید قدر ظاہر ہوتا ہے کہ ایک (یعنی تاالی) دوسرے (یعنی مقدم) کو لازم ہے اور یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ دوسرا (مقدم) بھی اول تاالی کو لازم ہو اور عکس یہ بتاتا ہے کہ دوسرا بھی اول کو لازم ہے لہذا اصل کا مطلب ہے کہ ایک دوسرے کو لازم ہے اور عکس کا مطلب ہے کہ دوسرا اول کو لازم ہو اور یہ دونوں مختلف مطلب ہیں ایک دوسرے کی عین ہے نہ دونوں متلازم ۱۲۔

عکس النقیض

فصل جب قضیے کے دونوں طرفوں کے نقیضوں کی ترتیب
بذل دولوں اس تبدیلی سے جو یہ قضیہ حاصل ہو اصل قضیے کا
عکس النقیض کہلاتا ہے بشرطیکہ یہ نیا قضیہ اصل کو لازم ہوا اور نہ ہی
کیسا کہ اصل لازم۔ عکس النقیض کی بھی وہی دو گونہ شرطیں ہیں جو عکس متضادی

۱۱ یعنی ایک جزو کے نقیض کو دوسرے کی جگہ اور دوسرے کے نقیض کو پہلے کی جگہ رکھ کر
۱۲ لازم کی قید اس لئے لگائی گئی کہ اگر نیا قضیہ اصل کو لازم نہ ہو اور اخیر اصل کو سچا نہ ہو
اور سچا نہ ہونا یا اصل کے سچا ماننے سے اور سچا ماننا لازم نہ آتا ہو تو وہ نیا قضیہ اصل کا
عکس نقیض نہیں کہلاتا بلکہ اس کا عکس کلیہ سالہ کلیہ کا عکس النقیض نہ ہو گا۔ کیونکہ سالہ کلیہ کو اسکی
طرفوں کی نقیضوں کی تبدیل کے بعد سالہ کلیہ لازم نہیں رہتا مثلاً ”کوئی انسان عجیب نہیں“ صادق
اور اسکی طرفوں کی نقیضوں کی تبدیل کے بعد کوئی لاجملہ انسان نہیں“ صادق نہیں اور وجہ
جزئیہ کا کچھ بھی عکس النقیض نہ ہو گا یعنی نہ وجہ کلیہ اور نہ وجہ جزئیہ کیونکہ وجہ جزئیہ کو اسکی
طرفوں کی تبدیل کے بعد کوئی نیا قضیہ لازم نہیں ہے نہ وجہ کلیہ نہ وجہ جزئیہ مثلاً نقیض ”انسان حیوان
ہے“ صادق ہے اور اسکی طرفوں کی نقیضوں کی تبدیل کے بعد ”سب لاجملہ انسان ہیں“
یا بعض لاجملہ انسان ہیں“ ان دونوں میں کوئی صادق نہیں ملے گا لہذا القیاس ۱۳

۱۴ اصل لازم کی قید اس لئے لگائی گئی کہ اگر اصل کو اسکی طرفوں کی نقیضوں کی تبدیل کے بعد
کسی نئے قضیے لازم ہوں تو جو ان میں اصل لازم ہو گا وہی اصل کا عکس النقیض کہلاتا ہے عکس النقیض
نہیں کہلاتا مثلاً وجہ کلیہ کو اسکی طرفوں کی نقیضوں کی تبدیل کے بعد وجہ کلیہ وجہ جزئیہ
دونوں لازم ہیں اور وجہ کلیہ وجہ جزئیہ سے اصل ہے ہیں وجہ کلیہ ہی وجہ کلیہ کا عکس النقیض کہلاتا
نہ وجہ جزئیہ پس انسان حیوان ہے کا عکس نقیض ”سب لاجملہ انسان ہیں“ ہو گا نہ بعض لاجملہ انسان ہیں“ و علی ہذا القیاس ۱۵

۱۶ اصل و عکس کا یہ نہیں متفق ہوتا اور دونوں کا صدق میں متفق ہونا ۱۷

کی تہیں۔ لیکن عکس النقیض میں موجبات اور سوالیہ کا حکم عکس
مستوی کے برعکس ہے یعنی عکس النقیض میں موجبہ کلیہ کا تقسیم
منعکس ہوتا ہے اور سالبہ (کلیہ ہو یا جزئیہ) کا عکس النقیض سالبہ
جزئیہ ہی آتا ہے۔ نقشہ ذیل دیکھو۔

نام اصل	اصل	نام عکس	عکس
موجبہ کلیہ	سب انسان حیوان ہیں	موجبہ کلیہ	سب لاجیوان لاجیوان ہیں
سالبہ کلیہ	کوئی انسان حجر نہیں	سالبہ جزئیہ	بعض لاجیوان انسان نہیں
سالبہ جزئیہ	بعض انسان حجر نہیں	”	”
موجبہ شرطیہ	جب آفتاب نکلیگا تو دن ہوگا	موجبہ کلیہ	جب آفتاب نہ نکلیگا تو آفتاب نہ نکلیگا۔
سالبہ کلیہ	ہرگز ایسا نہیں ہے کہ اگر آفتاب	سالبہ جزئیہ	کبھی ایسا نہیں ہے کہ اگر رات نہ
شرطیہ	نکلیگا تو رات ہوگی	شرطیہ	ہوگی تو آفتاب نہ نکلیگا
سالبہ جزئیہ	کبھی ایسا نہیں ہے کہ اگر آفتاب	”	”
شرطیہ	نکلیگا تو رات ہوگی۔	”	”

عکس النقیض کے ثبوت بھی وہی سبب ہیں جو عکس مستقیم کے ہیں۔

یعنی مختلف و طریق العکس و افراض جو عکس مستقیم کے ثبوت ہیں وہی ثبوت عکس النقیض کے
بھی ثبوت ہیں۔ لیکن دونوں جگہوں میں فرق ہوتا ہے کہ کسی قدر فرق ہے مثلاً موجبہ کلیہ

ایسا ہی
کا
میں
ی
۱۲
نویں
کا
ہی
اوق
موجبہ
کلیہ
ان
بہ

بعد
تفصیل
۱۱
نقطة
۱۱

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۱ مساویہ ۵۱ م کا عکس النقیض موجبہ کلیہ آتے ہے (۱) بثبوت
خلف "سب انسان حیوان ہیں" صادق ہے۔ اگر اس کا عکس النقیض "سب لاجیوان لاجیوان ہیں"
صادق نہ آئیگا تو اس کا نقیض (بعض لاجیوان لاجیوان نہیں) ضرور صادق آئیگا اور جب یہ نقیض صادق
آئے گا تو اس نقیض کا لازم (بعض لاجیوان انسان ہیں) ابھی ضرور صادق آئے گا اب اس نقیض کو
اصل کے ساتھ ملا کر لیں کہو "بعض لاجیوان انسان ہیں۔ اور سب انسان حیوان ہیں۔" تو نتیجہ
صادق آئے گا "بعض لاجیوان انسان ہیں" اور جب یہ نتیجہ صادق آئے گا تو اس نتیجہ کا عکس
مستوی (بعض حیوان لاجیوان ہیں) ابھی ضرور صادق آئیگا۔ اور یہی سلب الشیء عن نقض ہے۔

(۲) بثبوت طریق العکس۔ "سب انسان حیوان ہیں۔" صادق ہے اگر اس کا عکس النقیض "سب
لاجیوان لاجیوان ہیں" صادق نہ آئیگا تو اس کا نقیض (بعض لاجیوان لاجیوان نہیں) ابھی
ضرور صادق آئیگا۔ اور جب نقیض کا لازم صادق آئیگا تو اس کا عکس مستقیم (بعض حیوان لاجیوان
انسان ہیں) ابھی ضرور صادق آئے گا اور جب یہ عکس مستقیم صادق آئیگا تو اصل جھوٹا ہو جائے گا
کیونکہ یہ عکس مستقیم اصل کا منافی ہے۔ لیکن اصل کو تو سچا مان چکے ہیں تو یہ عکس مستقیم ہی جھوٹا ہو گیا۔
اور جب عکس مستقیم جھوٹا ہو گیا تو اس کا ملزوم یعنی نقیض کا لازم بھی جھوٹا ہو گیا۔ اور جب نقیض کا لازم
جھوٹا ہو گا تو اس کا ملزوم یعنی خود نقیض جھوٹا ہو گا۔ کیونکہ کذب لازم کذب ملزوم کو مستند ہے
اور جب خود نقیض جھوٹا ہو گا تو عکس مطلوب سچا ہو گا اور یہی ثابت کرنا تھا اور سلب الکلیہ اور سلب الجزئیہ
کا عکس نقیض سالب جزئیہ ہی آتے ہے (۱) بثبوت خلف کوئی انسان حجب نہیں۔ یا بعض انسان حجب نہیں
صادق ہے اگر اس کا عکس النقیض "بعض لاجیوان انسان نہیں" صادق نہ آئیگا تو اس کا نقیض (سب
لاجیوان انسان ہیں) ضرور صادق آئیگا۔ اور جب یہ نقیض صادق آئیگا تو اس کا عکس النقیض (سب انسان
حجب ہیں) بھی ضرور صادق آئیگا اور جب یہ عکس النقیض صادق آئیگا تو اس کا عکس مستوی (بعض
بعض انسان ہیں) بھی ضرور صادق آئیگا اور جب اس عکس مستوی کو اصل کے ملا کر لیں کہیں گے "بعض
حجراتن ہیں اور کوئی انسان حجب نہیں" تو نتیجہ صادق آئیگا "بعض حجب حجب نہیں" اور یہی سلب الشیء عن نقض ہے۔

سالہ کلیہ کا عکس النقیض سالہ کلیہ نہیں آتا اور موجب جزئیہ کا عکس
النقیض کچھ بھی نہیں آتا۔

عکس النقیض کا جو طریق مذکور ہوا کچھ قدیم طریق ہے۔ اور علوم میں
بھی مستعمل ہے۔ جدید طریق یہ ہے کہ پہلے جزو کو دوسرے کی
جگہ اور دوسرے کے نقیض کو پہلے کی جگہ رکھتے ہیں۔ اور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۲ سابقہ (۲) ثبوت طریق العکس کو کوئی انسان
مجہول یا بعض انسان مجہول نہیں۔ صادق ہے۔ اگر اس کا عکس النقیض بعض لاجرلا انسان نہیں صادق
نہ آئے گا تو اس کا نقیض دس لاجرلا انسان ہیں (مذکور صادق آئیگا موجب نقیض صادق آئیگا تو اس کا
عکس النقیض دس لاجرلا انسان مجہول ہیں) ہی مذکور صادق آئیگا اور جب یہ عکس النقیض صادق ہوگا تو اصل جہول
ہوگا آئیگا کیونکہ عکس النقیض اصل کا معنی ہے (لیکن اصل تو سچا مانا جا چکا ہے تو یہ عکس النقیض ہی
جہول ہوگا اور جب عکس النقیض جہول ہوگا تو اس کا ملزم یعنی خود نقیض جہول ہوگا۔ (کیونکہ کذب لازم کذب
ملزم کو مستلزم ہے) اور جب خود نقیض جہول ہوگا تو عکس مطلوب سچا ہوگا و سبب الطلب نہ اکلمہ مستلزم
ثبوت الحکایات و قس علی ذالک ہرشد ثبوت الشرطیات اذ لا فرق بینہما فان طر الاستلال فیہما واحد
بالاقفا و ۱۲ بقیہ حاشیہ ختم ہوا۔

۱۱ کیونکہ اصل عکس کو لازم ہوتا ہے حالانکہ کوئی انسان مجہول نہیں صادق ہے اور "کوئی لاجرلا انسان
نہیں" کا کذب کیونکہ اس کا نقیض (بعض لاجرلا انسان ہیں) صادق ہے ۱۲

۱۳ یعنی نہ موجب کلیہ نہ موجب جزئیہ کیونکہ "بعض لاجرلا انسان ہیں" صادق ہے اور سبب لاجرلا بعض
لاجرلا انسان ہیں صادق نہیں ۱۴

تنبیہ ۱۵ یہ جو کہا گیا کہ موجب جزئیہ کا عکس النقیض کچھ بھی نہیں آتا۔ یہ اس موجب جزئیہ کا حکم ہے جو بشر و طافہ صلیغ و غیرہ
(موجب کی دو قسموں کا نام ہے) انہو ورنہ اس کا عکس النقیض موجب جزئیہ عرفی خاصہ ہے۔ بطریق عکس ہی میں کہا گیا
کہ موجب جزئیہ کا عکس کچھ بھی نہیں آتا۔ یہ اس موجب جزئیہ کا حکم ہے جو خفایہ میں کوثرین میں انہو ورنہ اس کا عکس موجب جزئیہ عرفی خاصہ آتا ہے

۱۲ کیونکہ کوئی انسان مجہول نہیں صادق ہے اور "کوئی لاجرلا انسان
نہیں" کا کذب کیونکہ اس کا نقیض (بعض لاجرلا انسان ہیں) صادق ہے ۱۲

اس تبدیل سے جو نیا قضیہ حاصل ہوتا ہے اس کو کیفیت میں اصل سے مختلف کہتے ہیں اس طریق سے موجب کلیہ کا عکس النقیض سالبہ کلیہ آتا ہے اور سالبہ (کلیہ سو یا جزئیہ) کا عکس النقیض موجبہ جزئیہ آتا ہے باقی شرط اور ثبوت اس نئے طریق کے بلا تفاوت وہی سبب ہیں جو پورے طریق کے ہیں۔

ان دونوں طریقوں میں جو ایک نازک فرق ہے اسکا بیان اور بہات کا بیان کہ متاخرین نے مقدمین کے طریق سے کیوں عدل کیا اسلئے بیان نہیں کیا کہ طالب علموں کو پریشان کرتا ہے^{۱۱}

تلازم شرطیات

فصل (۱) جب چیزوں میں لزوم کلی صادق آئے گا تو عین ملزوم اور نقیض لازم^{۱۲} سے مانعہ الجمع اور نقیض ملزوم اور عین لازم^{۱۳} سے مانعہ الخلو صادق آئے گا یعنی ہر مقدمہ لزوم موجبہ کلیہ کو مانعہ الجمع و مرکب از عین مقدم و نقیض تالی و مانعہ الخلو و مرکب از نقیض مقدم عین

۱۱ یعنی اصل اگر موجبہ ہو تو اس نئے قضیے کو سالبہ کہتے ہیں اور اصل سالبہ ہو تو اسکو موجبہ کہتے ہیں^{۱۲}

۱۲ پس ہر انسان حیوان ہے کا عکس النقیض اس طریق پر کوئی لاجبان نہیں ہوگا^{۱۳}

۱۳ پس کوئی انسان حجر نہیں یا بعض انسان حجر نہیں کا عکس النقیض اس طریق پر بعض

لاجمع انسان ہیں ہوگا و علی ہذا قیس^{۱۴}

۱۴ یعنی اصل و عکس کا صدق میں تفرق ہونا^{۱۵}

۱۵ یعنی خلف طریق العکس اقراض^{۱۶}

۱۶ یعنی شرطیات کے باہم ایک دوسرے کو لازم ہونا^{۱۷} یعنی تالی کا مقدم کو ہر تقدیر پر لازم ہونا^{۱۸}

تالی التزم ہی (۲) جب دو چیزوں میں منع الخلق صادق آئیگا تو ہر ایک کا عین
ملزوم اور دوسرے کا نقیض لازم ہوگا { یعنی ہر منفصلہ مانعہ الجمع موجبہ کلیہ
کو دو متصلہ لزومے موجبہ کلیہ جس میں ایک میں عین مقدم اور نقیض تالی تالی
ہوگا اور دوسرے میں عین تالی مقدم اور نقیض مقدم تالی ہوگا } لازم ہیں {
(۳) جب دو چیزوں میں منع الخلق صادق آئے گا تو ہر ایک کا نقیض
ملزوم اور دوسرے کا عین لازم ہوگا { یعنی ہر منفصلہ مانعہ الجمع موجبہ کلیہ کو دو
متصلہ لزومے موجبہ کلیہ جس میں ایک میں نقیض مقدم اور عین تالی تالی ہوگا اور
دوسرے میں نقیض تالی مقدم اور عین مقدم تالی ہوگا }

۱۰ یعنی جب متصلہ لزومہ موجبہ کلیہ صادق آئیگا تو مانعہ الجمع اور مانعہ الخلق و صادق آئیگا مانعہ الجمع
تو عین مقدم اور نقیض تالی سوم کتب ہوگا اور مانعہ الخلق نقیض مقدم اور عین تالی سے متخالف ہے
انسان ہوگی تو حیوان ہوگی { متصلہ لزومہ موجبہ کلیہ صادق ہے اس میں مریاں اس شے کو انسان
ہونے اور اس کے حیوان ہونے کو لزوم کلی صادق ہے پس یا یہ شے انسان ہوگی یا حیوان نہ ہوگی
مانعہ الجمع صادق ہوگا اور یا یہ شے انسان ہوگی یا حیوان ہوگی { مانعہ الخلق صادق ہوگا - ۲

۱۱ یعنی منافاة فی الاجتماع یعنی تالی کا مقدم کو بر تقدیر صدق میں منافی ہونا ۱۲

۱۲ یعنی جب منفصلہ مانعہ الجمع موجبہ کلیہ صادق آئیگا تو دو متصلہ لزومے وجبہ کلے ضروری صادق
آئیگے { ۱) جس میں عین مقدم اور نقیض تالی تالی ہوگا (۲) جس میں عین تالی مقدم اور
نقیض مقدم تالی ہوگا مثلاً ہمیشہ یا یہ شے شجر ہوگی یا حجر ہوگی { مانعہ الجمع موجبہ کلیہ صادق ہے
تو حقیقت شے شجر ہوگی تو شجر ہوگی اور جب حجر ہوگی تو شجر نہ ہوگی دو متصلہ لزومے موجبہ
کلے صادق ہوں گے ۱۲

۱۳ یعنی منافاة فی الایضاح یعنی تالی کا مقدم کو بر تقدیر کذب میں منافی ہونا ۱۴

لازم ہیں

(۴) جب دو چیزیں مفصل حقیقی صادق آئیں گے تو ہر ایک کا عین ملزوم اور دوسرے کا نقیض لازم اور ہر ایک کا نقیض ملزوم اور دوسرے کا عین لازم ہوگا۔

{ یعنی ہر مفصلہ حقیقیہ موجبہ کلیہ کو چار مسئلے لازمیئے موجبہ کئے جائیں گے
ہر ایک میں عین مقدم مقدم اور نقیض تالی تالی اور دوسرے میں عین تالی مقدم
اور نقیض مقدم تالی۔ اور تیسرے میں نقیض مقدم مقدم اور عین تالی تالی۔ اور چوتھے
میں نقیض تالی مقدم اور عین مقدم تالی ہوگا لازم میں }

(۵) جب دو چیزوں میں منع الجمع صادق آئے گا تو دونوں کے

یعنی جب مفصلہ مانعہ الخلو موجبہ

کلیہ صادق آئے گا تو یہی دو مسئلے لازمیئے موجبہ کئے ضرور صادق آئیں گے۔ (۱) جب
نقیض مقدم مقدم اور عین تالی تالی ہوگا۔ (۲) جب نقیض تالی مقدم اور عین مقدم تالی
ہوگا مثلاً ہمیشہ یا یہ شے لاشجر ہوگی یا لاججر ہوگی "مانعہ الخلو موجبہ کلیہ صادق ہے تو
"جب یہ شے لاشجر ہوگی تو لاججر ہوگی" دو مسئلے لازمیئے موجبہ کئے صادق ہونگے ۱۲
۱۳ یعنی منافاة فی الاجتماع والارتفاع معاً یعنی تالی کا مقدم کو بر تقدیر پر صدق و
کذب دونوں میں منافاتی نہ ہوتا ۱۴۔

۱۵ یعنی مفصلہ حقیقیہ موجبہ کلیہ صادق آئیں گے تو چار مسئلے لازمیئے موجبہ کئے صادق آئیں گے
۱) جب عین مقدم مقدم اور نقیض تالی تالی ہوگا (۲) جب عین تالی مقدم اور نقیض مقدم تالی ہوگا (۳)
جب نقیض مقدم مقدم اور عین تالی تالی ہوگا (۴) جب نقیض تالی مقدم اور عین مقدم تالی ہوگا مثلاً ہمیشہ
یا یہ عدد طاق ہوگا یا جفت ہوگا مفصلہ حقیقیہ موجبہ کلیہ صادق ہے تو۔ جب یہ عدد طاق ہوگا تو جفت ہوگا
"اور جب جفت ہوگا تو طاق ہوگا" اور "جب طاق ہوگا تو جفت ہوگا" اور جب جفت ہوگا تو طاق ہوگا یہ چار
روئے موجبہ کئے صادق ہوں گے ۱۶ باقی ماشیہ الگ صفحہ پر لا خطا کرو۔

نفیضوں میں منع الخلو صادق آئے گا (یعنی ہر منفصلہ مائعہ الجمع موجبہ کلیہ کو منفصلہ مائعہ الخلو موجبہ کلیہ (جبکہ مقدم اور تالی مائعہ الجمع کے مقدم اور تالی کے نفیض ہوں گے) لازم ہے

(۲) جب دو چیزوں میں منع الخلو صادق آئے گا تو دونوں کے نفیضوں میں منع الجمع صادق آئے گا (یعنی ہر منفصلہ مائعہ الخلو موجبہ کلیہ کو منفصلہ مائعہ الجمع موجبہ کلیہ (جبکہ مقدم اور تالی مائعہ الخلو کے مقدم اور تالی کے نفیض ہوں گے) لازم ہے)

قضایا کے احکام ختم ہوئے۔ اب حجت کا بیان شروع ہوتا ہے

حجت
حجت کی تین قسمیں ہیں۔ قیاس۔ استقراء۔ تمثیل۔

قیاس
فصل جب ایسے چند قضیے ترکیبے جائیں جنکو مان لینے سے

۱۔ یعنی ہر منفصلہ مائعہ الجمع موجبہ کلیہ صادق آئے گا تو منفصلہ مائعہ الخلو موجبہ کلیہ بھی (جو مائعہ الجمع مذکور کے مقدم اور تالی کے نفیضوں سے مرکب ہوگا) ضرور صادق آئے گا مثلاً "ہیئت یا ریشے شجر ہوگی یا حجر ہوگی" مائعہ الجمع موجبہ کلیہ صادق ہے تو "جیستہ یا ریشے شجر ہوگی یا حجر ہوگی" مائعہ الخلو موجبہ کلیہ صادق ہوگا ۱۲

۲۔ یعنی ہر منفصلہ مائعہ الخلو موجبہ کلیہ صادق آئے گا تو منفصلہ مائعہ الجمع موجبہ کلیہ بھی (جو مائعہ الخلو مذکور کے مقدم اور تالی کے نفیضوں سے مرکب ہوگا) ضرور صادق آئے گا مثلاً "جیستہ یا ریشے شجر ہوگی یا حجر ہوگی" مائعہ الخلو موجبہ کلیہ صادق ہے تو "جیستہ یا ریشے شجر ہوگی یا حجر ہوگی" مائعہ الجمع موجبہ کلیہ صادق ہوگا ۱۳

ایک دوسرے قضیے کا مان لینا لازم آجائے تو ان کی بہت مجموعی کو قیاس کہتے ہیں
اور اس دوسرے قضیے کو نتیجہ۔
یعنی ان قضیوں کے جوڑے کو

(۱) قیاس کی اولاد و متبیین ہیں۔ بسط۔ مرکب۔ اگر دو ہی قضیوں
سے نتیجہ مطلوبہ نکل آئے تو اس کو قیاس بسط کہتے ہیں۔ ورنہ
قیاس مرکب۔

قیاس بسط (جیسے "ہر عناد مفصلہ ہے اور ہر مفصلہ شرطیہ ہے" پس "ہر عناد یہ شرطیہ
ہے")

قیاس مرکب (جیسے "ہر عناد یہ مفصلہ ہے اور ہر مفصلہ شرطیہ ہے اور ہر شرطیہ قضیہ"
پس "ہر عناد یہ قضیہ ہے")

ایضاً

("ہر عناد یہ مفصلہ ہے اور ہر مفصلہ شرطیہ ہے اور ہر شرطیہ قضیہ ہے اور ہر قضیہ مرکب نام ہے"
پس "ہر عناد یہ مرکب نام ہے")

(۲) پہلے اگر قیاس میں نتیجہ یا فیض نتیجہ بہتہ مذکور ہو تو قیاس
استثنائی ہے ورنہ قیاس اقتراہی جیسے "استثناء" "جب آفتاب
ڈوبے گا تو رات شروع ہو جائے گی۔ لیکن آفتاب تو ڈوب گیا تو رات شروع ہو گئی"

۱۔ اس قیاس کا نام قیاس استثنائی اسلئے ہے کہ اس میں کوئی حرف استثناء (پر مگر۔ لیکن۔
إلا وغیرہ) عمیقاً خواہ تقدیراً ضرور ہوتا ہے ۱۲

۲۔ اس قیاس کا نام اقتراہی اسلئے رکھا گیا کہ اس میں حدود (حد اوسط۔ حد مضطر۔
حد اکبر) کا اقتراہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ عنقریب معلوم ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ایضاً

(”یہ عدد یا طاق ہوگا یا جفت ہوگا۔ لیکن یہ عدد طاق ہے“ پس ”جفت نہ ہوگا“) ماعدا
مثال استثنائی جملہ امثلہ مذکورہ بالا اقترانی کی مثالیں ہو سکتی ہیں۔ (”اقترانی علیٰ
(۳) پھر قیاس اقترانی اگر صرف حملیات سے بنے تو حملی سہ ہے۔ ورنہ
خواہ صرف شرطیات سے بنے یا شرطیات و حملیات دونوں
سے تو شرطی ہے“ جب آفتاب نکلیگا تو دن ہوگا اور جب دن ہوگا تو دنیا
روشن ہوگی“ تو جب آفتاب نکلیگا تو دنیا روشن ہوگی۔

ایضاً

”جب کوئی چیز آدمی ہوگی تو جائز ہوگی۔ اور سب جائز ہیں“ تو ”جب کوئی چیز آدمی
ہوگی تو حرام ہوگی“

قیاس اقترانی حملی

جن قضیوں سے قیاس مرکب ہوتا ہے ان میں سے ہر ایک کو
مقدمہ کہتے ہیں اور نتیجہ کے موضوع کو حد صغریٰ اور محمول کو اکبر کہتے
اور جس مقدمہ میں صغریٰ ہو اسکو صغریٰ اور جس مقدمہ میں اکبر
ہو اسکو اکبر کہتے ہیں اور جو چیز صغریٰ اور اکبر کے میں مشترک ہے
ہو وہ حد اوسط کہلاتا ہے۔

اب اس نظر سے کہ صغریٰ اور اکبر کے میں حد اوسط کا موضوع
اور اکبر کا محمول پڑا ہے قیاس اقترانی حملی کی حسب ذیل چار صورتیں

۱۔ وجہ کی یہ کہ موضوع سے محمول اکثر عام اور کثیر لانا اور حد اوسط ہے ۱۲ م
۲۔ وجہ کی یہ کہ دونوں مقدموں میں موضوع ہو یا محمول یا ایک میں موضوع دوسرے میں محمول ۱۲ م

جن کو اشکال اربعہ کہتے ہیں۔
 (۱) حد اوسط صغریٰ میں محمول اور کبرئییہ میں موضوع ہو شکل
 اول ہے (”ب آدمی جاندار ہیں ماورب جاندار جسم ہیں“ پس ”ب جاندار
 جسم ہیں)

(۲) حد اوسط دونوں میں محمول ہو یہ شکل ثانی ہے۔ (”ب آدمی جاندار ہیں۔ اور
 کوئی پتر جاندار نہیں“ پس ”کوئی آدمی پتر نہیں“)

(۳) حد اوسط دونوں میں موضوع ہو یہ شکل ثالث ہے۔ (”ب ضمیر ہیں جسم ہیں۔
 اور ب ضمیر ہیں ہیں پس“ بعض اسم بنتی ہیں)

(۴) حد اوسط صغریٰ میں موضوع اور کبرئییہ میں محمول ہو یہ شکل رابع ہے۔
 ”ب سونا دانت ہے اور ب کندن سونا ہے“ پس بعض ذات کندن ہے

ان اشکال اربعہ میں صرف شکل اول قریب الفہم اور بدیہی الانبیاء ہے باقی
 سب کمال سب ترتیب مذکورہ بالا کم و بیش نظری ہیں۔

چونکہ ہر صغریٰ اوکبری چار طرح پر ہو سکتے ہیں (موجبہ کلیہ۔ موجبہ جزئیہ۔ سالبہ کلیہ۔
 سالبہ جزئیہ) ہر شکل میں سوائے صورتیں نکلتی ہیں جو ضرب و قرینہ کہتے ہیں۔

یعنی شکل اول کا انتاج لینے نتائج میں محتاج ثبوت نہیں۔ باقی تین اشکال
 کے انتاج لینے نتائج میں محتاج ثبوت ہیں۔ پہر اگرچہ یہ تینوں نظری ہیں۔ لیکن شکل
 ثانی کم نظری بلکہ قریب بدیہی ہے اور شکل ثالث اس سے زیادہ نظری ہے اور شکل رابع اس سے
 بھی زیادہ چنانچہ ان سب کی تفصیل کے معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ لیکن یہ بین کہ کتنا چاہیو کہ شکل اول
 کے پرکسین طالب کو منتظم کر دینے نتیجہ ثبوتی آسانی سے معلوم ہو جائے اور بال لال ہی طرز میں تالیف یہ ہے ۱۲

۱۲ کیونکہ چار کو چار میں ضرب دو دو معلوم ہو جائے ہیں ۱۳

۱۳ اور ہر ایک صورت کو ضرب و قرینہ ۱۴

نقشہ ذیل دیکھو

نمبر شمار	صفحات	کپے	نمبر شمار	صفحات	کپے
۱	موجبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	۹	سالانہ کلیہ	موجبہ کلیہ
۲	"	موجبہ جزئیہ	۱۰	"	موجبہ جزئیہ
۳	"	سالانہ کلیہ	۱۱	"	سالانہ کلیہ
۴	"	سالانہ جزئیہ	۱۲	"	سالانہ جزئیہ
۵	موجبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	۱۳	سالانہ جزئیہ	موجبہ کلیہ
۶	"	موجبہ جزئیہ	۱۴	"	موجبہ جزئیہ
۷	"	سالانہ کلیہ	۱۵	"	سالانہ کلیہ
۸	"	سالانہ جزئیہ	۱۶	"	سالانہ جزئیہ

ان چاروں شکلوں کی ضربیں ملکر ۶۴ ہوتے ہیں جن میں سے حسب تفصیل ذیل ۲۲ بنتج ہیں اور ۴۲ عقیتم یعنی غیر بنتج۔

نقشہ ذیل دیکھو

اشکال	ضروب منتجہ	ضروب عقیتمہ
شکل اول	۴	۱۲
شکل ثانی	۴	۱۲
شکل ثالث	۶	۱۰
شکل رابع	۸	۸
میں ان	۲۲	۴۲

ان ۴۲ مشربوں میں سے صرف ۲۲ ہی لکھنے میں تہج ہیں کہ
 شکل اول کے اتناج کی دو شرطیں ہیں (۱) ایجاب صغریٰ

شکل اول کے اتناج کی دو شرطیں ہیں (۱) ایجاب صغریٰ کے لئے صغریٰ کا موجب ہونا
 (۲) کلیتہ کبر کے لئے کبریٰ کا کلیہ ہونا اگر ان دونوں شرطوں میں سے ایک بھی فوت ہوگی
 تو شکل اول غلط ہے۔

(۱) ثبوت شکل اول کا اتناج اس بات پر موقوف ہے کہ ہضرا وسط کی اون افراد میں ضرور مندرج ہو
 جو کب سے میں محکوم علیہ ہیں اور ہضرا کا اوسط کی اون افراد میں مندرج ہو ایجاب صغریٰ و
 کلیتہ کبر کے لئے ہضرا پر موقوف ہے کیونکہ جب صغریٰ سالہ ہوگا تو اوسط صغریٰ سے ملوگا اور اس صورت
 میں اصغرا وسط کی فرد ہوگا اور جب کبریٰ جزئیہ ہوگا تو اسمیں اوسط کی بعض افراد محکوم علیہ ہونگی اور صورت
 میں جائز ہے کہ صغرا و ان بعض افراد اوسط میں سے نہ ہوں پس ثابت ہوا کہ جب صغریٰ موجب اور کبر
 کلیہ ہوگا تو ہضرا کا اندراج اوسط کی اون افراد میں جو کب سے میں محکوم علیہ ہیں ضرور ہوگا۔ حالانکہ
 شکل اول کا اتناج اسی پر موقوف تھا

(۲) ثبوت اگر شکل اول میں صغریٰ سالہ ہوگا تو کلیہ موجب ہو یا سالہ و وزن تقدیروں پر اختلاف
 حاصل ہوگا (یعنی قیاس کہی ایک کے ساتھ صادق ہوگا اور کہی سب کے ساتھ) جب کبریٰ موجب ہوگا
 تو ایسے اختلاف حاصل ہوگا کہ ممکن ہے کہ ہضرا کبر سے جنس ہو تو اس صورت میں (بعد حذف اوسط)
 ایجاب ہی صادق ہوگا سلب صادق نہ ہوگا و کوئی کلام گم نہیں اور سب کے لفظ ہیں یہ دونوں صادق
 ہیں حالانکہ "کوئی کلام یا بعض کلام لفظ نہیں" کا ذہن ہے اور ممکن ہے کہ ہضرا کبر میں تباہ ہو
 تو اس صورت میں سلب ہی صادق ہوگا ایجاب صادق نہ ہوگا و کوئی کلام گم نہیں اور سب کے مفرد ہیں
 یہ دونوں صادق ہیں حالانکہ "سب کلام یا بعض کلام مفرد ہیں" کا ذہن ہے اور جب کبریٰ ہی سالہ
 ہوگا تو ایسے اختلاف حاصل ہوگا کہ ممکن ہے کہ ہضرا کبر میں تساوی ہو تو اس صورت میں ایجاب
 ہی صادق ہوگا سلب صادق نہ ہوگا "کوئی کلام گم نہیں" اور کوئی کلمہ جملہ نہیں یہ دونوں صادق ہیں

حالانکہ کوئی کلام یا بعض کلام جہ نہیں کا ذب) اور ممکن ہے کہ صغرا کبر میں تباین ہو تو سلب صادق ہوگا ایجاب صادق ہوگا (کوئی کلام کلمہ نہیں اور کوئی کلمہ جمل نہیں) یہ دونوں صادق ہیں۔ حالانکہ شب کلام یا بعض کلام جمل ہیں (کاذب) اس طرح اگر شکل اول میں کبرائے جزئیہ ہوگا تو موجبہ ہو یا سالیہ دونوں تقدیروں پر اختلاف حاصل ہوگا جب کبری موجبہ ہوگا تو اسلئے اختلاف حاصل ہوگا کہ ممکن ہے کہ صغرا کبر میں بتاوی ہو تو اس صورت میں ایجاب ہی صادق ہوگا سلب صادق نہ ہوگا (سب کلمے لفظ ہیں اور بعض لفظ صغرو ہیں) یہ دونوں صادق ہیں حالانکہ کوئی کلمہ یا بعض کلمہ مفرد نہیں (کاذب) اور ممکن ہے کہ صغرا کبر میں تباین ہو تو اس صورت میں سلب ہی صادق ہوگا ایجاب صادق نہ ہوگا (سب کلمے لفظ ہیں اور بعض لفظ جمل ہیں) یہ دونوں صادق ہیں حالانکہ سب کلمے یا بعض کلمے جمل ہیں (کاذب) اور جب کبرائے سالیہ ہوگا تو اسلئے اختلاف حاصل ہوگا کہ ممکن ہے کہ صغرا کبر میں بتاوی ہو تو اس صورت میں ایجاب ہی صادق ہوگا سلب صادق نہ ہوگا (شب کلمے لفظ ہیں اور بعض لفظ صغرو ہیں) یہ دونوں صادق ہیں حالانکہ سب کلمے یا بعض کلمے جمل ہیں (کاذب) اور ممکن ہے کہ صغرا کبر میں تباین ہو تو اس صورت میں سلب ہی صادق ہوگا ایجاب صادق نہ ہوگا (سب کلمے لفظ ہیں اور بعض لفظ جمل نہیں) یہ دونوں صادق ہیں حالانکہ سب کلمے یا بعض کلمے جمل ہیں (کاذب) تو ثابت ہوا کہ اگر صغرا کبر سالیہ یا کبرائے جزئیہ ہوگا تو اختلاف حاصل ہوگا اور جب اختلاف حاصل ہوگا تو متنازع نہ ہوگا یعنی دوسرے قضیہ کو نتیجہ کہتے ہیں لازم ہوگا کہ جب ایجاب صادق ہوگا تو سلب صادق نہ ہوگا اور جب سلب صادق ہوگا تو ایجاب صادق نہ ہوگا تو جب اختلاف حاصل ہوگا تو ایجاب و سلب میں قیاس کوئی لازم نہ ہوگا تو نتیجہ یہی جو ابھی دونوں میں سے کوئی ہوتا ہے قیاس کو لازم نہ ہوگا و سوال المطلب ۱۲

ختم ہوا بقیہ احادیث صفحہ ۶۲

(۲) کاپی سے کاپی کا کتبہ ہونا

[ضروب شانزدہ گانہ مندرجہ نقشہ بالا سے صرف چار (۱-۲-۳-۴) میں تو دونوں شرطیں پائی جاتی ہیں اعداد باقی ۱۱ میں چار (۵-۶-۷-۸) میں پہلی شرط مفقود ہے اور چار (۹-۱۰-۱۱-۱۲) میں دوسری اور چار (۱۰-۱۱-۱۲-۱۳) میں دونوں۔ پس شکل اول میں صرف چار ہی ضربیں منہج رہیں۔ باقی ۱۲ عقیم]

اور شکل ثانی کے استلج کی بھی دو شرطیں ہیں (۱) اختلاف المتقدمین فی الکلیف

اسے شکل ثانی کے نتائج کی پہلی دو شرطیں ہیں (۱) اختلاف المتقدمین فی الکلیف یعنی دونوں مقدموں (صغیر و کبر) کا کیف یعنی ایجاب سلب میں مختلف ہونا یعنی ایک کا موجب ہونا اور دوسرے کا سالب ہونا اگر دونوں موجب یا دونوں سالب ہونگے تو شکل ثانی عقیم ہو جائیگی یعنی اس کو دوسرا قضیہ جس کو نتیجہ کہتے ہیں لازم نہ ہوگا (۲) اعلیت کبریٰ یعنی کبرائے کا کلیہ ہونا اگر کبریٰ برزئہ ہوگا تو یہی شکل ثانی عقیم ہو جائے گی۔ ثبوت اگر شرط ثانی میں پہلی شرط مفقود ہوگی یعنی دونوں مقدمے مختلف فی الکلیف ہونگے تو خواہ دونوں موجب ہوں یا دونوں سالب دونوں تقابروں پر اختلاف حاصل ہوگا اور جب اختلاف حاصل ہوگا تو نتائج میں ایک کا کلیہ ہونا اور دوسرے کا سلب ہونا ممکن ہے کہ اصغر و اکبر میں تساوی ہو تو اس صورت میں ایجاب ہی صادق ہوگا سلب صادق نہ ہوگا (۳) کل آدمی جاندار ہیں اور کل ناطق جاندار ہیں یہ دونوں صادق ہیں۔ حالانکہ ”کوئی آدمی یا بعض آدمی ناطق نہیں“ کا ذب) اور ممکن ہے کہ اصغر و اکبر میں تباین ہو تو اس صورت میں سلب ہی صادق ہوگا ایجاب صادق نہ ہوگا (۴) کل نانگنی پیل ہیں اور کل کوسے پیل ہیں یہ دونوں صادق ہیں حالانکہ ”کل نانگنی یا بعض نانگنی کوسے ہیں“ کا ذب) اور جب دونوں سالب ہونگے تو اسے اختلاف حاصل ہوگا کہ ممکن ہے کہ بعض اکبر میں تساوی ہو تو اس صورت میں ایجاب صادق ہوگا سلب صادق نہ ہوگا۔

۴) کوئی آدمی بہتر نہیں اور کوئی ناطق بہتر نہیں یہ دونوں صادق ہیں حالانکہ ”کوئی آدمی یا بعض آدمی

(۳) کثرت کبریا۔

[صورت مندرجہ نقشہ عدد سے صرف چار (۳-۲-۱-۱۳) میں دونوں
شہر طیں موجود ہیں اور باقی ۱۲ میں سے چار (۱-۵-۱۱-۱۵) میں پہلی شرط
مفقود ہے اور چار (۴-۸-۱۰-۱۳) میں دوسری شرط ^{مفقود} اور چار (۲-۶-۱۲-۱۴) میں دونوں ^{شہر طیں} شرطیں ^{مفقود}۔ پس شکل ثانی میں بھی چھپتا رہی صورت میں منسج
ہیں۔ باقی ۱۲ عقیم
اور شکل ثالث کے نتائج کی بھی وہی شہر طیں ہیں۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۴ گذشتہ ناطق نہیں کا ذب) اور ممکن ہے کہ مفہوم اگر میں تباین ہو تو اس
صورت میں سلب ہی صادق ہوگا ایجاب صادق ہوگا کہ "کوئی نازنگی کو لا نہیں اور کوئی امرہ کو لا
نہیں" یہ دونوں صادق ہیں حالانکہ "کل نازنگی یا بعض نازنگی امرہ میں" کا ذب) اس طرح اگر
شکل ثانی میں دوسری شرط مفقود ہوگی بجائے کبریٰ جزئیہ ہوگا تو موجب ہو یا سالبہ دونوں نتیجہ
پر اختلاف حاصل ہوگا۔ جب کبریٰ موجب جزئیہ ہوگا تو اسلئے اختلاف ہوگا کہ ممکن ہے کہ مفہوم اگر
خاص ہو تو صورت میں ایجاب ہی صادق ہوگا سلب صادق ہوگا کہ کوئی نازنگی یا بعض نازنگی کو لا نہیں
اور بعض پہل کو سلب ہیں یہ دونوں صادق ہیں حالانکہ "کوئی نازنگی یا بعض نازنگی پہل نہیں" کا ذب)
اور ممکن ہے کہ مفہوم اگر میں تباین ہو تو سلب ہی صادق ہوگا ایجاب صادق ہوگا کہ کوئی اسم یا
بعض اسم آوازہ نہیں اور بعض غیر مستقل آوازہ ہیں یہ دونوں صادق ہیں حالانکہ "کل اسم یا بعض اسم
غیر مستقل ہیں" کا ذب) اور جب کبریٰ سلب ہوگا تو اسلئے اختلاف حاصل ہوگا کہ ممکن ہے کہ مفہوم اگر سے خصوص
میں رکاب ہی صادق ہوگا سلب صادق ہوگا کہ "تب یا بعض نازنگی پہل ہیں اور بعض پہل نہیں" یہ دونوں صادق ہیں
حالانکہ "کوئی نازنگی یا بعض نازنگی جسم نہیں" کا ذب) اور ممکن ہے کہ مفہوم اگر میں تباین ہو تو سلب ہی صادق ہوگا ایجاب
صادق ہوگا کہ "تب نازنگی یا بعض نازنگی پہل ہیں اور بعض پہل نہیں" یہ دونوں صادق ہیں حالانکہ

(۱) ایجاب صغریٰ (۲) کلیت احدی المقدمتین۔

{ ضروب مندرجہ نقشہ مذکور میں سے صرف چھ (۱-۲-۳-۴-۵-۶) میں دونوں

شرطیں پائی جاتی ہیں۔ باقی (۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴) میں پہلی شرط

منفوق ہے اور دو (۶-۸) میں دوسری شرط ^{منفوقہ} اور دو (۱۲-۱۴) میں دونوں۔ پس

شکل ثالث میں صرف چھ ضربیں منتج ہیں باقی (۱۰) عقیم

اور شکل رابع کے نتائج کی ^{تبع} احد الامرین شرط ہے یا ایجاب

المقدمتین یا کلیہ صغریٰ۔ یا اختلاف المقدمتین فی الکیف یا

کلیت احد لہما۔

{ ضروب مندرجہ نقشہ بالا سے صرف دو (۱-۲) میں پہلا امر پایا جاتا ہے اور چھ

(۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳) میں دوسرا۔ باقی (۱۴) ^{پہلا پایا جاتا ہے} آٹھ

(۱۴) میں امرین منفوق ہیں۔ پس شکل رابع میں صرف آٹھ ضربیں منتج ہیں باقی (۱۰) عقیم

ابھی تک اصل بات کہ "ہر شکل کے ضروب منتج سے کیا کیا نتیجے نکلتے ہیں"۔

نہیں معلوم ہوئی اسکے لئے ذیل کے نقشے ملاحظہ کرو اور ان نقشوں میں

بقیہ محاشیہ صغریٰ و گذشتہ "کل نازکی یا بعض نازکی پتہ میں" کا دب تو ثابت ہوا

کہ اگر شکل ثانی میں دونوں شرطوں میں سے ایک شرط بھی فوت ہوگی تو اختلاف حاصل ہوگا اور اختلاف موجب عقیم

یعنی موجب عدم اتحاج ہے جیسا کہ سابقہ معلوم ہوا

۱۵ یعنی صغریٰ کا موجب ہونا اگر صغریٰ مالم ہوگا تو شکل ثالث عقیم ہو جائے گی

۱۶ یعنی دونوں مقدموں (صغریٰ و کبریٰ) میں سے کسی کا کلیہ ہونا خواہ ایک ہی کلیہ ہو یا دونوں۔ اگر

دونوں مقدمہ جزیی ہو تو شکل ثالث عقیم ہو جائے گی۔ ۱۷ یعنی دونوں امروں میں سے ایک امر شرط ہے۔

یعنی دو امروں میں سے کم سے کم ایک کا پایا جانا ضروری۔ یا تو دونوں مقدمہ جزیی ہوں اور صغریٰ کلیہ ہو یا دونوں مقدمہ

ایجاب میں مختلف ہوں اور کم سے کم ایک ایجاب کلیہ ہو اگر دونوں مقدمہ جزیی اور صغریٰ جزیی ہوگا۔ یا دونوں

شماره	صفحات	کیرے	نتیجہ	مثال
۳	موجبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	سب جاندار آدمی ہیں۔ اور سب آدمی ناطق ہیں۔ پس بعض جاندار ناطق ہیں؟
۴	"	سالبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	بعض جاندار آدمی ہیں۔ اور کوئی آدمی حاصل نہیں ہے۔ پس بعض جاندار حاصل ہیں؟

شکل ثانی

۱	موجبہ کلیہ	سالبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	سب آدمی جاندار ہیں۔ اور کوئی بہتر جاندار نہیں ہے۔ پس کوئی آدمی بہتر نہیں؟
۲	سالبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	کوئی بہتر جاندار نہیں ہے۔ اور سب آدمی جاندار ہیں۔ پس کوئی بہتر آدمی نہیں؟
۳	موجبہ جزئیہ	سالبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	بعض جاندار آدمی ہیں۔ اور کوئی گھوڑا آدمی نہیں ہے۔ پس بعض جاندار گھوڑے نہیں؟
۴	سالبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	بعض جاندار آدمی نہیں۔ اور سب ناطق آدمی ہیں۔ پس بعض جاندار ناطق نہیں؟

شکل ثالث

۱	موجبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	سب آدمی جاندار ہیں۔ اور سب آدمی ناطق ہیں۔ پس بعض جاندار ناطق ہیں؟
۲	"	سالبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	سب آدمی جاندار ہیں۔ اور کوئی آدمی گھوڑا نہیں ہے۔ پس بعض جاندار گھوڑا نہیں؟

مثال	نتیجہ	کب تک	صغریٰ	شروط
بعض آدمی جاندار ہیں اور سب آدمی ناطق ہیں لیس "بعض جاندار ناطق ہیں"	موجبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	۳
بعض آدمی جاندار ہیں اور کوئی آدمی پتھر نہیں لیس "بعض جاندار پتھر نہیں"	سالبہ جزئیہ	سالبہ کلیہ	"	۴
سب آدمی جاندار ہیں اور بعض آدمی گورے ہیں پس بعض جاندار گورے ہیں	موجبہ جزئیہ	موجبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	۵
سب آدمی جاندار ہیں اور بعض آدمی گورے نہیں۔ لیس "بعض جاندار گورے نہیں"	سالبہ جزئیہ	سالبہ جزئیہ	"	۶

شکل رابع

سب آدمی جاندار ہیں اور سب ناطق آدمی ہیں پس "بعض جاندار ناطق ہیں"	موجبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	۱
سب آدمی جاندار ہیں اور بعض کالے آدمی ہیں پس "بعض جاندار کالے ہیں"	"	موجبہ جزئیہ	"	۲
کوئی آدمی پتھر نہیں اور سب ناطق آدمی ہیں پس کوئی پتھر ناطق نہیں۔	سالبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	سالبہ کلیہ	۳
سب آدمی جاندار ہیں اور کوئی گھوڑا آدمی نہیں پس بعض جاندار گھوڑے نہیں۔	سالبہ جزئیہ	سالبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	۴
بعض آدمی کالے ہیں اور کوئی پتھر آدمی نہیں پس "بعض کالے پتھر نہیں"	"	سالبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	۵

شماره	صغریہ	کبریہ	نتیجہ	مثال
۴	سالہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	-	بعض جاندار کائے نہیں اور سب آدمی جاندار ہیں۔ پس بعض کائے آدمی نہیں۔
۵	موجبہ کلیہ	سالہ جزئیہ	-	سب آدمی جاندار ہیں۔ اور بعض کائے آدمی نہیں۔ پس بعض جاندار کائے نہیں۔
۸	سالہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	-	کوئی آدمی بہتر نہیں اور بعض کائے آدمی ہیں۔ پس بعض بہتر کائے نہیں۔

اوپر سن چھے ہو کہ شکل اول کے سوا اور سب شکلیں نظریہ
الاستیج ہیں۔ یعنی اون کا استیج اپنے استیج میں ثبوت
کا محتاج ہے۔ اب ہر ایک کا ثبوت سنو۔

شکل ثانی کے نتیجے تین طریق سے ثابت ہوتے ہیں۔
(۱) خلف (۲) عکس کبریہ (۳) عکس صغریہ پھر عکس ترتیب

۱۔ خلف میں قیاس کا نام جو جس مطلوب کا اثبات لقیض مطلوب کے الجواب کو دلیلی ہو کیا جاوے مثلاً یوں کہا جاوے کہ
اگر مطلوب ثابت ہوگا تو کمال لقیض ثابت ہوگا اور جب اس کا لقیض ثابت ہوگا تو محال ثابت ہوگا تو اگر مطلوب ثابت ہوگا
تو محال ثابت ہوگا لیکن محال تو ثابت نہیں پس مطلوب ثابت ہے شکل ثانی کو متذکرہ اثبات کی مثال غلط سمجھ لی گئی ہے

۲۔ شکل ثانی میں کبریہ کو عکس کر کے مطلوب ثابت ہوگا اور صغریہ کو عکس کر کے شکل اول بن جائے گی
جو پہلی استیج ہو اور اس میں بھی الاستیج شکل ہو بھی ہو تیرہ نکلتا ہو جو شکل ثانی نظریہ مطلوب تھا واپس یہ طریقہ ہوتا ہے کہ

یہ طریق عکس کبریہ اور صغریہ میں جاتی ہو تا وہ پہلے کان دونوں طرف کا کبریہ سالہ جزئیہ ہو جاتا ہے عکس ہو کلف ہما جنی
سالہ کلیہ ہی آتا ہے جو شکل اول کو کبریہ ہو تیری صلاحیت کہتا ہے وہ طرف ضرب و ۲ کو ۱ کو عکس کر کے سالہ جزئیہ ہو جاتا ہے جو شکل اول کو کبریہ ہو تیری صلاحیت نہیں کہتا۔ اسکی صورت یہ کہ اگر پہلے صغریہ کو عکس کر کے بہتر ترتیب کو ۱ میں آکر عکس کر کے
کو کبریہ کو عکس کر کے سالہ جزئیہ ہو تیری صلاحیت نہیں کہتا ہے جو شکل اول کو کبریہ ہو تیری صلاحیت کہتا ہے وہ طرف ضرب و ۲ کو ۱ کو عکس کر کے سالہ جزئیہ ہو جاتا ہے جو شکل اول کو کبریہ ہو تیری صلاحیت نہیں کہتا۔ اسکی صورت یہ کہ اگر پہلے صغریہ کو عکس کر کے بہتر ترتیب کو ۱ میں آکر عکس کر کے

۱۲
بعض جاندار کائے نہیں اور سب آدمی جاندار ہیں۔ پس بعض کائے آدمی نہیں۔

پہر عکس نتیجہ
 شکل ثالث کے نتیجے چار طریق سے
 (۱) خلف (۲) عکس صغریٰ کے (۳) عکس کبریٰ کے
 عکس ترتیب پھر عکس نتیجہ

یقیناً کشیدہ صغریٰ ۷۰ صغریٰ پہر عکس ترتیب پہر عکس نتیجہ (صرف ضرب میں جاری ہوتا ہے کہ ایک
 صغریٰ سالبہ کلیہ ہو چکا عکس بھی سالبہ کلیہ ہی آتا ہے جو شکل اول کا کبریٰ ہو سکتا ہے بخلاف ضرب دوم کہ ضرب دوم کا
 صغریٰ موجب ہو چکا عکس جزئیہ ہی آتا ہے جو شکل اول کا کبریٰ نہیں ہو سکتا اور ایک کبریٰ سالبہ ہو چکا شکل اول کا صغریٰ
 نہیں ہو سکتا اور ضرب کا صغریٰ سالبہ جزئیہ ہو چکا عکس بھی جزئیہ ہی آتا اور اگر آوی ہو بھی جب حصتین میں سے ہو
 تو جزئیہ ہی آئیگا جو شکل اول کا کبریٰ نہیں ہو سکتا ۱۲

۱۱ کی مثال آگے آتی ہو
 ۱۲ شکل ثالث میں صغریٰ کے عکس کیسے اس نتیجہ ثابت ہو جائے کہ شکل ثالث صغریٰ کے عکس کی شکل
 اول بخلاف ہی ہو اور اس کے نتیجہ نکلتا ہے جو شکل ثالث سے مطلوب تھا ۱۲

بطریقہ (۱) عکس صغریٰ (۲) صرف ضرب دوم و سوم میں جاری ہو چکا کبریٰ جو اول کا کبریٰ ہو سکتا ہے
 بخلاف ضرب دوم کے کہ ایک کبریٰ جزئیہ ہو جو اول کا کبریٰ نہیں ہو سکتا ۱۲

۱۳ اسکی صورت یوں ہو کہ پہلی کبریٰ کا عکس میں پر ترتیب کے بدل میں جزئی اس عکس کبریٰ کو صغریٰ اور صغریٰ کو کبریٰ بنائیں
 اس طریق سے شکل ثالث شکل اول بن جائیگی اس کے نتیجہ کا عکس بھی عکس نہیں ہو سکتا نتیجہ مطلوب ہو گا ۱۲

بطریقہ (۲) عکس کبریٰ پہر عکس ترتیب پہر عکس نتیجہ (۳) صرف ضرب دوم میں جاری ہوتا ہے کہ ایک کبریٰ موجب ہے
 جو عکس اول کا صغریٰ ہو سکتا ہے اور صغریٰ بھی کلیہ ہو جو اول کا کبریٰ ہو سکتا ہے بخلاف ضرب دوم و سوم
 کے کہ ضرب دوم کا کبریٰ سالبہ کلیہ ہو چکا عکس اول کا صغریٰ نہیں ہو سکتا اور ضرب کا کبریٰ سالبہ جزئیہ ہے چکا
 عکس ہی نہیں آتا اور اگر آئے بھی تو سالبہ ہی آئیگا جو اول کا صغریٰ نہیں ہو سکتا اور ضرب کا صغریٰ
 جزئیہ ہے جو اول کا کبریٰ نہیں ہو سکتا ۱۲

(۴۱) عکس صحنہ ایچ وکبر

(۱) خلف (۲) عکس پر عکس متعجب۔ (۳) عکس صفائی کبریٰ

(۱) خلف (۲) عکس (۳) عکس منتظر (۴) عکس منتظر کبری

۱۷ شکل ثالث میں مغزی اور کمر کے اس لیے نتیجہ ثابت ہو چکا ہے کہ شکل ثالث
دلوں مقدموں کو کمر کے نیچے شکل ثانی جاتی ہو اور اس سے بھی جانتے ہو کہ شکل ثالث سے ملو گیا اور شکل
گو نظری ہو لیکن چونکہ اس کے ساتھ بلا استعانت شکل ثالث ثابت ہو چکا ہے اس لیے شکل ثالث کے ساتھ ثابت ہو گیا ہے
جاسکتے ہیں ۱۷

یہ طریق (مکمل یعنی کبریٰ) ہر شرط و صورت میں ہی تو ہو چکا کہ اس کی ایک ہی وجہ ہے جس کا شکل ثانی کا کبریٰ ہو سکتا ہو اور وہ مکمل ہو جس کا مکمل ہی ہو جس کا شکل ثانی کا عنصری بنائے خواہ فی الکلیف جو شکل ثانی میں شرط و حال ہو جائے بخلاف ضرب ۱۲ و ۱۳ کہ وہ دونوں مفرد ہو جس میں جن شکل ثانی نہیں بن سکتی کیونکہ شکل ثانی میں اختلاف فی الکلیف شرط ہو اور یہی ان کی کبری کا مکمل ہو جو بنوئی بہت جزئیہ ہی آتا ہے چوں کہ شکل ثانی کا کبری نہیں ہو سکتا اور بخلاف ضرب کے کہ اس کا کبری مالہ جزئیہ ہے جس کا مکمل ہی نہیں آتا اور کلاؤ بھی نہ جزئیہ ہی آئیگا چوں کہ شکل ثانی کا کبری نہیں ہو سکتا ۱۲

۷۷ اسکی مثال آگے آتی ہے ۱۲

۳۳ اسکی صورت یوں ہے کہ پہلی رتیک الٹ میں صغریٰ کو کبریٰ اور کبریٰ کو صغریٰ بنائیں اس طریق سے شکل رائج شکل اول بن جائیگی اس کو نتیجہ نکالو گا بھی کہیں کہیں یہی ممکن نہ ہو گا مگر یہ ہو گا ۱۲

یہ طریقہ (مکس ترتیب پر مکس نتیجہ) صرف ضرب و ۲ و ۳ میں جاری ہوتا ہے جبکہ صغریٰ کا کلیہ ہے
جو شکل اول کا کبری ہو مگر اسے ایک کبری ہو جسے جو شکل اول کا صغری ہو مگر اسے جو نتیجہ ہو جبکہ یہ یا سالہ
کلیہ ہے جو مکس ہو مگر اسے جو ضرب میں ہی جاری ہو مگر اسے بشرطیکہ اس کا نتیجہ جو سالہ ہو جسے جو قابل
الکاسٹ ہے (اصلی و اعتدیل ہو جو ضرب و دو کے لیے ایک کبری یا سالہ ہو جو شکل اول کا صغری ہو نہیں ہو مگر اسے جو ضرب
ضرب کے لیے اس کا صغری جو نتیجہ جو شکل اول کا کبری ہو نہیں ہو مگر اسے جو ضرب و ۲ و ۳ کے لیے صغری

۴۲) عکس صغرائے (۵) عکس کبرائے

۱۷ شکل رابع میں صغرائے و کبرائے کے عکس کو شکل رابعہ شکل اول بنجائی ہے اور اس سے بھی وہی نتیجہ نکلتا ہے جو شکل رابع سے مطلوب تھا ۱۲

یہ طریق (عکس صغرائے و کبرائے) صرف ضرب ۴ و ۵ میں جاری ہوتا ہے جن کا صغرائے موجب ہے جو بعد انکاس اول کا صغرائے ہو سکتا ہے اور کبرائے سالہ کلیہ ہے جو بعد انکاس اول کا کبرائے ہو سکتا ہے بخلاف ضرب ۲ و ۳ و ۴ و ۵ کے کہ ان کا کبرائے موجب ہے جب کا عکس جزئیہ ہی آتا ہے کہ اول کا کبرائے نہیں ہو سکتا اور بخلاف ضرب ۳ کے کہ اس کا کبرائے سالہ جزئیہ ہے جو قابل انکاس نہیں اگر موبی نو عکس جزئیہ ہی آئے گا جو اول کا کبرائے نہیں ہو سکتا ۱۱

۱۸ شکل رابع میں صغرائے کے عکس کو نیسے شکل رابعہ شکل ثانی بنجائی ہے اور اس سے بھی وہی نتیجہ نکلتا ہے جو شکل رابع سے مطلوب تھا ۱۲

یہ طریق (عکس صغرائے) صرف ضرب ۳ و ۴ و ۵ میں جاری ہوتا ہے اسلئے کہ ضرب ۲ کا صغرائے سالہ کلیہ ہے جو بعد انکاس ثانی کا صغرائے ہو سکتا ہے اور کبرائے موجب کلیہ ہے جو ثانی کا کبرائے ہو سکتا ہے اور ضرب ۴ و ۵ کا صغرائے موجب کلیہ یا موجب جزئیہ ہے جو بعد انکاس ثانی کا صغرائے ہو سکتا ہے اور کبرائے سالہ کلیہ ہے جو ثانی کا کبرائے ہو سکتا ہے اور ضرب ۳ میں ہی جاری ہو سکتا ہے اگر سالہ جزئیہ جو اول کا صغرائے ہے قابل انکاس یعنی اعداد صحیحین ہو بخلاف ضرب ۲ و ۳ کے کہ ان کے دونوں متحد موجب ہیں جسے شکل ثانی نہیں بن سکتی اور بخلاف ضرب ۴ و ۵ کے کہ ان کا کبرائے جزئیہ ہے جو شکل ثانی کا کبرائے نہیں ہو سکتا ۱۲

۱۹ شکل رابع میں عکس کبرائے کو نیسے شکل رابعہ شکل ثالث بنجائی ہے اور اس سے بھی وہی نتیجہ نکلتا ہے جو رابع سے مطلوب تھا ۱۲

یہ طریق (عکس کبرائے) صرف ضرب ۲ و ۳ و ۴ و ۵ میں جاری ہوتا ہے اسلئے کہ ضرب ۱ و ۲ میں کبری موجب ہے جو بعد انکاس ثالث کا کبری ہو سکتا ہے اور صغری موجب کلیہ ہی ثانی کا کبری ہو سکتا ہے اور ضرب ۴ و ۵ میں کبرائے

خلف کا طریقہ شکل ثانی میں بھی ہے کہ نتیجے کا تقیض لے کر اس
تقیض کو صغرائے اور اصل کبرائے کو کبرائے بنائیں اس تدبیر
سے شکل اول بن جائے گی اس سے جو نتیجہ نکلے گا وہ اصل
صغرائے کا تقیض ہوگا اس طریق سے شکل ثانی کی چاروں ضربیں ثابت

بقیہ حادثہ صفحہ ۷۳ سالہ کلیہ ہے جو بعد الفکاس ثالث کا کبریا ہو سکتا ہے اور صغریٰ موجب ہے
جو ثالث کا صغریٰ ہو سکتا ہے اور ضرب میں بھی جاری ہو سکتا ہے اگر اس کا کبریا جو سالہ بزرگ ہے قابل احکام ہو

بخلاف ضرب ۱۲ اور دیگر کا صغریٰ سالہ ہے جو ثالث کا صغریٰ نہیں ہوگا کیونکہ ثالث میں کیا صغریٰ شرط ہے ۱۱

۱۵ ہم اس طریق سے شکل ثانی کی پہلی ضرب مثلاً ثابت کی دیتے ہیں تم اسکی باقی تین ضربوں کو
بھی اسی قیاس پر ثابت کرو مثلاً شکل ثانی کی پہلی ضرب کی مثل جو مندرجہ فقہہ شکل ثانی ہے اور اس کا نتیجہ سالہ

کلیہ (کوئی آدمی بہتر نہیں) اس سے نتیجہ کو خلف سے ثابت کرنا چاہو تو یوں کہو اگر یہ نتیجہ صادق ہوگا تو
اور اس کا تقیض (بعض آدمی بہتر ہیں) صادق ہوگا کیونکہ ارتفاع التقیض میں محال ہے اور جب تقیض صادق

ہوگا تو اس تقیض کو صغرائے اور اصل کبریا (کوئی بہتر جاندار نہیں) کو کبریا ہی بنا کر یوں کہیں گے "بعض
آدمی بہتر ہیں اور کوئی بہتر جاندار نہیں" تو شکل اول بن جائے گی اس سے نتیجہ کلیہ کا تقیض آدمی جاندار نہیں لیکن

یہ نتیجہ اصل صغریٰ (بہ آدمی جاندار ہیں) کا تقیض ہے اور اصل صغریٰ تو سچا مانا جا چکا ہے تو بالظہر یہ نتیجہ
کاذب ہوگا کیونکہ قیاس التقیض میں محال ہے اور نتیجے کا کذب تین ہی سببوں میں سے کسی ایک سے ہے

ہو سکتا ہے ۱) یا تو صغریٰ کا دُب ہو ۲) یا کبرائے کا دُب ہو ۳) یا استیاج کی کوئی شرط فوت ہو لیکن یہاں
تو کبریا کا دُب نہیں ہے کیونکہ وہ تو اصل کبریا ہے جو سچا مانا جا چکا ہے اور کوئی شرط استیاج کی بھی فوت نہیں ہے

کیونکہ کبریا اصل صغریٰ و کلیت کبریا موجود ہے تو ثابت ہوگا صغریٰ ہی کا دُب ہے اور صغریٰ کا دُب ثابت ہوا اور
نتیجہ مطلوبہ کا تقیض ہے تو نتیجہ مطلوبہ بھی ثابت ہوا اور یہی ہم کو ثابت کرنا تھا خلف کی تخریص صغرائے کے

حاشیہ میں کو بتائی گئی آدمی دیکھو وہ اس قیاس میں کلیہ بھی صادق ہے کیونکہ اس قیاس کا اصل سبب
کہ "بہتر نتیجہ مطلوبہ ثابت ہوگا تو اس کا تقیض ثابت ہوگا اور جب اس کا تقیض ثابت ہوگا تو اصل صغریٰ کا دُب

۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔

ہو سکتی ہیں۔

اور شکل ثالث میں جو نتیجہ کا نقیض لیکر اوسکو کبریٰ اور اصل صغریٰ کو کبریٰ بنا کر
اس عمل سے منجملہ اول بنجائیگی اگرچہ نتیجہ ٹھیکہ اور اصل کبریٰ منافی یا نقیض ہوگا۔
یہ طریق شکل ثالث کی چیزوں میں جاری ہوتا ہے اور شکل اخیر میں جو کہ نتیجہ کا نقیض
لیکر اوسکو ضرب میں کبریٰ اور اصل صغریٰ کو مضرب بنائیں اگرچہ شکل اول
بنجائیگی اس کو نتیجہ ٹھیکہ اور اسکا عکس اصل کبریٰ کا منافی یا نقیض ہوگا۔
اور ضرب دوم وہ میں نقیض نتیجہ کو صغریٰ اور اصل کبریٰ کو کبریٰ بنائیں اگرچہ شکل
اول بنجائے گی اگرچہ نتیجہ ٹھیکہ اور اسکا عکس اصل صغریٰ کا نقیض منافی ہوگا۔
شکل اخیر میں غلط صرف انہیں پانچ صورتوں میں جاری ہوتا ہے نہ باقی تین میں

۱۔ منافی ضرب دوم ہوگا اور نقیض نتیجہ یا ضربوں میں ہوگا اصل کبریٰ کا منافی ہو جو یہ کہ اصل کبریٰ اور
نتیجہ دونوں میں کثافت فی الاجتماع ہو یعنی دونوں ایک ساتھ صادق ہو چکیں یا ممانعت فی الاجتماع و الارافاع ہو
یعنی دونوں ایک ساتھ نہ صادق ہو چکیں کا وہ ہے دونوں میں منع الجمع یا انفصال حقیقی بخلاف ہوا

۲۔ یعنی ہر طریق شکل ثالث کی چیزوں میں نہ ہو سکتی ہو یہ ہر طریق شکل ثالث کی پہلی ضرب ثانیہ ثابت ہو سکتی ہو۔
باقی ضربوں کو سی بنیاد کے مثلاً شکل ثالث کی پہلی ضرب کی مثال چونکہ نتیجہ شکل ثالث اور اسکا نتیجہ جزئیہ
(بعض باطنی نہیں) اس نتیجہ کو خلف سے ثابت کرنا چاہیں تو یہ کہیں اگرچہ نتیجہ صادق نہ ہوگا تو اسکا نقیض کوئی
جائز باطنی نہیں صادق ہوگا اور یہ نقیض صادق ہوگا تو اس نقیض کو کبریٰ اور اصل صغریٰ سے منافی یا باطنی نہیں کہ
صغریٰ بنا کر کوئی نتیجہ منافی باطنی اور کوئی آدمی باطنی نہیں تو شکل اول سے نتیجہ ٹھیکہ لیکر کوئی آدمی باطنی نہیں
لیکن نتیجہ اصل کبریٰ سے منافی ہو اور اصل کبریٰ تو سچا یا جھٹکا تو بالظہر نتیجہ کا منافی ہوگا کیوں کہ جھٹکا
انسانی میں محال ہو اور نتیجہ کا کہ تین ہی میں سے کسی ایک سے ہے ہوتا ہے۔ لیکن یہ بیان صغریٰ
تو کا نہیں ہے کیونکہ وہ تو اصل صغریٰ ہے جو سچا مانا جا چکا ہے اور کوئی شرط اسکا
بھی قوت نہیں کہ نہ ایک صغریٰ اور کلیتہً کبریٰ موجود ہے تو بالظہر کبریٰ ہی کا وہ ہے اور

(قیاس اقترانی حلی کی بحث ختم ہوئی)

قیاس اقترانی شرطی

قیاس اقترانی شرطی کی پانچ قسمیں ہیں (۱) مرکب و مقصد سے

یقین حاصل ہوتا ہے صفحہ ۵۸۔ بکبری کا ذنب بت ہوا اور وہ نتیجہ مطلوبہ کا منافی ہے

تو نتیجہ مطلوبہ سچا ثابت ہوا۔ وہو المطلب ومن علی ذالک الظروف الخیث الباقیہ ۱۲

۵۳ اصل بکبری کا منافی ضرب ل میں ہوگا اور اصل بکبری کا یقین ضرب دوم میں ۱۲

۵۴ اصل صفیری کا یقین ضرب دوم میں ہوگا اور اصل صفیری کا منافی ضرب دوم میں ہوگا ۱۲

۵۵ ہم اس طرح شکل ثانیہ کی پہلی ضرب ثابت کرتے ہیں باقی ضرب کو اسی قیاس پر ثابت کرلو مثلاً

شکل ثالث کی پہلی ضرب کی مثال جو مندرجہ لفظی شکل ثالث سے اور اس کا نتیجہ موجب جزئیہ (یعنی جازنہ) ناطق

ہیں ہے اس نتیجہ کو خلف ثابت کرنا چاہیں تو یوں کہیں اگر نتیجہ صادق ہوگا تو اس کا نقض کوئی

جاندار ناطق نہیں ہوا تو اس کا وجہ نقض صادق ہوگا تو اس یقین کو بکبری اور اصل صفیری اسباب

جاندار ہیں اور صفیری بنا کر یوں کہیں گے ”ب“ آدمی جاندار ہیں اور کوئی جاندار ناطق نہیں تو شکل اول سے

نتیجہ نکلیگا ”کوئی آدمی ناطق نہیں“ اور اس نتیجہ کا عکس ہوگا ”کوئی ناطق آدمی نہیں“ لیکن عکس نتیجہ اصل

بکبری سے ناطق آدمی ہیں) کا منافی تو اصل بکبری تو سچا مانا جا چکا ہے تو یہ عکس نتیجہ ہی بالضرور کاذب ہوگا۔

اور یہ عکس نتیجہ کاذب ہوگا تو بالضرور نتیجہ ہی کاذب ہوگا لہذا یہ قضیہ کا عکس قضیہ کو لازم ہوتا ہے اور کذب لازم کذب

لازم کو مستلزم ہے اور نتیجہ کا کذب تین ہی سیوں میں کسی ایک سے ہوتا ہے لیکن یہاں صفیری تو کاذب نہیں

کیونکہ وہ اصل صفیری ہے جو سچا مانا جا چکا ہے اور کوئی شرط خارج بھی فوت نہیں کیونکہ یہی جہت شرطی و حکمتی بکبری

موجود ہے تو لفظ بکبری ہی کاذب ہے اور یہی بکبری کاذب ثابت ہوا اور وہ نتیجہ مطلوبہ کا منافی ہے تو نتیجہ

مطلوبہ سچا ثابت ہوا۔ وہو المطلب ومن علی ذالک الظروف الخیث الباقیہ ۱۲

۱۵ قیاس اقترانی شرطی کی تعریف صفحہ ۶۵ میں دیکھو ۱۲

(۲) مرکب دو منفصلہ سے (۳) مرکب حملیہ و منفصلہ سے۔
 (۴) مرکب حملیہ و منفصلہ سے (۵) مرکب متصلہ و منفصلہ سے۔
 (ان ہر ایک کی تفصیل کا یہ رسالہ مختل نہیں ہے لہذا اجمال پر اکتفا کیا جاتا ہے)

پہلی قسم

اگرچہ پہلی قسم کی تین صنفیں ہیں (۱) حد اوسط دونوں
 (مقدموں) میں پورا مقدم یا پورا تالی ہو (۲) دونوں
 میں جزو مقدم یا جزو تالی ہو (۳) ایک میں پورا مقدم یا
 پورا تالی اور دوسرے میں جزو مقدم یا جزو تالی ہو۔ لیکن
 ان میں سے صرف پہلی صنف مطبوع ہے۔

اس صنف میں بھی (مثل اقترانی حملی کے) چار شکلیں طرح
 بنتی ہیں کہ اوسط اگر صغرائے میں تالی اور کبرائے میں
 مقدم ہو تو شکل اول ہے اور دونوں میں تالی ہو تو
 شکل ثانی اور دونوں میں مقدم ہو تو شکل ثالث۔ اور صغرائے
 میں مقدم اور کبرائے میں تالی ہو تو شکل رابع ہے۔

۱۔ جب آفتاب نکلیگا تو دن ہوگا۔ اور جب دن ہوگا تو دنیا روشن ہوگی۔ تو جب آفتاب
 نکلیگا تو دنیا روشن ہوگی۔ ۱۲

۲۔ "جب آفتاب نکلیگا تو دن ہوگا اور اگر کبریاں نہیں ہے کہ حیات ہوگی تو دن ہوگا"
 نہ کبریاں نہیں جو کہ جب آفتاب نکلیگا تو دن ہوگی۔ ۱۳

۳۔ جب آفتاب نکلیگا تو دن ہوگا اور جب آفتاب نکلیگا تو دنیا روشن ہوگی تو کبریاں ہوگا اور جب دن ہوگا تو دنیا روشن ہوگی۔
 ۴۔ جب آفتاب نکلیگا تو دن ہوگا اور جب آفتاب نکلیگا تو دن ہوگا تو کبریاں ہوگا اور جب دن ہوگا تو دنیا روشن ہوگی تو کبریاں ہوگا۔ ۱۴

سلسلہ
 ثانی ہے

مکرر
 اکرار
 اصل
 ہوگا

نہیں

جہاں

میں

ان اشکال کے نتائج بھی بعینہا وہی مشبہ طیس ہیں جو اقترانی حملی کی ہیں اور بارشائے شکل الج ہر شکل کی عدد ضرب نتیجہ اور ان کے نتیجے بھی بلا فرق وہی سب ہیں۔ اور شکل الجہ میں صرف اول الذکر پانچ ضربیں منتج ہیں۔ باقی تعقیم۔

دوسری قسم

اگرچہ دوسری قسم بھی (شکل پہلی قسم کے) تین صنفیں ہیں۔ لیکن اس جگہ صرف دوسری صنف مطبوع ہے۔

اس دوسری صنف کے نتائج کی بارش طیس ہیں۔ (۱) مقتدین کا موجب ہونا۔ (۲) مقتدین کا مالتہ الخاوی ہونا (۳) مقتدین میں سے کسی کا کلیہ ہونا۔ (۴) جزین متشاركین کا تالیف منتج ہونا۔

۱۵ یعنی مثل اقترانی حملی یہاں پہلی شکل اول میں ایجاب صغریٰ و کلیت کبریٰ اور شکل ثانی میں اختلاف فی الکلیف و کلیت کبرائے اور شکل ثالث میں ایجاب صغریٰ و کلیت امی اللقہ متین اور شکل رابع میں اعتماد الامرین یعنی ایجاب اللقہ متین یا کلیت صغریٰ یا اختلاف اللقہ متین یا کلیت احد ہما

۱۶ یعنی بطرح اقترانی حملی میں شکل اول ثانی میں چار چار ضربیں منتج ہیں اور شکل ثالث میں چھٹے اس طرح یہاں بھی۔ لیکن شکل الج میں اقترانی حملی میں آٹھ ضربیں منتج تھیں اور یہاں صرف اول کی پانچ ضربیں منتج ہیں نہ تین آخر کی اور ان پانچ کے نتیجے یہاں بھی وہی ہیں جو اقترانی حملی میں ہیں

۱۷ یعنی جنہیں حد وسط دونوں مقدموں میں جزو مقدم یا جزو ثانی ہو۔

۱۸ یہاں لفظ الخاوی لفظ الخاوی معنی عام مانے ہے جو حقیقہ کو پیشانی یعنی وہ منفصلہ ہیں ثانی فی الاطلاق کا حکم موافق اس کے ثانی فی الاجتماع کا ہی حکم ہوا نہ ہو

۱۹ تالیف منتج ہر مثل نویسہ و سار و جزین متشاركین کے نتیجے سے قیاس کی جو شکل نویسہ و سار کے نتائج

تیسری قسم

اگر چہ تیسری قسم کی چار صنفیں ہیں (۱) کیونکہ حلیہ اسمیں یا تو صغریٰ ہوگا یا کبریٰ اور دونوں تقدیروں پر حلیہ کا مشارک یا متصلہ کا مقدم ہوگا یا تالی) لیکن اس جگہ وہ صنف مطبوع ہے جس میں حلیہ کبرے اور حلیہ کا مشارک متصلہ کا تالی ہوگا۔

اس صنف کے نتائج کی شرط صرف ایجا بہ متصلہ ہے۔ اس صنف کا نتیجہ متصلہ ہوتا ہے جب کا مقدم متصلہ کا مقدم۔ اور تالی نتیجہ تالیف میں تالی والی حلیہ ہوتا ہے۔

(جب کوئی چیز آدمی ہوگی تو جاندار ہوگی اور سب جاندار جسم ہیں) تو جب کوئی چیز آدمی ہوگی تو جسم ہوگی

اس صنف کا نتیجہ متصلہ اسلئے ہوتا ہے کہ جب مقدم متصلہ صادق ہوگا تو تالی مع حلیہ بھی ضرور صادق ہوگا (تالی تو اسلئے ضرور صادق ہوگا کہ تالی مقدم کو لازم ہے اور صدق ضرور صدق لازم کو مستند ہے اور حلیہ اس لئے ضرور صادق ہوگا کہ وہ نفس الامر میں صادق ہے۔ اور جو چیز نفس الامر میں صادق ہوتی ہے وہ ہر تقدیر پر صادق ہوتی ہے۔

تو حلیہ صدق تالی کی تقدیر پر بھی صادق ہوگا) اور جب تالی مع حلیہ صادق ہوگا تو نتیجہ تالیف بھی ضرور صادق ہوگا۔ وجہ مقدم متصلہ صادق ہوگا تو نتیجہ تالیف ہی ضرور صادق ہوگا وہو المطلب

اس صنف میں بھی تالی اور حلیہ کی مشارکت کے اعتبار سے چار شکلیں بنتی ہیں اور ان کے نتائج کی بھی بلا تفاوت وہی سب شرطیں ہیں جو اقترانی حلی کی ہیں۔

چوتھی قسم

چوتھی قسم کی دو قسمیں ہیں (۱) جبکہ نتیجہ صرف ایک کلیہ ہو۔

(۲) جبکہ نتیجہ منفصلہ ہو۔

پہلی قسم کا نام قیاسی قسم اور استقرار نام ہے۔

قیاس کے مقسم ہونے کی چار شرطیں ہیں۔

(۱) اجزاء انفصال نتیجہ کے ایک طرف میں اور حملیات نتیجہ کی دوسری طرف میں مشترک ہوں (۲) اجزائے انفصال اور حملیات دونوں متساویۃً ہوں (۳) اجزائے انفصال اور حملیات کی کل تالیفات متساویۃً ہوں (۴) ہر ایک تالیف میں حدِ اوسط مختلف ہو۔

قیاسی مقسم کے نتائج کی دو شرطیں ہیں۔

(۱) اجزائے انفصال اور حملیات کی تالیفات سے جو شکل بنے ہمیں وہ سب شرطیں پائی جائیں جو اقترانی حملی کی اوس شکل میں معتبر ہیں (۲) منفصلہ جو اس میں متعمل ہو مانتہ الخلو موجبہ کلیہ ہو

(”ہمیشہ ہر ایک آدمی یا رکابہ سے یا جو ان سے یا بوڑھا ہے۔ اور سب لڑکے جاندار ہیں

اور سب جوان جاندار ہیں۔ اور سب لڑکے جاندار ہیں“ نتیجہ حسب آدمی جاندار میں)

(اس قیاس کا نتیجہ صرف ایک کلیہ اس لئے ہوتا ہے کہ ہمیں منفصلہ مانتہ الخلو ہے تو اس کا کوئی

کوئی جزو ضروری ہوگا اور حملیات میں سے جو اس جزو کا مشابہ ہے وہی جزو صادق ہوگا۔

تو ان دونوں کا نتیجہ تالیف ہی جزو صادق ہوگا۔ چونکہ اس قیاس میں ہمیشہ طبع کل تالیفات

متساویۃً ہیں تو اس قیاس کا نتیجہ بالضرور صرف ایک کلیہ ہی ہوگا و ہذا ما ادعینا)

(دوسری صنف میں بہت تفصیل ہے جو اس رسالہ کے حوالہ سے باہر ہے۔)

پانچویں قسم

اگرچہ پانچویں قسم کی بھی (مثل پہلی قسم کے) تین صنفیں ہیں اور ہر صنف کی بھی (مقتصد کے صفر کے یا کبرائے ہونے کے اعتبار سے) دو دو صنفیں ہیں۔ لیکن یہاں وہی صنف مطلوبوع ہے جس میں مقتصد صفر کے اور مقتصد موجب کبرائے ہو۔

» اگر چیز خرید یا ہوگی تو جائدار ہوگی۔ اور ہر ایک جائدار چرند میں یا پرندہ نتیجہ "اگرچہ چرند یا ہوگی تو چرند ہوگی۔ یا پرندہ۔" (اس صنف میں بھی بہت تفصیل ہے)

قیاس استثنائی

قیاس استثنائی ہمیشہ ایسے دو مقدموں سے بنتا ہے جن میں سے پہلا شرطیہ ہوتا ہے اور دوسرا حلیہ جو شرطیہ کے عین مقدم یا تالی یا نقیض مقدم یا تالی کا استثناء ہوتا ہے۔

قیاس استثنائی کے استنتاج کی تین شرطیں ہیں۔
 (۱) شرطیہ کا ایجاب (۲) شرطیہ کی لزومیت یا عنادیت (۳) شرطیہ یا استثناء کی کلیت
 لزومیت ہونا عنادیت ہونا

۱۔ شرطیہ! استثناء کی کلیت جب شرط ہے کہ لزوم یا عنادیت کی وضع اور استثناء کی وضع ایک ہی ہو ورنہ کلیت شرط نہیں۔ دونوں وضعوں کا استثناء تاج میں لکھی ہو اگر خالص صحت میں آئیگا تو انعام یا بیگا۔ لیکن خالص حالت میں آیا تو نام پایا۔ لیکن خالص نام نہیں پایا۔ تو خالص حالت میں نہیں آیا۔

قیاس استثنائی کی دو قسمیں ہیں متصل منقطع۔

اگر شرطیہ قیاس استثنائی میں لزومیہ ہو تو متصل سے اور عنادیہ ہو تو منقطع منقطع میں عین مقدم کا استثناء عین تالی کو منقطع ہوتا ہے اور نقیض تالی کا استثناء نقیض مقدم کو

رُجب آفتاب ڈوبتا ہے لورات شروع ہوتی ہے۔ لیکن آفتاب ڈوب گیا تو لورات شروع ہو گئی
یا "لیکن رات نہیں شروع ہوئی تو آفتاب نہیں ڈوبا"

اور عین تالی یا نقیض مقدم کا استثناء عظیم ہے
منقطع میں اگر عنادیہ مانعہ الجمع ہو تو عین مقدم کا استثناء نقیض تالی کو
منقطع ہوتا ہے اور عین تالی کا استثناء نقیض مقدم کو

رہمیتہ چیز کا کتاب ہوگی یا کسی ہوگی۔ لیکن یہ چیز کتاب ہے تو "کسی نہیں ہے" یا "لیکن
کسی ہے تو کتاب نہیں ہے"

اور مانعہ الخلو ہو تو نقیض مقدم کا استثناء عین تالی صحیح

۱۔ یعنی قیاس استثنائی متصل میں عین مقدم کے استثناء عین تالی نتیجہ نکلتا ہے اور نقیض تالی
کے استثناء نقیض مقدم کیونکہ لزومیہ میں مقدم ملزوم اور تالی لازم ہوتا ہے اور ثبوت ملزوم ثبوت
لازم اور نفی ملزوم نفی لازم کو مستلزم ہے ورنہ وجود ملزوم بدون لازم لازم آئیگا تو لزومیہ ہی باطل ہو جائیگا

۲۔ یعنی عین تالی یا نقیض مقدم کے استثناء سے کچھ نتیجہ نہیں نکلتا کیونکہ لزومیہ میں مقدم
ملزوم اور تالی لازم ہوتا ہے اور جہاں یہ کہ لازم ملزوم سے حکم ہوا اور ثبوت اعم ملزوم ثبوت اخص کو
یا نفی اخص ملزوم نفی اعم کو نہیں ہے اس مثال کو سمجھو "اگر یہ چیز آدمی ہوگی تو قادر ہوگی لیکن یہ
چیز قادر ہے اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ یہ چیز آدمی ہو اور نہ یہ نتیجہ کہ یہ چیز آدمی نہیں اس طرح اگر کہیں کہ یہ چیز آدمی
نہیں تو اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ چیز قادر نہیں اور نہ یہ نتیجہ کہ یہ چیز قادر ہے ۱۲

۳۔ اسلئے مانعہ الجمع میں مقدم اور تالی میں منافات فی الاجتماع کا حکم ہوتا ہے ۱۲ اس کو مانعہ الخلو میں مقدم
اور تالی میں منافات فی الخلو کا حکم ہوتا ہے۔

ہوتا ہے۔ اور نقیض تالی کا استثناء عین مقدم کو منتزع ہوتا ہے۔
 ”ہمیشہ یہ چیز یا لاکھاب ہوگی یا لاکھسی ہوگی۔ لیکن یہ چیز لاکھاب نہیں ہے“ تو ”لاکھسی ہے“
 یا ”لاکھسی نہیں ہے“ تو ”لاکھاب ہے“

اور حقیقہ ہو تو ہر ایک (مقدم اور تالی) کے عین کا استثناء دوسرے کے
 نقیض کو منتزع ہوتا ہے اور ہر ایک کے نقیض کا استثناء دوسرے کو
 عین کو منتزع ہوتا ہے۔

”ہمیشہ یہ عدد طاق ہوگا یا جفت ہوگا۔ لیکن یہ عدد طاق ہے“ تو ”جفت نہیں ہوگا“ لیکن
 یہ عدد جفت ہے“ تو ”طاق نہیں ہے“ یا ”لیکن یہ عدد طاق نہیں ہے“ تو ”جفت ہے“ یا ”لیکن یہ
 جفت نہیں ہے“ تو ”طاق ہے“ پس حقیقہ میں چار نتیجہ نکلتے ہیں اور مانعہ الجمع مانعہ الخلو و
 زویر میں ضرور دو نتیجہ۔

قیاس مرکب

قیاس مرکب دو طرح پر ہوتا ہے۔

۱۔ یعنی عین مقدم کا استثناء نقیض تالی کو منتزع ہے اور عین تالی کا استثناء نقیض مقدم کو
 اس طرح نقیض مقدم کا استثناء عین تالی کو منتزع ہوتا ہے اور نقیض تالی کا استثناء عین مقدم کو اس لئے
 کہ حقیقہ میں مقدم اور تالی میں منافات فی الاجتماع ولا تفرع دونوں کا محکم ہوتا ہے۔

۲۔ اوپر پڑھ چکے ہو کہ اگر دو ہی قضیوں سے نتیجہ مطلوبہ نکلتا ہے تو اس کو قیاس بسیط
 کہتے ہیں ورنہ قیاس مرکب تو قیاس مرکب حقیقت چند بسیط قیاسوں کا مجموعہ ہے یعنی اگر
 قیاس مرکب میں تین قضیے ہوں تو دو بسیط قیاسوں کا مجموعہ ہے اور چار قضیے ہوں تو
 تین بسیط قیاسوں کا مجموعہ ہے، و علیٰ ہذا القیاس اگر قیاس مرکب میں اسی بسیط قیاسوں کے
 نتیجے ہی نکالتے چاہیں تو اس کو موصول النتائج کہتے ہیں ورنہ مفصول النتائج دونوں کی مثالیں
 متن میں مذکور ہیں۔

(۱) موصول النتائج (سب آدمی جاندار ہیں۔ اور سب جاندار جسم ہیں) پس "سب آدمی جسم ہیں" اور سب جسم جوہر ہیں پس "سب آدمی جوہر ہیں" اور سب جوہر ممکن ہیں پس "سب آدمی ممکن ہیں" (۲) موصول النتائج (ہر آدمی جاندار ہے اور ہر جاندار جسم ہے اور ہر جسم جوہر ہے اور ہر جوہر ممکن ہے) پس "ہر آدمی ممکن ہے" قیاس مرکب کی اس وقت ضرورت پڑتی ہے کہ قیاس بسیط (منجہ نتیجہ مطلوبہ) کا کوئی مقدمہ (ایک خاصہ دونوں نظریہ ہو۔

قیاس خلف

قیاس خلف وہ قیاس مرکب ہے جس میں مطلوب کا اثبات نقیض مطلوبہ کے انطال سے کیا جائے۔
 قیاس خلف ہمیشہ کم سے کم دو بسیط قیاسوں سے بنتا ہے۔
 (۱) آخری شرطی متصل (۲) استثنائی متصل (جواقرانی مذکور کے نتیجے (متصلہ لزومیہ) اور اس نتیجے کے تالی کے نقیض کے استثناء سے بنتا ہے)

مثال

(جب مطلوب ثابت ہوگا تو اس کا نقیض ثابت ہوگا اور جب اس کا نقیض ثابت ہوگا تو محال ثابت ہوگا) تو جب مطلوب ثابت ہوگا۔ تو محال ثابت ہوگا لیکن محال ثابت نہیں تو مطلوب ثابت ہوگا (پہلے قیاس کا دوسرا مقدمہ جب کہی قطری ہوتا ہے تب قیاسات دوسرے بڑھ جاتے ہیں۔

۱ یعنی قیاس آخری شرطی کی پہلی قسم جس کی ترکیب متصلہ سے بنتی ہے ۲

۲ یعنی قیاس استثنائی کی پہلی قسم جس میں شرطیہ متصلہ لزومیہ ہوتا ہے ۲

قیاس مساوات

قیاس مساوات اس قیاس مرکب کا نام ہے جو حکم سے حکم ایسے ترقیوں
 بنتا ہے جنہیں پہلے قیفیے کے متحول کا متعلق دوسرے قیفیے کا متعلق ہوتا ہے
 (اگر برابر ہے تب کا اور ت برابر ہے تب کے اور برابر کا برابر ہوتا ہے پس آدرا برابر ہے تب کے)
 قیاس مساوات میں جب آخری مقدمہ سچا ہوتا ہے تو نتیجہ سچا نکلتا ہے
 ورنہ جھوٹا۔

(قیاس کا بیان سوچنا۔ اس بحث کی دوسری قسم (مستفاد) کا بیان سنو)

استدلال

جب کسی کلی کی کل جزئیات پر صرف اس وجہ سے کوئی حکم لگایا جائے
 کہ وہ حکم کلی مذکور کی اکثر یا کل جزئیات کو ثابت ہو چکا ہو تو حکم کا نام
 استدلال متعجب کتاب میں پہلے قیفیے (اگر برابر ہے تب کی) میں ماحول ہوا اور تب کا متعلق ہو اور یہی تب
 دوسرے قیفیے (تب برابر ہے تب کے) میں موضوع برابر ہے و علیٰ ہذا نفس الامثلہ الاخر ۱۱

مثال مذکور متن دیکھو کہ سیر آخری مقدمہ (برابر کا برابر ہوتا ہے) ہی سچا ہے تو نتیجہ (اگر برابر ہے تب کے)
 بھی سچا نکلا اور دوسری مثال (اگر برابر ہے تب کے) اور تب برابر ہے تب کے سچا اور سچے برابر ہوتا ہے تو قطب (اگر برابر ہے تب کے)
 تیسری مثال (اگر برابر ہے تب کے) اور تب برابر ہے تب کے اور برابر ہوتا ہے تو (اگر برابر ہے تب کے) جو بھی
 مثال (طلاق موقوف ہے نکاح پر اور نکاح موقوف ہے ترہنی ترہین پر اور موقوف کا موقوف موقوف ہوتا ہے)
 "طلاق موقوف ہے ترہنی ترہین پر" و علیٰ ہذا القیاس ۱۲

مثال میں کہ اگر آدمی عورت کا اور عورت کا (اگر برابر ہے تب کے) آخری مقدمہ (اگر برابر ہے تب کے) اور برابر ہوتا ہے تو
 نتیجہ (اگر برابر ہے تب کے) بھی غلط ہو دوسری مثال (اگر برابر ہے تب کے) اور برابر ہوتا ہے تو (اگر برابر ہے تب کے) جو بھی

تمثیل میں پہلی چیز کو اصل اور دوسری کو فرع اور علت مشترکہ کو علت جامع و جامع و وصف کہتے ہیں۔

تمثیل کم سے کم حسبِ اہل تین قضیوں کی بنتی ہو (۱) اصل پر فلان حکم لگ چکا ہے (۲) اس حکم کی علت فلان چیز ہے (۳) وہ چیز فرع میں ہی پائی جاتی ہے۔
 مختصراً جو مسلم غیر منفرد ہے اس کے غیر منفرد ہونے کی علت اصلی جمعیت ہو۔ اصلی جمعیت مسابہ علم میں ہی پائی جاتی ہے تو وہ بھی غیر منفرد ہے۔

ان تینوں قضیوں میں سے کسی پر تمثیل میں بتیں ہوتے ہیں صرف ایک ثابت کرنا کے ثابت کرنے کے بہت سے طریقے ہیں لیکن دو ان میں سے (جو جامع شہرت) عمدہ سمجھے گئے ہیں (۱) دوران (۲) تردید۔

دوران کے معنی ہیں ایک چیز کا دوسری چیز کیلئے مدار ہونا یعنی یہ کہ جب پہلی چیز پائی جائے تو دوسری بھی پائی جائے اور جب پہلی چیز نہ پائی جائے تو دوسری بھی نہ پائی جائے۔ (عدل و علت زرف کے غیر منفرد ہونے کی نسبت)

ایک مشہور بات ہے کہ ایک چیز کا دوسری چیز کیلئے مدار ہونا پہلی چیز کے دوسری چیز کیلئے علت ہونے کی دلیل ہے یعنی دوران عدلت کی دلیل ہے۔ لیکن یہ عموماً صحیح نہیں ہے، کیونکہ جو معلومات یا بشر الطیالوازم کہ اپنی علت یا مشروط یا ملزوم کے مساوی ہوں۔ ضرور ان کے مدار میں۔ حالانکہ اس کی علت نہیں ہیں۔

دوران کا نام طرد و عکس بھی ہے۔

تردید (جکا نام تیسر و تقیم بھی ہے) یہ ہے کہ پہلی اصل کو ادھاڑ پھونڈھک لے کہ جب تک یہ دونوں چیزیں عدل اور علت زرف میں پائی جائیں گی زرف غیر منفرد رہے گا اور جب ایک بھی زائل ہو جائے گی غیر منفرد پائی نہ ہوگا۔

مادہ قیاس

قیاس و چیزوں کو نیتا ہے مادہ صورت (کیونکہ قیاس مرکب چیز ہے اور مرکب
مرکب انہیں دو چیزوں سے بنتا ہے)

جن قضیوں سے قیاس بنتا ہے قیاس کا دو کہلاتے ہیں۔ اور وہ ہریت و ہامی
جو مواد قیاس کو ان کا اجتماع سے عارض ہوتی ہے جس سے وہ قیاس قرانی
یا استثنائی کی کوئی قسم بن جاتے ہیں قیاس کی صورت ہے۔

(اب تک جب قدر قیاس کا بیان ہو چکا ہے کل صورت کے اعتبار سے تہا اب دو کے اعتبار سے بیان ہوتا ہے)

قیاس کے دو طرح کے ہوتے ہیں (۱) یقینی (۲) غیر یقینی۔

یقین اور اذعان و اعتقاد کا نام ہے جو جائز و صحیح و ناممکن الزوال ہو
یقینی کی دو قسمیں ہیں (۱) بدیہی (۲) ومانظری جو بدیہی کو (بلا واسطہ یا بواسطہ) ثابت ہوں
بدیہی کو اصول یقینیات اور نظریاتی مذکور کو فروع یقینیات کہتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۸۹۔ اس حکم کی علت میں اصل کی خصوصیت کو ہی دخل ہوا اور حکم شروع کی خصوصیت مانع ہوئی۔

۱۱ دیکھو قیاس کی تعریف

۱۲ مثلاً قرانی محلی (شکل اول یا ثانی یا ثالث یا رابع اور اکضرب) یا قرانی شرطی قسم اول یا ثانی یا ثالث

یا رابع یا خامس اور ان کے مضاف یا استثنائی متصل یا منفصل ۱۳

۱۴ یقینی و قضیہ مرکب یقین کیا گیا ہو غیر یقینی جہاں کے مضاف ہوں ۱۵

۱۶ دیکھو صفحہ ۳۰۲۔

۱۷ تمام وہ اعتقاد جو حسی نقیض کا ذریعہ تھا یا بنی ہو یا در حین نقیض کا بھی جزء تھا یا بنی ہو یا در کان نام نہن ہو اور وہ

اعتقاد جامع یا ذاتی جو وقتی نہ ہو کچھ جملہ مرکب کہ جس میں اور جو اعتقاد (مادہ یا ظنی و قوی یا غیر وقتی ہو) کہ ممکن الزوال و تعقل

۱۸ اور وہ ظنی جو بیحد و بلا واسطہ ظنی یا بواسطہ ظنی ثابت ہوں (ظنی ظنی ہوں یعنی یا یقینی) وہ غیر یقینی ہیں ۱۹

۲۰ یعنی جو بدیہی سے ثابت ہوں ۱۱

بدیہی کی چھ قسمیں ہیں۔

(۱) اولیات (وہ قضیے جن کے یقین کرنے کیلئے رفقو اطراف کا تصور کافی ہو) ہر کل اپنے جو سے بڑا ہوتا ہے "وَبِالْعَكْسِ" ^{درست}

اولیات کا دوسرا نام بدیہیات ہے۔

(۲) فطریات (وہ قضیے جن کے یقین کرنے کیلئے رفقو اطراف کے علاوہ) ایسا واسطہ بھی کار ہو جو تصور اطراف کی وقت کہی ذہن میں نہ آئے ہو جاتا ہو "چار حقیقت" "پانچ طاق ہے" ^{درست}

فطریات کا دوسرا نام "قضایا قیاساتہا معہا" ہے۔

(۳) مشاہدات (وہ قضیے جن کے یقین کرنے کے لئے حس ظاہر یا باطن کا وسیلہ بھی کار ہو) ^{درست} ^{رقبو اطراف کے علاوہ} اول کا نام حسیات ہے (درمزن ہوتا ہے۔ بیل نخر جان ہوتا ہے۔ گلاب خوشبو ہوتا ہے قند میٹھا ہوتا ہے۔ پتھر سخت ہوتا ہے)

ثانی کا نام وجدانیات (میں ہو کا میں میں پیاسا میں میں پر شکم میں میں میرا میں)۔

میں خوش ہوں میں ناخوش ہوں) ^{درست} ^{رقبو اطراف کے علاوہ} (۴) تخریاتیات (وہ قضیے جن کے یقین کرنے کے لئے کثرت تجربہ ہی درکار ہو) ^{درست} ^{رقبو اطراف کے علاوہ} اولت اس وقت ہے

۱۔ جب چار حقیقت اور نسبت کا تصور ہوتا ہے تو ساتھ ہی چار کا دو براہِ حقوں پر بلاکسٹیا بھی ذہن میں آ جاتا ہے اور اسی واسطہ سے پانچ کے طاق ہونیکا یقین ہو جاتا ہے ۲۔

۳۔ جب پانچ اور طاق اور نسبت کا تصور ہوتا ہے تو ساتھ ہی پانچ کا دو براہِ حقوں پر بلاکسٹیا بھی ذہن میں آ جاتا ہے اور اسی واسطہ سے پانچ کے طاق ہونیکا یقین ہو جاتا ہے ۴۔

۵۔ حس ظاہر سے جو اس حقیقت ظاہری (باصور و مامعہ شامہ و ذائقہ لامعہ) مراد ہیں +

۶۔ حس باطن جو میں حس باطنی جس مشترک خیالِ دہم کا فطرہ متفرقہ مراد ہیں ۱۲۔

۷۔ جن کے یقین کرنے کے لئے حس ظاہر کا وسیلہ درکار ہو ۱۱۔

۸۔ جن کے یقین کرنے کے لئے حس باطن کا وسیلہ درکار ہو ۱۲۔

مجلسی کہا لہٰذا کو باقی ہے مسئلہ نہر شریعت کی علامہ ۱۲
(۵) حاکمیت (وہ قضیے جن کے یقین کرنے کے لئے حد میں بھی درکار ہو دینا سناؤں کے روشن
 ہوتی ہے۔ آوازوں کا اور ایک قسم سے ہوتے ہیں۔ رنگوں اور شکلوں کا اور ایک باقی سے ہوتا ہے ۱۲
(۶) متواترات (وہ قضیے جن کے یقین کرنے کیلئے اتنے لوگوں کی روایت بھی درکار ہو جیسا کہ پہلے

۱۲ مرتبہ ہادی کا ختم ذہن کو منکشف ہو جانا ۱۲
 ۱۲ تواتر میں بھی یہی شرط ہو کہ وہ قضیہ حسی ہی ہوں کیونکہ تواتر نظریات اور بدیہیات غیر حسی نہیں ہے
 مثلاً عالم کو حادث کی خبر اگر تمام دنیا کے لوگ کسی کو دیں جو اس کو بدیہیات ثابت کر چکا ہو تو یہ خبر اور کو حقیق یقینی
 ہوگی اس طرح اگر سارے لوگ کسی کو دیکھ کر کہیں کہ یہ ایک آدمی ہے تو یہ خبر اس کے حسی یقینی ہوگی۔ اگر یہ
 اعتراض کرے کہ ناز و زنجیر مذکور کی کیفیت اطمینان اور شفا سے اور تواسا اور جرا وغیرہ کی حقیقت محض
 اور عقیدہ میں جو کہ حسی ہے درکار نہیں۔ حالانکہ سلف خلف نے ان پر تواتر ہی سے استدلال کیا ہے تو کیا جواب
 یہ کہ سلف خلف نے تواتر سے ان امور پر استدلال نہیں کیا ہے بلکہ حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 قول کے وجہ پر جو ہر مذکورہ قطعاً دال ہو استدلال کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول امتیاز سے
 کیونکہ عین شمع ہی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قول ہو جاتا ہے اور متواتر ہی ان کو کثرت پر استدلال
 کیا ہے پس متواتر کا غیر حسی ہونا لازم نہیں آیا ۱۲۔

۱۲ تواتر میں لوگوں کی کوئی حد نہیں ہے بلکہ مثلاً دس یا بیس یا پچاس یا تو اس کم یا زیادہ ہوں۔
 بلکہ یہ شرط ہے کہ اتنے ہوں جیسا کہ جو اتفاق کر لینا عقل محال جائے یعنی ان کی خبر سے یقین محال ہو جائے
 پس جب آدمی اتنی بات کہے کہ وہ خبر متواتر ہوگی اگرچہ حد میں پہنچے ہوں اور اگر اتنی بات کہے کہ وہ خبر متواتر نہیں ہوگی
 اگرچہ حد میں بہت ہوں الغرض تواتر میں حصول یقین محترم ۱۲

۱۲ اگر کسی قضیہ کی روایت سلسلہ سلسلہ ہو تو اس کے تواتر میں یہی شرط ہے کہ ہر سلسلے میں (اول ہوا اور اخیر)
 اتنی لوگ ہوں جیسا کہ جو اتفاق کر لینا عقل محال ہو۔ اگر کسی ایک سلسلے میں بھی ناقصین اتنی سو کم ہو تو وہ قضیہ متواتر
 اور یقینی نہ ہوگا مثلاً ہم کو کہہ دے کہ انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم یا یہ اوستا کہہ دے کہ انا نبی عیسیٰ

اتفاق کر لینا عقلاً محال ہوگا مگر معظمتہ مدنیہ طیبہ دوشہر میں موسیٰ اور فرعون کا شخص گذر گیا۔
آخر الذکر چار قسمن میں بھی شخص کے حق میں یقینی ہیں جبکہ جو ان کا مشاہدہ یا خبر
یا حدس یا نواتر حاصل ہو چکا ہو نہ اوروں کے حق میں۔ اسی طرح نظریہ مذکور
(یقینی کی دوسری قسم) بھی اوسے شخص کے حق میں یقینی ہیں جس کے نزدیک
بدیہی سے ثابت ہو چکے ہوں نہ غیروں کے حق میں۔

غیر یقینی کی سات قسمیں ہیں۔

(۱) مشہوریت (دفعیہ) (سچے خواہ جوڑے) جس کے اعتقاد کو سب صرف اتفاق آرا رہو۔
خواہ کل کی رائے کا (عدل اچھا ہے ظلم برے) خواہ کسی خاص کردہ کی رائے کا "سماوت اور بھاری
محمود ہے۔ یا سماوت اور بھاری مذموم ہے" کے نزدیک ہو۔

۴۵ جنوں اور مردوں کے نزدیک اسے بخیر اور اوروں کے نزدیک اسے
کولگل قویہ مشہوریت و خصوصیات ۴۶ حَسْبَ الْأَمْنَةِ
وَالْعَادَاتِ مَسْئَلَةٌ عِنْدَ كُمْ لَا يَسْتَلِمُوهَا إِلَّا رَدًّا۔

دکھی کہی بعض مشہوریت اور جہت پر چلتے ہیں جس سے وہ اولیات کے ساتھ ملحق ہو جائیں
لیکن ماہر الاقناع یہ کہ جب اتفاق اہل منطق نظر کریں تو اولیات کا اذعان اپنے حال پر بد جانتے

یقیناً حاکم انتہائی صلی علیہ وسلم ۹۲ ہرگز متواتر نہیں کہیں کہ اولاد ان سلسلوں کا اتصال ثابت نہیں ٹانیا ان
باتوں کا تائیل اول سلسلہ میں بہت ہی قلیل لوگ تہو چکا جوڑے پر اتفاق کر لیا حال تھا بلکہ بالکل ممکن تھا
بلکہ متعین تو یہ ہو کہ یہ باتیں محض گڑھی سوئی میں بھی کچھ حقیقت ہیں۔

۴۷ مشاہدات تجربیات۔ حدیثیات متواترات ۱۱

۴۸ مثلاً جس شخص نے زندہ دیکھا ہو۔ گلاب سونکھا سو اور نہایت کو کڑو دیکھا ہو تاہی یا گلاب جو مٹو تو جو
اتنے لوگوں سے سنا ہو چکا جوڑے پر اتفاق کر لینا عقلاً محال ہو اس شخص کے حق میں یہ یقینی نہ ہوگی بلکہ اولی الذکر دونوں
(اولیات فطریات) کے کہ مگر یقینی ہیں کسی کی خصوصیت نہیں ۱۲۔

۴۹ بعض جوڑے بلا واسطہ یا بواسطہ ثابت ہوئے ۱۳۔ یہ دونوں مثالیں شخص کی نسبت صحیح ہیں۔

جنوں

بھاری

یہ

یقینی

مختصر

عقاب

کے

لال

۷

۷

۷

اور شہوات کو اذعان میں فرق آجاتا ہے)

(۲) **مسلمات** (وہ قضاے دسپے خواہ جھوٹے) جو مناظر میں جنم نے مان لئے ہوں یا ایک

علم میں ثابت ہو چکے ہوں اور وہ دوسرے علم میں مان لئے گئے ہوں۔ انکا نام اصول موضوعہ ہی ہے)

(۳) **مقبولات** (وہ قضیے) سچے ہوں یا جھوٹی) جنکے اعتقاد کا سبب صرف ان کو قابلیت

کیا تھا علم و تحقیق و زہد و ریاضت کا حسن ظن ہو۔ علماء و حکماء عرفا کے اقوال)

(۴) **مظہورات** (وہ قضاے) صحیح خواہ غلط) جن کو اس طرح باور کر لیں کہ میں نفس کا بھی جمع تھا

باقی ہو۔ جو شخص بات کو کلیوں میں چھپ چھپ کر گھومتا ہے وہ چور ہوتا ہے)

(۵) **مخیلات** (وہ قضاے) جھوٹے خواہ سچے جن کے ذہن میں آنے سے نفس کو بسط

یا قبض۔ رغبت یا نفرت پیدا ہوتے

گل خورشید عارض خوبان سنباش پھول زلف محبوباں

معلم کتابی را دیدم ترش و دلمغ گفتار بد خوئے و مردم آوار کند طبع و ناپر مزین کار کہ عیش

مسلمانان بدیدن او تہ گشتے و خواندن قرآنش دل مزین سیکرے)

(۶) **وہمیات** (وہ جو جھوٹے قضیے) کہ میں غیر محسوس پر محسوس کا حکم لگاؤں "کل موجودات

اشادہ تہ کے قابل ہیں)

(وہمیات بھی بیشتر) سوچو کہ ہم کائنات پر استیلا و غلبہ اور نفس و سکا از بس متخرد و مطیع و محکوم

بقیہ عالمہ صحر گزشتہ۔ جبکہ اسکا اعتقاد صرف تعلق آرزو کی جھپٹ ہو۔ نہ اس شخص کی نسبت جیکی نزدیک ہے

باقین ہی کو نسبت ہو چکی ہوں کیونکہ اس کو نزدیک تو یہ یعنی کی دوسری قسم میں مل میں۔

۱۱۔ یہ تو ہم کہ ہاں بوجہ اختلاف از چند عادات کو جدید ثبوتات میں جو کہی لوگ باتوں میں دوسرے نہیں مانتے اور

۱۲۔ جیسے اصل موضوع علم ہند میں کہ دوسرے علم میں بت کیے گئے ہیں اور ہند میں مان لئے گئے

۱۳۔ یہ نہایت گستاخانہ بیہوشی کی ایک حکایت میں ہے۔

معلم کتابی نے معلم الضیاء ۱۲۔

کہ سچا خواہجھو، جو کچھ وہ حکم لگا دیتا ہے نفس اس کو قبول کر لیتا ہے (اولیات کے ساتھ ملقب
ہو جاتے ہیں اور اسی وجہ سے بہتیرے لوگ اوٹام باطلہ میں نہ ہمت بھیجتے ہیں اور ان سودۃ العر
سچا نہیں آتے۔ اور اگر خدا نے عقل اپنے خاص بندوں کی عقل صرف اور بشری عقل سے ملگتی
تھا تو بالیقین عقلی سببوں کا ۱۲
نہ فرماتا تو وہ بھی اس طرح اوٹام باطلہ کی تاریکیوں سے کہنی کلنے کے
۱۳

(۷) **مُشَبَّہَات** (وہ جو عقلی صورت یا معنی سے عقیدوں کے مشابہ ہوں۔ بشری
تصویر کو کہیں "یہ شیر ہے۔ اور شیر درندہ میں تو" یہ عقیدہ درندہ ہے یا جو کہ صورت کو جو
ذہن کیساتھ قائم ہے کہیں "یہ جیر ذہن کیساتھ قائم ہے یا حدوث کو کہیں حدوث حادثہ")
قیاس کی (مواد کے اعتبار سے) پانچ قسمیں ہیں۔ برہان۔ جدل۔ خطابت۔ شعر۔
سفسطہ۔

قیاس کے مواد اگر کل یقینیات ہوں تو برہان ہے۔
برہان کی دو قسمیں ہیں۔ لسانی۔ لائی۔

جب طرح خدا وسط حکم نتیجہ کے ذہن میں پائے جانے کی علت ہے اگر اس کے
واقعہ میں بھی پائے جانے کی علت ہو تو برہان لائی ہے۔ "عالم کا ہر ذرہ ممکن ہے
اور ہر ممکن کیلئے موجود ضروری ہے" تو "ہر ذرہ عالم کے لئے موجود ضروری ہے" (۱۴)

۱۵ اس میں یہ جھوٹ ہے کہ بشری تصویر کو جو شیر نہیں ہے شیر کہہ دیا ۱۲
۱۶ اس میں یہ جھوٹ ہے کہ جو کہ صورت کو جو ذہن کے ساتھ قائم ہے جو ہر کہہ دیا حالانکہ وہ
جوہر نہیں ہے بلکہ عرض ہے کیونکہ وہ ذہن کی صفت ہے۔ ۱۳

۱۷ اس میں یہ جھوٹ ہے کہ حدوث کو جو امر ذہنی ہے حادث کہہ دیا حالانکہ حادثہ شے خارجی ہوتی ہے
نہ امر ذہنی ۱۴

۱۸ اسکان افسوس قبیح الی الوحب کی علت ہے یعنی ہر ممکن اپنے امکان ہی کی بہت
موجود کا محتاج ہوتا ہے ۱۵

ورسہ بران! الی (یہ شخص سریع الغضب ہے۔ اور سریع الغضب عار المزاج ہے تو یہ شخص عار المزاج ہے)

قیاس استثنائی میں مقدمہ استثنائیہ حد واسطہ کا حکم کہتا ہے۔
اگر قیاس کے مواظمشہور ثلث یا مسلمات ہوں تو جدل ہے (یہ بخیل ہے)
اور ہر بخیل مذموم ہے پس "یہ مذموم ہے"

اور مقبولات یا مقنونات ہوں تو خطا بتہ ہے (یہ شخصیات کو چپ کر گیوں میں گھونکا
اور جالیا ہو رہا چور ہے) پس "یہ شخص چور ہے"

خطا بتہ کے استعمال کرنے والے کو خطیب اور واعظ کہتے ہیں۔
مخیلات ہوں تو شر ہے (وہ ترش و اور تلخ گفتا ہے اور جو ترش و تلخ گفتہ ہو تبدیل
نفرت ہے) پس "وہ قابل نفرت ہے"

اور وہمیات یا شبہات ہوں تو سفسطہ ہے ("جو ہر کسبوت کج ذہن کیا تھم
ہے کہیں یہ جو ہر ذہن کیا تھم ہے اور جو ذہن کیا تھم قائم ہو عرض ہے" تو یہ جو ہر عرض ہے)

۱۔ یعنی اگر حد واسطہ حکم نتیجے کے اقدیں یا غلطی کی علت نہ ہو مرتبہ ہی نہیں اپنا ہے جائے کی علت
ہو تو بران الی ہے اسکی دو صورتیں ہیں (۱) اولی حد واسطہ حکم نتیجہ کا معلول ہو گا نام دلیل ہو صورت
کثیر الوقوع ہے اسی کی مثال متن میں مذکور ہے (۲) حد واسطہ حکم نتیجہ کا معلول نہ ہو تو جب آفتاب نکلیگا
تو دن ہو گا اور جب نہ ہو گا تو دنیا روشن ہوگی) تو جب آفتاب نکلیگا تو دنیا روشن ہوگی ۱۲

۲۔ یہی اگر مقدمہ استثنائیہ حکم نتیجہ کے واقعہ میں پائی جائے کی علت ہو تو بران الی ہو (اگر آفتاب نکلیگا تو دن ہوگا
لیکن آفتاب نکلا ہے تو دن ہے) حد بران الی (جب آفتاب نکلیگا تو دن ہوگا لیکن نہ ہوگا تو آفتاب نکلا ہے)

۳۔ یہ انفصال الجور منہ الخ کہ ہے یعنی صرف مشہورات ہوں یا صرف مسلمات یا دونوں
سے ہوئے اس طرح خطا بہ وسفسطہ کی تعریف میں بھی انفصال الجور منہ الخ ہے ۱۳

اور اعلیٰ و ادنیٰ ملے ہوئے ہوں تو ادنیٰ ہی کا اعتبار ہے (یعنی اگر یقینات اور مشہورات ملے ہوئے ہوں تو قبل ہے اور یقینات اور مقبولات ملے ہوئے ہوں تو خطا بہ طور یقینا) جدل سے (جب مجادل معترض ہو) الزام ختم مقصود ہوتا ہے اور جب مجیب ہو اپنی رائے کی محافطت۔

خطا بہ سے سطح کی عملی باتوں کا بتانا مقصود ہوتا ہے جو معاش یا معاود میں مفید یا مضر نہ ہوں تاکہ مفید کو کرنے اور مضر سے بچنے سے دونوں جگہ اچھے رہیں۔

شر سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ نفس ترغیب ترہیب متاثر ہو۔
سفسطہ سے ختم کی تغایط مقصود ہوتی ہے اور اس کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کو جان کر اس سے محفوظ رہیں۔
(اب تصور مغالطے کا بیان بھی سن لو۔)

باب ۱۱ مغالطے کا بیان

جو دلیل غلط ہو اس کو مغالطہ کہتے ہیں۔

دلیل میں غلطی دو ہی طرح کی ہوتی ہے اور صورت کی اور مادہ کی۔

اول کا نام مغالطہ صوری ہے دوسرے کا مغالطہ مادہ کی۔

مغالطات کی بحث ایسی عمدہ اور دلچسپ ہے کہ اس کو جتنا طول دیکھئے خالی از منفعت نہیں۔ لیکن اس سالے میں طول کی گنجائش کہاں سلہذا مختصر طور

یعنی اگر یقینات اور تخیلات یا مشہورات اور غیبات یا مقبولات اور بخیلات ملے ہوئے ہوں
اور شر ہے اور یقینات اور دہیات یا مشہورات اور دہیات یا مظنونات اور دہیات یا تخیلات اور دہیات
ملے ہوئے ہوں تو سفسطہ ہے ورنہ علیٰ ذلک

سے صرف چند مہول مخالطات صوری بیان کئے جاتے ہیں۔
 مخالط صوری کہی جدا وسط میں واقع ہوتا ہے اور کہی شرائط انتاج میں۔
 مخالط جدا وسط میں کہی یوں واقع ہوتا ہے کہ باوی النظر میں لوقہ جدا وسط
 مکر معلوم ہوتی ہے کہ اس کا لفظ دونوں مقدموں میں ایک ہی ہوتا ہے
 لیکن ایک میں خود وہی لفظ مراد ہوتا ہے اور دوسرے میں اس کے معنی
 اور کہی یوں واقع ہوتا ہے کہ دونوں میں معنی مراد ہوتے ہیں۔ لیکن وہ
 معنی دونوں میں مختلف ہوتے ہیں مثلاً وہ لفظ متعدد المعنی (مشترک یا
 منقول یا حقیقت و محال) ہے اور ایک میں اس کے ایک معنی اور دوسرے میں دوسرے
 معنی مراد لئے گئے ہیں

(شعر کے کلام بیشتر اس قسم کے مخالطوں سے پر ہوئے ہوتے ہیں) اور کہی یوں واقع ہوتا ہے

لَا الْغَلَطُ غَلَطٌ وَالْغَلَطُ حَقٌّ "فَالْغَلَطُ حَقٌّ" یہاں کہی میں غلط سے خود لفظ
 غلط مراد ہے اور صغر کے میں اس کے معنی بھی نشاء غلط ہو

۱۷ مشترک کی مثال "جس کی طرف اشارہ کر کے کہیں" یہ گہٹ ہے اور جو گہٹ ہے اس کا پڑھئے۔ جس کی طرف
 اشارہ کر کے کہیں "یہ گہٹ ہے اور جو گہٹ ہے اس کا پڑھئے۔" اس کی طرف اشارہ کر کے کہیں "یہ گہٹ ہے اور جو گہٹ ہے اس کا پڑھئے۔"
 میں دوسرے معنی مراد لئے گئے ہیں یہی امر نشاء مخالط ہو گیا ہے منقول کی مثال کوئی چوئے سسکھیا کی
 طرف اشارہ کی طرف اشارہ کر کے کہیں "یہ کوفتہ ہے۔ اور یہ کوفتہ کہاں کے چیز ہے؟ پس یہ سسکھیا کہاں کی
 چیز ہے؟ اس مثال میں لفظ کوفتہ منقول ہے۔ اور صغریٰ میں اس کے معنی منقول نہ اور کہی پر
 معنی منقول الیہ مراد لگو کہیں حقیقت مجاز کی مثال "کسی بہار آدمی کی طرف اشارہ کر کے کہیں" یہ شعر ہے
 اور بشیر رندی میں "پس یہ بہار آدمی رندی ہے" لفظ یہ بہار آدمی میں مجاز ہے اور صغریٰ میں بھی مجازی
 معنی مراد لئے گئے ہیں اور کہی میں حقیقی معنی ۱۸

۱۹ جیسے قَامَتْ تَطْلُعُ مِنَ الشَّمْسِ بَعْدَ أَنْ تَقُوتَ قَامَتْ تَطْلُعُ مِنَ الشَّمْسِ بَعْدَ أَنْ تَقُوتَ قَامَتْ تَطْلُعُ مِنَ الشَّمْسِ

کہ دونوں میں اس کے ایک ہی محور ہوتے ہیں لیکن ایک میں اس کے ساتھ کوئی قید بھی معتبر ہوتی ہے اور دوسرے میں نہیں یا ایک میں ایک قید معتبر ہوتی ہے اور دوسرے میں نہ وٹھری۔

اور کبھی یوں واقع ہوتا ہے کہ صغریٰ میں کئی جمع ہوتا ہے اور کبریٰ میں بطور تقسیم یا بالعکس۔

اول کو مخالف جمع کہتے ہیں ثانی کو مخالف تقسیم۔

اس مخالف کے رفع کر نیچے واسطے ضرور کھ لیا جاتا ہے کہ حد واسط کے مفہوم کیساتھ جو جو قیود و اعتبارات ایک میں ملحوظ ہوں بعینہا وہ دوسرے میں بھی ملحوظ ہوں

مخالف شرائط انتاج میں یوں واقع ہوتا ہے کہ انتاج کی مذکورہ بالا شرائط

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۸ - لفظ شمس حمل ہوتا آدمی میں مجازی شاعر نے صغریٰ میں ہی مجازی محور لایا ہے اور کبریٰ میں حقیقی معنی اور جس سے ممکن و لازم سازی طول اندک عرض میں ہوتا ہے کہ دریا صغریٰ نامہ بادہ صغیر کردن اس شعر میں لفظ صغیر مرکب ہے اس کے دو معنی ہیں ایک کہ کراہی محل شاعر نے صغریٰ میں ایک معنی اور کبریٰ میں دوسرے معنی لکھے اور جس سے کہ اگر آپ کے پہلے شیخ جی کعب کے سفر سے نہ تو باؤ پر سے شیخ جی اللہ کے گھر سے بلکہ لفظ پر جو کہ ایک معنی ہیں آپ کے اور دوسرے معنی ہیں بدعتیہ ہو گئے شاعر نے صغریٰ میں ایک معنی اور کبریٰ میں دوسرے معنی مراد لئے ہیں ۱۲

۱۔ زید آدمی اور رب (جھوٹے آدمی بے اعتبار) میں ہیں "زید بے اعتبار ہے" ۱۲

۲۔ زید دھچکا آدمی ہے اور رب (جھوٹے آدمی بے اعتبار) میں ہیں "زید بے اعتبار ہے" ۱۳

۳۔ "سات تین" اور چار ہوتا ہے اور تین اور چار دو عدد ہیں پس "سات دو عدد ہے" ۱۴

۴۔ یعنی اوسط صغریٰ میں بطور تقسیم ہوتا ہے اور کبریٰ میں مجمل جمع ۱۵۔

"تین اور چار سات ہوتے ہیں۔ اور سات ایک علیحدہ ہے" پس "تین اور چار ایک عدد ہیں" ۱۶

میں سے کوئی شرط فوت ہو۔
 مثلاً شکل اقل کا صغرے سالب ہو یا کبرائے جزئیہ یا طبیعت ہو۔
 و علیٰ ہذا القیاس۔
 مُغَالط اگر حکیم (نیرن) کا مقابل ہو تو اوسکو سُو فسطائی کہتے ہیں۔
 اور جَدَلی کا مقابل ہو تو مُشَاغِبی۔

خلاصۃ المنطق

شروع کتاب میں منطق کی تعریف معلوم ہو چکی جس پر یہ معلوم ہو چکا
 کہ منطق ذہن کے سوچ کی غلطی اور صحت کی جانچ کرنے کے لئے ایک
 کسوٹی ہے اور بعض لوگوں کا یہ خیال کہ منطق ایک ایسا ذریعہ ہے
 جس سے مخاطب کو پیچیدہ باتوں میں ڈالکر جھوٹ کو سچ کر دے سکتے
 ہیں یا وہ اپنے علم و ذہانت کے ظاہر کرنے کا ایک آلہ ہے غلط فہمی ہے۔
 منطق تو صرف اُن قوانین کا نام ہے جنکے بموجب فکر کرنے میں
 ذہن غلطی نہیں کرتا بلکہ صحت اوس کو دریافت ہو جاتی ہے اور جب
 اُن سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں تو غلطی میں پڑ جاتا ہے۔
 اب جب کوئی دلیل سامنے آئے تو اس کسوٹی پر کھسک کر پہچان لینا
 چاہیئے کہ یہ صحیح ہے یا غلط۔

پہلے اوس دلیل کو دیکھنا چاہیئے کہ پوری زکور ہے یا نہیں۔ اگر
 پوری مذکور نہ ہو تو جو مقصد مہ محذوف ہوا اوسکو لاکر پوری

دلیل کو پوری بنالینو کا یہ طریقہ ہے کہ نتیجہ دلیل کو دیکھنے سے معلوم ہو جائے کہ یہ صحیح اور یا کبر ہے۔

بناویں پر یہ دیکھیں کہ وہ دلیل قیاس ہے یا استقرار یا تمثیل
 اگر قیاس ہے تو اقترانی ہے یا استثنائی۔ اور اقترانی ہے تو
 تو حلی یا شرطی۔ اور استثنائی ہے۔ تو متصل یا منفصل۔ پہرہ حالت
 میں یہ خیال رکھیں کہ انتاج کی مذکورہ بالا شرطیں کل اوس میں
 پائی جانی ہیں یا نہیں اور اس دلیل کے سبب مقدمات سچے
 ہیں یا نہیں اور کوئی ایسا مقدمہ جو نتیجے کا سبب معنی یا حجت کا ثبوت
 خود نتیجے کے ثبوت پر موقوف ہو استعمال کیا گیا ہے یا نہیں۔
 اور بے پیچھے اس بات کا اطمینان کرنا چاہیے کہ دلیل سے جو
 نتیجہ نکالا گیا ہے وہی دعویٰ بھی ہوتا یا نہیں۔

اگر دلیل ان سبب پانچوں میں ٹھہر جائے تو بیشک اسمیں کوئی منطقی
 نقص نہیں اور صحیح ہے۔ فقط۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۰ کیونکہ نتیجہ میں دیولوں پر ہمیشہ موجود ہو جسے تو دلیل میں جو مقدمہ مذکور ہو اور کو
 دیکھو اگر اس مقدمہ میں معروضہ ہو تو سمجھو کہ کبریٰ معذرت ہے کبریٰ اگر دلیل پوری کر تو ”ضرر فعل“
 پس ”ضرر کل ہے“ یہاں کبریٰ (ضرر فعل کل ہے) معذرت ہے اور اگر کبریٰ موجود ہے تو ضرر
 معذرت ہے ضرر لا اگر دلیل پوری کر تو ”ضرر کل ہے“ پس ”ضرر کل ہے“ یہ ضرر (ضرر فعل کل ہے) معذرت ہے
 ۱۰ (ضرر آدمی شہر ہے اور ہر شہر جائز ہے) تو ضرر آدمی جائز ہے“ ۱۲

۱۱ یعنی مقدمہ اور نتیجہ دونوں باہمی یگانہ نہایت کو جائز اسکا نام ”ضرر“ ہے یہ اگر تو قف بیکرتہ ہے تو وہ
 نتیجہ ہے ”آدمی“ ہے کیونکہ بے معجز ہے اور بے معجز ہے کیونکہ ”آدمی“ اور اگر نتیجہ میں یا ثابت ہو تو
 ”ضرر“ اسکا نام مفادہ علی الملک ہے۔ ”آدمی“ ہے کیونکہ بے معجز ہے اور بے معجز ہے کیونکہ
 ج معجز ہے اور ج معجز ہے کیونکہ ”آدمی“ ہے اور ج معجز ہے کیونکہ ”آدمی“ ہے ۱۲۔

والحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على خير خلقه خاتمة النبيين
 شفيع المذنبين يا كرم الاولين والاخرين سيدنا ومولانا محمد وال وصحابه
 واهل بيته اجمعين واجبه ذرياتهم اجمعين - اللهم اغفر لولي الله محمد بن علي
 ولجميع المؤمنين والمؤمنات المسلمين المسلمين الاحياء منهم ولا موت بركاتك
 يا ارحم الراحمين آمين -



٣٤٢٦٢	واحدة
الف ٨	نفس
	تحت

بين
عالم
بالد
جوناك

التماس

چونکہ اس کتاب کا حق تالیف مولف سے خرید کر بذریعہ جبرٹری محفوظ کیا گیا ہے لہذا کوئی صاحب بلا اجازت قصداً طبع نہ کرے :

ذیل اس کتابخانہ سے ہر ایک قسم کی صرف - نسخہ - منطق اور طب کی کتابیں - تواریخ - اور سوانح عمریان اور دیگر ہر قسم کی عربی فارسی - اردو کتب نقد قیمت ارسال کرنے پر یا بذریعہ ویلیو پی ایل پارسل مل سکتی ہیں -

مفصل فہرست کتب آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ ہو سکتی ہے

الملة

منشی عبدالحکیم تاجر کتب

ہال بازار امرتسر

(پنجاب)